بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیماتِ نبویہ

ترتیب
محمد کریم سلطانی

الجزء الثالث

ناشر
مکتبہ صبح نور
جامعہ [illegible] العلوم مسجد [illegible] فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیمات نبویہ

الجزء الثالث

ترتیب:
محمد کریم سلطانی

ناشر:
مکتبہ صبح نور
جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء، پیپلز کالونی فیصل آباد فون: 041-8730834 فیکس: 041-8739797

تعلیمات نبویہ

(الجزء الثالث)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون: 041-8730833-34

نام کتاب	**تعلیمات نبویہ** (الجزء الثالث)
تالیف	محمد کریم سلطانی
اشاعت	اوّل ۲۰۰۶ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹرز
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

آداب الدعاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَأَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

يَااَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ.

يَااَيُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهَا رِجَالاً كَثِيْراً وَنِسَاءً وَاتَّقُوااللّٰهَ الَّذِىْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَام إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً.

يَااَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً. يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْاَجْمَلِ وَنَبِيِّكَ الْاَكْرَمِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَحَامِلِ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَصَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ بُدُوْرِ الدُّجٰى وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰى وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

اللہ وحدہ لاشریک انسان کا رب ہے، خالق و مالک ہے اور معطی و وھاب بھی ہے۔ اسی کے دستِ قدرت میں سب کچھ ہے، انسان اس کی مخلوق ہے۔ اس کا مملوک ہے اللہ دینے والا ہے فرزند آدم لینے والا ہے۔ اللہ عطا فرمانے والا ہے اور انسان حاصل کرنے والا ہے، اللہ کی شان بندہ نوازی اور بندہ پروری ہے اور انسان کی حیثیت اس وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں ایک سائل اور منگتے کی ہے۔ اولادِ آدم کو جس چیز کی ضرورت ہو اُسے لینے کیلئے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجاء والتماس کرنا ''دعا'' ہے۔

مرتضی زبیدی لکھتے ہیں:

اَلدُّعاءُ : اِسۡتِدۡعَاءُ الۡعَبۡدِ رَبَّهٗ الۡعِنَايَةَ وَاسۡتِمۡدَادُهٗ اِيَّاهُ الۡمَعُوۡنَةَ۔[1]

بندے کا اپنے رب سے فضل وعنایت کی استدعا کرنا اور اسی سے مدد و اعانت طلب کرنا دعا کہلاتا ہے۔

اللہ کے حضور جھکنا اسی سے التماس والتجا کرنا اور اسی کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاجت مند اور فقیر ظاہر کرنا عبدیت کہلاتا ہے۔ عبد اپنے معبود کا در نہیں چھوڑتا اور غلام اپنے آقا و مالک کا ہی بن کر رہتا ہے۔

مالک حقیقی جل جلالہ نے اسی بات کو یوں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَاخَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنَ.

اور میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کیلئے ہی پیدا فرمایا ہے۔

دعا عبد اور معبود کے رشتہ کو استوار کرتی ہے بندہ اور مالک کے تعلق میں نکھار پیدا کرتی ہے۔

---

(۱) اتحاف السادۃ المتقین جلد ۵ صفحہ ۲۷

دعا ہی کی ترغیب وتحریص اور اس کی عظمت وشان کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

اللہ جل جلالہ ہم سب کو رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے طریقے اور سنت پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے اور آپ ہی کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

نشانِ بندگی

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْ خُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ.[1]

ترجمہ:

اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا:

مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بیشک جولوگ میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل وخوار ہوکر داخل ہونگے۔

-☆-

اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ :

بندے کا کام بندگی ہے قادر و قیوم اللہ کے احکامات ماننا ہی انسان کیلئے وجہ افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بڑے سعید ہوا کرتے ہیں یہاں بھی اللہ تعالیٰ اھل ایمان کو دعا مانگنے کا حکم دے رہا ہے جو اھل ایمان اس حکم پر عمل کرتے ہیں سعادت ونجابت ان کا مقدر ٹھہرتی ہے اور اللہ کی کرم نوازیوں سے خوب سیراب ہوتے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اس کے حضور دستِ دعا دراز نہ کرے وہ اللہ کی حکم عدولی کر رہا

---

(۱) المومن ۴۰/۶۰

ہے اور اللہ کے فرمان کو نہ ماننا خطرے سے خالی نہیں۔ انسان سوچے تو سہی کہ مانگنا کس سے ہے کس کی بارگاہ میں دعاء کیلئے ہاتھ اٹھانے ہیں اور کس کے در پر التجائیں کرنی ہیں۔ اللہ ذوالجلال کی ہی بارگاہ ہے جہاں سے مانگا جاتا ہے، زندگی اس کا عطیہ ہے، صحت سے اس نے نوازا ہے، اس عالم رنگ و بو میں اس نے سانس لینے کی توفیق دی ہے، پھر وہ رحیم ہے، کریم ہے، ستار ہے، غفار ہے تو انسان جب بھی اس کے دربار میں سوال کرے گا وہ ضرور کرم فرمائے گا اور اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازے گا۔

وصف عاجزی:

دعا سے انسان کے اندر وصف عاجزی جنم لیتا ہے جو انسان اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کا عادی ہوا کرتا ہے وہ پیکر عجز و انکسار بھی ہوا کرتا ہے یہ دعا مانگنا انسان کے اندر سے تکبر و غرور کا مادہ نکال دیتا ہے۔ متکبر شیطان کا ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوا کرتا ہے اور شیطان کے دام میں یوں پھنستا ہے کہ بالآخر اپنی نعمت ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ (العیاذ باللہ) لیکن عاجزی کرنے والا، فروتنی کرنے والا اللہ کا محبوب ہوا کرتا ہے دعا سے وصف عاجزی جنم لیتا ہے اور عجز و انکسار کے پیکر پر اللہ تعالیٰ کے کرم کی چادر ہوا کرتی ہے جس کو دیکھ کر شیطان کوسوں دور رہتا ہے اور اس کا ایمان و عمل شیطان کے دست برد سے محفوظ رہتا ہے۔

دعاء عین عبادت

عَنِ النُّعْمَان بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۰۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: دعا عین عبادت ہے۔

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۶۴۳)	جلد ۹	صفحہ ۳۰
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۲۱۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۰۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۹
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۳
قال المحققون الثلاثۃ:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/	رقم الحدیث (۱۶۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۲
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۸۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۸۰۱)		صفحہ ۱۰۸
الادب المفرد للبخاری	رقم الحدیث (۷۱۴)		صفحہ ۲۴۹
حلیۃ الاولیاء		جلد ۸	صفحہ ۱۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۶۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۴۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۴

اس کے بعد آپ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارے پروردگار نے فرمایا مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت و بندگی سے ازراہِ تکبر اعراض کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل و رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

-☆-

عبادت کرنا بندے پر فرض و لازم ہے۔ جو عبادت و بندگی نہیں کرتا اسے نافرمان بندہ کہا جائے گا۔ فرمانبردار اور اطاعت شعار بندہ عبادت میں ہی لطف پاتا ہے اور اس کے بغیر اسے چین و قرار نہیں آتا۔

بسا اوقات انسان دعائیں مانگتا ہے لیکن ظاہراً اسے قبولیت کے آثار نظر نہیں آتے اس سے وہ مایوس ہوتا ہے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ فرما کر مایوسی کو ختم کیا گیا ہے۔

اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے، وہ دے یا نہ دے اس کی مرضی لیکن تو تو اس کا عبد ہے، تجھ پر لازم ہے کہ اسی سے ہی مانگتا جا اس دعا کو معمولی نہ سمجھنا یہ عین عبادت ہے، اس دعا کے ذریعے تیرا اللہ سے رشتہ محکم ہوتا جا رہا ہے اس میں جتنا استحکام پیدا ہوگا اتنا ہی تیرے لئے بہتر ہوگا۔

کیا در در مانگنا بہتر ہے جہاں مانگنے سے عزت نفس مجروح ہوتی ہے، رسوائی بھی ہے اور بے چینی بھی یا اس احکم الحاکمین سے مانگنا بہتر ہے جہاں مانگنے سے نفس کو عزت و توقیر ملتی ہے، روح کو اطمینان و سکون ملتا ہے بلکہ اس سے مانگنا فرضِ بندگی ادا کرنا ہے۔

اللہ سے دعائیں مانگنے والا دونوں جہاں میں معزز ہے، اسے احترام و توقیر سے دیکھا

جاتا ہے، وہ جہاں سے گزرے دیدہ ودل فرش راہ ہوتے ہیں۔

عبادتیں بے شمار ہیں ان عبادات کی روح دعا ہے۔ جس چیز میں روح نہ ہو وہ کارآمد نہیں اس لئے عبادات کے ساتھ دعا کو لازمی قرار دیا گیا تا کہ کوئی بھی عبادت روح وجوہر سے خالی نہ ہو۔

ہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ روح کے لئے جسم بھی چاہیئے روح بمنزلہ مکیں کے ہیں اور جسم بمنزلہ مکان کے، بات تب ہی درست ہوگی جب مکین ومکان دونوں کو وجود ہو، ایسا نہ ہو کہ صرف دعا ہی کے لئے متمنی ہوں اور باقی عبادات کو نظر انداز کر دیں باقی جملہ عبادات ہوں گی تب ہی دعا کارآمد ہوگی اس لئے پہلے فرائض وواجبات کی پابندی ہوگی، سننِ سید المرسلین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو حرزِ جاں بنانا ہوگا اور مستحبات سے بھی روگردانی نہ کرنی ہوگی اس کے بعد دعا مانگی جائے گی ایسی دعا، دعا ہوگی اسی دعا کو جوہر عبادت اور روح عبادت قرار دیں گے اگر عبادت ہی نہ ہو تو اس کا جوہر اور روح چہ معنی دارد؟

اکرم الاشیاء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -لَیْسَ شَیْءٌ" اَکْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۳۳)	جلد ۸	صفحہ ۴۰۷
قال احمد محمد شاکر:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۹۳۸)	جلد ۹	صفحہ ۴۲۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک	رقم الحدیث (۱۸۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۸۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
قال الذھبی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک کوئی عمل دعا سے زیادہ مکرم نہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے عظیم الشان خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو سیاہ رنگ والے پر فضیلت نہیں تم تمام حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام- کی اولاد ہو اور حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام- کو اللہ جلا جلالہٗ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔

الادب المفرد رقم الحدیث (۷۱۲) صفحہ ۲۴۹
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۸۷۰) جلد ۳ صفحہ ۱۵۱
قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن
مسند ابی داود الطیالسی رقم الحدیث (۲۵۸۵) صفحہ ۳۳۷
موارد الظمان رقم الحدیث (۲۳۹۷) صفحہ ۵۹۵
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۲۲۳۲) جلد ۲ صفحہ ۶۹۳
اتحاف السادۃ المتقین جلد ۵ صفحہ ۲۹
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۴۲۳) جلد ۲ صفحہ ۳۷۴
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۲۹) جلد ۲ صفحہ ۲۷۶
قال الالبانی: حسن
کنز العمال رقم الحدیث (۳۱۴۳) جلد ۲ صفحہ ۶۶

ہاں سن لو

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ

اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے معزز ومکرم وہ ہے جوتقویٰ سے آراستہ ہے۔

زیر نظر حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ کوئی عمل دعا سے بڑھ کر معزز ومکرم نہیں اور اس خطبہ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ متقی اللہ کے ہاں سب سے معزز ومکرم ہیں تو بات واضح ہوئی کہ تقویٰ اور دعا لازم وملزوم ہیں۔ متقی ہی اللہ سے دعا مانگتے ہیں اور اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے والا ہی تقویٰ سے مزین ہے۔

دعا بھی اللہ کی عنایت وتوفیق کے بغیر نہیں مانگی جاسکتی۔ جب توفیق الٰہی شامل حال ہواس وقت دعا کا کیف نرالا ہوتا ہے۔ دل کیف ومستی میں ڈوبا ہوتا ہے اور آنکھیں ساون برسا رہی ہوتی اور بندہ، عاجز بندہ یوں سمجھتا ہے کہ میں بارگاہِ خداوندی میں بیٹھا ہوں وہ میری التجائیں بڑی محبت سے سن رہا ہے اور اب مجھ پر نظر کرم فرمایا ہی چاہتا ہے۔

کسی بھی نیک اور صالح کام بشمول دعا کے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اللہ کی اعانت وتوفیق کے بغیر ہورہا ہے۔ اگر دل میں ایسی بات ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ عمل نہ نیک ہے اور نہ صالح اور وہ دعا بھی دعا نہیں بلکہ نفس وشیطان کا فریب ہے۔

اَللّٰھُمّ اِنَّانَعُوْذُبِکَ مِنْ مَکَائِدِ النَّفْسِ وَوَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ.

تمام دینی معاملات اور دنیوی کاروبار میں سلامتی عافیت کہلاتی ہے اللہ جل جلالہ سے عافیت مانگنا گویا سب دین ودنیا خیرات وبرکات مانگنا ہے اس لئے اس پروردگار عالم جل جلالہ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اس کا بندہ اس سے دنیا وآخرت، دین وایمان کی ہر بھلائی کا سوال

کرے جب انسان یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ کو عافیت کا سوال کرنا بڑا محبوب ہے اور پھر وہ خلوصِ دل سے عافیت مانگے تو یقیناً وہ احکم الحاکمین دنیا و آخرت، دین وایمان کی ہر نعمت، ہر خیر اور ہر بھلائی عطا فرمائے گا۔

انفع الاشیاء

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ- اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّالَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ! بِالدُّعَاءِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: دعا نفع دینے والی ہے ان حوادث میں جو نازل ہو چکے ہیں اور فائدہ مند

اتحاف السادۃ المتقین جلد۵ صفحہ۳۰

کشف الخفاء رقم الحدیث (۱۲۹۷) جلد۱ صفحہ۴۰۳

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۴۸) جلد۴ صفحہ۳۹۱

قال ابوعیسیٰ: ھذا حدیث غریب

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۴۸) جلد۳ صفحہ۴۵۹

قال الالبانی: حسن

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۲۲۳۴) جلد۲ صفحہ۶

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۳۴) جلد۲ صفحہ۲۷۸

قال الالبانی: حسن لغیرہ

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۸۵۰۴) جلد۶ صفحہ۲۴۶

کنز العمال رقم الحدیث (۳۱۵۲) جلد۲ صفحہ۶۷

ہےان حوادث میں بھی جوابھی نازل نہیں ہوئے۔

اے اللہ کے بندو! دعاء کالازمی اہتمام کرو۔

-☆-

انسان ڈرتا بھی رہتا ہے اور گھبرایا بھی رہتا ہے ان مصائب وآلام سے وہ ڈررہا ہوتا ہے جواس پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں اوراس بات پہ بھی کہ وہ گھبراہٹ کا شکار رہتا ہے کہ کہیں اس پر مزید حودثات وتکالیف نازل نہ ہوجائیں۔

ان دونوں قسموں کے ڈر سے بچنے کیلئے حضور رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں دعا کی تعلیم دی جوموجودمصائب وبلیات کوختم کردیتی ہے اور نازل ہونے والے رنج والم کامداوابھی بن جاتی ہے۔

اسی نبی عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے آخر میں بڑے محبت بھرے انداز سے اپنی امت کوفرمایا: فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ ! بِالدُّعَاءِ.

اے اللہ کے بندو! دعا کولازم پکڑے رکھو۔

"عِبَادَ اللهِ" کے الفاظ میں جولطف ہے وہ اہل نسبت زیادہ جانتے ہیں۔

گویا یہ واضح اعلان ہے کہ بندگی کا دعویٰ کرنے والو، بندگی کا قلادہ بھی گلے میں ڈالو، بندگی کا قلادہ ہی تمہاری پہچان ہوگی اور وہ "دعاء" ہے۔

احسان الٰہی کو
متوجہ کرنے کا ذریعہ

عَنْ سَلْمَانَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَارَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۵)	جلد۴	صفحہ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۱)	جلد۳	صفحہ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۴۹۴)	جلد۴	صفحہ۲۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۴۴)	جلد۲	صفحہ۶۹۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد۱	صفحہ۵۵۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد۵	صفحہ۳۲۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	جلد۳	صفحہ۴۶۳
قال الالبانی:	ھذا حدیث حسن غریب		

ترجمة الحدیث:

حضرت سلمان فارسی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حیا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کے آگے مانگنے کیلئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ کچھ عطا کئے بغیر ان کو خالی لوٹا دے۔

-☆-

اللہ جل جلالہ صمد ہے، بے نیاز ہے تمام مخلوق اس کی محتاج ہے لیکن اسے کسی کی احتیاج نہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں **لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ** اس

مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
المسند الجامع	رقم الحدیث (۴۸۶۰)	جلد۷	صفحہ۶۷
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۶۱۴۸)	جلد۶	صفحہ۲۵۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۰
قال شعیب الارنووط:	حدیث قوی		
شرح السنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد۵	صفحہ۱۸۵
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن غریب		
المستدرک (للحاکم)		جلد۱	صفحہ۴۹۷
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۴۹۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۰۴)	جلد۱۷	صفحہ۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ساری شانِ صمدیت کے باوجود جب بندہ، عاجز و ناچار بندہ، بے کس و بے نوا بندہ اس کے حضور ہاتھوں کو پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی لوٹادے۔

اے بندہ مومن! غفلت کی چادر پھینک دے اور اللہ کے حضور دل و جاں سے حاضر ہو جا اس کا درِ کرم کھلا ہے اور وہ اپنی رحمتیں لٹا رہا ہے دیکھ وہ فرماتا ہے مجھ سے مانگنے والے کو اگر کچھ نہ دوں تو مجھے شرم آتی ہے۔

اے فرزند آدم! اب صد حیف ہے تجھ پر اگر تو اس کی کرم نوازیوں سے کچھ حاصل نہ کر سکے اس کا بحرِ کرم تو موجیں مار رہا ہے تو ہی اپنا رخ بدل لے تو تیرا قصور ہے اس کا سحابِ لطف و عنایت موسلا دھار برس رہا ہے اور اگر تو ہی اپنا برتن الٹا کر دے تو اس میں تیری ہی حرماں نصیبی ہے اس کے عطاو بخشش میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں۔

اللہ کی رحمتیں تو متوجہ ہونے کے لئے تیار ہیں وہ ہمیں دعا کی قبولیت کی نوید بھی سنانے والی ہیں لیکن ہم اس سے کچھ مانگتے ہی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا اَنْ نَطْلُبَ رِضَاکَ دائِماً.

بلاء اور تقدیر کی دافع دعاء ہے

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ.

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۵۰۲)	جلد۴	صفحہ۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۳۹)	جلد۴	صفحہ۴۴۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۴۳
قال الالبانی:	حسن		
شرح مشکل آثار	رقم الحدیث (۳۰۶۸)	جلد۸	صفحہ۷۸
قال شعیب الارنوؤط:	حدیث حسن لغیرہ		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۵۴)		جلد۱	صفحہ۲۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۳۹)	جلد۹	صفحہ۵۱۲
قال المحقق:	ھذا حدیث حسن غریب		
کتاب الدعاء للطبرانی / رقم الحدیث (۳۱)		جلد۲	صفحہ۷۹۹
قال الدکتور محمد سعید البخاری: رجال اسنادہ ثقات			
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۴۹۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے۔

-☆-

التلخیص بذیل المستدرک صفحہ ۴۹۳
قال الذھبی: صحیح
المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث (۹۹۱۶) جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۲

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : لا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلاَّ الْبِرُّ وَلاَ یَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَاءُ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۰)	جلد ا	صفحہ ۳۵
قال محمد فواد عبد الباقی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳۴
قال فواد عبد الباقی:	اسنادہ حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۰۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳
شعب الایمان	رقم الحدیث (۱۰۲۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۸
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۳۰۶۹)	جلد ۸	صفحہ ۷۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن فی الشواہد		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۴۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۱۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۶
قال المحقق:	حدیث حسن دون قولہ وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ		
مسند الشھاب للقضاعی	رقم الحدیث (۸۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۱۵۴)		جلد ا	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی:	فالخلاصۃ ان الحدیث حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان -رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے، دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

-☆-

لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ:

دعاء وہ قوت ہے جس سے تقدیر میں لکھی ہوئی محرومیاں مٹ جاتی ہیں انسانی دل سے نکلی ہوئی دعا وہ تاثیر رکھتی ہے کہ وہ آسمانوں کی وسعتوں کو چیر کر لوح محفوظ تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں لکھی تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

آج ہم تقدیر کا رونا روتے ہیں مصائب وآلام کے وقت جزع وفزع کا بھرپور اظہار کرتے ہیں خوامخواہ ایک دوسرے کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں تقدیریں بدلنے کا نسخہ تو مُحسِنِ انسانیت

موارد الظمان رقم الحدیث (۱۰۹۰) صفحہ ۲۶۸

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۲۸۶) جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۳۳۷) جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۳۱۲) جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ہمیں بتادیا۔ اگر اس نسخہ پر ہم عمل نہ کریں اس میں ہمارا قصور ہے اللہ کے فضل وکرم اور اس کے احسانات کا قصور نہیں ہے۔

عبث ہے شکوہِ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے (کلیات اقبال)

دعاء اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سب کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہونے کی سعادت عطا فرما۔

لاَ یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلاَّ الْبِرُّ :

نیکی سے انسانی عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ رضائے الٰہی کی خاطر کوئی بھی عمل صالح کیا جائے اس سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے لیکن موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ اجل کا لمحہ مُعیَّن ہے۔ اس میں زیادتی وکمی نہیں پھر عمر کے اضافہ کا کیا مفہوم ہے؟

یہ دنیا دارالعمل ہے عالم برزخ یعنی قبر کا جہاں دارالعمل نہیں لیکن جب ایک مومن ومسلم نیک عمل کرتا ہے ایک موحد وکلمہ گو عمل صالح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بعض ایسے امور سرانجام دلواتا ہے جو قبر میں اس کے رفع درجات کا سبب بنتے ہیں اور عالم برزخ میں اس کا اجروثواب ملتا جاتا ہے۔ نیکی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اولاد صالح کی نعمت سے سرفراز فرمائے جس سے اس کے قبر میں پہنچ کر بھی درجات بلند ہوتے رہیں گے اولاد اپنے والدین کیلئے استغفار کرتی ہے تو مولیٰ تعالیٰ اس کے والدین کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے یا اس نیک کام کرنے والے کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ اس دنیا میں کوئی کام کرواجاتا ہے جو صدقہ جاریہ کا روپ دھار لیتا ہے کہ جب تک وہ چیز رہے گی اس کا اجروثواب مسلسل اسے ملتا رہے گا۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی معیت میں

وَلا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ.[1]

ترجمہ:

جو اپنے رب سے صبح و شام دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے قرب سے دور نہ کیجئے وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

-☆-

اپنے رب تعالیٰ سے صبح و شام دعائیں مانگنے والا کس درجہ فیروز بخت ہے ایسے خوش بخت کو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی معیت نصیب ہوتی ہے جسے حضور فداہ ابی وامی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی معیت نصیب ہو اس کی ہمسری کون کرسکتا ہے۔

اے مرد مومن! اے اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پیارے امتی! صبح و شام اللہ کے حضور دعاؤں کا تسلسل جاری رکھنا اس میں انقطاع نہ ہونے دینا مسلسل مانگے ہی جانا یہ قیاس نہ کرنا کہ اتنا عرصہ ہو گیا مانگتے مانگتے ابھی تک کچھ نہیں ملا کیونکہ اس اللہ کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ پھیلانا ہی اس کا بہت بڑا عطیہ ہے اس کی بارگاہ میں سوالی ہونا ہی اس کے عطا و کرم سے ہے۔

---

(۱) الانعام ۶/۵۲

صبح وشام دعائیں مانگنے والے کیلئے یہ نعمت کیا کم ہے کہ اسے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں حضوری نصیب ہوتی ہے اور جو آج نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ ہے وہ انشاء اللہ کل قیامت کے دن بھی آپ کے ساتھ ہوگا۔

وَلاتَطْرُدْ:

دور نہ کیجئے : دور اسے ہی کیا جاتا ہے جو نزدیک ہو تو دعائیں مانگنے والا اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نزدیک ہے۔

اللہ کی رضا چاہنے والے یہ ضعفاء ومساکین اللہ کے ہاں کس درجہ وجیہ ہیں روساء قریش آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ جب ہم آئیں آپ ان غرباء کو اپنے سے دور کردیا کریں تو فوراً جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام حاضر خدمت ہو کر اللہ کا یہ فرمان ذیشان پیش کردیتے ہیں:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ.

اے حبیب! یہ مساکین جو صبح وشام اپنے رب سے رب کی رضا کے طالب بن کر دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے آپ سے دور نہ کیجئے۔

ان ضعفاء ومساکین کو جو معیتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نصیب تھی ظاہری کروفر والے اس نسبت میں انقطاع چاہتے تھے اللہ الرحمٰن کی رحمت نے گوارا نہ کیا کہ جو اس کی رضا کا طالب بن کر دعائیں مانگے وہ دامنِ مصطفیٰ سے دور ہو جائے۔

اے اللہ کے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے لاڈلے امتی!

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کی شفقتیں اور محبتیں صرف اس خیر القرون تک نہ تھیں بلکہ آپ کا فیضان عظیم قیامت تک جاری وساری ہے۔

اللہ کی رضا کی خاطر اس سے صبح وشام دعائیں مانگنے والے ضعفاء آج بھی دامنِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- میں امان لیئے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ نے دل کی نگاہ دی ہے تو دربار مصطفیٰ میں دیکھ لیجئے کہ کرم کا جوبن کیسا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ۔(1)

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ ہی رکھیئے جو صبح وشام اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں اسی (اللہ) کی رضا اور آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔

-☆-

---

(۱) الکھف ۱۸/۲۸

اعجز الناس

اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ وَاَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ.

ترجمة الحديث:

لوگوں میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے اور لوگوں میں بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔

کنزالعمال رقم الحدیث (۳۱۳۳) جلد۲ صفحہ۶۴

الصحیحہ رقم الحدیث (۶۰۱) جلد۲ صفحہ۱۵۰

المعجم الاوسط رقم الحدیث (۵۵۹۱) جلد۴ صفحہ۱۲۶

قال محمد حسین محمد حسن اسماعیل: اسنادہ حسن

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۰۰۰) جلد۳ صفحہ۴۲۰

قال المحققون الثلاثۃ: حسن

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۷۱۴) جلد۳ صفحہ۳۰

قال الالبانی: حسن صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۷۳۹) جلد۸ صفحہ۶۷

قال الھیثمی: ورجالہ رجال الصحیح

موارد الظمآن رقم الحدیث (۱۹۳۹) صفحہ۴۷۷

کنزالعمال رقم الحدیث (۳۱۷۴) جلد۲ صفحہ۷۱

اَعْجَزُ النَّاسِ :

عَجَزَ - ضَعُفَ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ

عجز کا معنی کمزور ہونا ہے اور قادر نہ ہونا۔

آج کمزور اسے کہتے ہیں جس کے بازوؤں میں قوت نہ ہو جس کے قُویٰ مضمحل ہوں جو مال ومنال پر قادر نہ ہو جس کے اعوان وانصار نہ ہوں اور اس کا دل صدمہ کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

لیکن محسن انسانیت سید الخلق -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے فرمایا میری امت میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے۔ مومن کا سب سے بڑا اسلحہ دعا ہے۔ وہ اللہ پر توکل کیا کرتا ہے اس کا بھروسہ ذاتِ وحدہٗ لاشریک پر ہوا کرتا ہے اور جو انسان دعا نہ کرے بارگاہ خداوندی میں حاضری نہ لگوائے، رحمت الٰہیہ کے دروازے پر دستک نہ دے وہ عاجز وکمزور ہے۔- جس سے دعا ومناجات کی توفیق چھین لی جائے وہ ظاہری طور پر چاہے جتنا کرّ وفر والا ہو اسے اس بات کا احساس کرنا چاہیئے کہ مخبر صادق -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے اسے عاجز وکمزور قرار دیا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نگاہ میں کمزور ہے وہ کبھی بھی طاقت ور نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنے والا شیاطین اور باطل قوتوں کیلئے تر نوالہ ہوا کرتا ہے وہ جس وقت چاہیں اسے قابو کر سکتے ہیں وجہ واضح ہے وہ قوت وطاقت سے محروم ہے، وہ کمزور اور بہت کمزور ہے آیئے دعا کرنا اپنی عادت بنالیں یہ صرف عادت ہی نہیں بندگی بھی ہے۔ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہوا کرتا ہے، دعا مانگنے والا عابد کہلاتا ہے یہ قوت وطاقت سے لبریز

ہوتا ہے یہ دنیاوی قوت نہیں بلکہ ربانی قوت ہے اور جو مرد مومن رَبَّانی قوت سے آراستہ ہوا سے ابلیس اور اسکی تمام ذُرِّیَّت شکست نہیں دے سکتی وہ اس کارگاہِ حیات میں قوی ہوتا ہے عالم برزخ میں خداداد قوت کا مالک ہوتا ہے اور عالم آخرت میں اللہ کی عطا کردہ طاقت سے بھرپور ہوتا ہے۔

اَبْخَلُ النَّاسِ :

بخیل اسے کہتے ہیں جو اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ ضروری کاموں میں بھی مال خرچ نہیں کرتا۔ اسکی اپنی صحت بگڑنے لگے علاج کیلئے رقم خرچ کرتے ہوئے غشی کا دورہ پڑتا ہے۔ اسکے بچے تعلیم کے حصول کیلئے رقم چاہتے ہیں وہ مسلسل بہانے بناتا ہے یہ مبغوض آدمی ہے جو کسی کام میں بھی رقم خرچ نہیں کرتا یہ اپنی اولاد کو نظر انداز کر جاتا ہے۔ دین کے کاموں میں کیسے رقم خرچ کرے گا ایسا آدمی یقیناً اللہ کی بارگاہ میں اور اسکے فرشتوں کی نگاہ میں مبغوض ہے۔

لیکن حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔ نے اپنی امت کے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے ارشاد فرمایا اس امت میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اپنے کسی بھائی کو ملتے وقت اس کی زبان سوکھ جاتی ہے اسکی گردن تن جاتی ہے وہ زبان سے السلام علیکم کا لفظ تک ادا نہیں کرتا۔ یہ الفاظ ادا کرنے میں نہ رقم خرچ ہوتی ہے نہ قوت صرف ہوتی ہے پھر بھی جو السلام علیکم نہ کہے وہ پرلے درجے کا بخیل ہے اور اس سے بھی بڑا بخیل وہ ہے جو حضور سید العالمین۔ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔ کی بارگاہ اقدس میں سلام نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔

اے ایمان والو! حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

سلام کو مؤکّد ذکر فرمایا، یہ حکم تاکیداً ہے وجہ واضح ہے کہ اس حکم کو نظر انداز کرنے والے کثیر تعداد میں ہونگے اور جو آدمی اللہ کے موکد حکم کو نظر انداز کرے وہ سعید لوگوں کی فہرست سے دور ہوتا چلا جاتا ہے تو وہ آدمی یقیناً بہت بڑا بخیل ہے جو دن کے کسی لمحہ میں بھی بارگاہ خیرالوریٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا نذرانہ نہ پیش کر سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرانی تعلیمات اور نبوی ھدایات علی صاحبھا افضل التحیات واکمل التسلیمات پر عمل کی سچی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے لبریز

اِنَّ اللّٰہَ رَحِیُم" حَیِیّ" کَرِیُم" یَسُتَحیِ مِنُ عَبُدِہٖ اَنُ یَرُفَعَ اِلَیُہِ یَدَیُہِ ثُمَّ لا یَضَعُ فِیُھِمَا خَیُراً.

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا، حیاوالا اور کرم فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرے پھر وہ ان ہاتھوں میں خیر و بھلائی نہ رکھے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا ہے اس کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے اس کا کرم بے حدو بے حساب ہے۔ اللہ کا بندہ جب اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو اس رحیم وکریم کے دریائے رحمت میں جوش آتا ہے اسکا سحاب کرم کھل کر برسنے لگتا ہے پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس دعا مانگنے والے، اس سوالی کا دامن گوہر مراد سے بھر دیا جاتا ہے۔ خیر و برکت اس کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عنایاتِ کریمانہ سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۷۵)	جلد۲	صفحہ ۱۷۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد۵	صفحہ ۱۸۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۲۴)	جلد۲	صفحہ ۶۳

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۳۶)

قال الالبانی: حسن لغیرہ

اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پاک میں اپنے لطف و کرم کو جس انداز میں بیان فرمایا ہے اس سے اس کے دینے کے لیئے اس کی رحمت کی بے تابی کو دیکھا جا سکتا ہے۔

يَسْتَحْيِ مِنْ عَبْدِهِ اَنْ يَرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لا يَضَعُ فِيْهِمَا خَيْراً. (الحدیث)

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرے اور وہ اللہ ان ہاتھوں میں خیر نہ رکھے۔

اے اللہ! اپنی رحمتوں سے ہم سب کو سرفراز فرما جب تیرا سحاب کرم کھل کر برس رہا ہو ہمیں بھی اپنے اپنے دامن بھرنے کی سعادت عطا فرما۔ جب تیری عنایات کے دریا کی موجیں ابھر رہی ہوں ہمیں بھی اپنے اپنے کشکول بھرنے کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ وَلِيُّ التَّوْفِيق.

رضائے الٰہی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۳۸)	جلد۲	صفحہ۶۹۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۳)	جلد۵	صفحہ۲۴۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۳)	جلد۳	صفحہ۳۸۴
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۲۷)	جلد۴	صفحہ۲۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۰۰)	جلد۳	صفحہ۲۵۲
قال الالبانی:	حسن		
المصنف لابن ابی شیبۃ	رقم الحدیث (۹۲۱۸)	جلد۱۰	صفحہ۲۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۸۰)	جلد۹	صفحہ۲۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
فتح الباری		جلد۱۱	صفحہ۹۵
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۳۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۴۴۱)	جلد۱۱	صفحہ۸۴

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ سے سوال نہ کرے، اس سے دعائیں نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

-☆-

دنیا میں بڑے بڑے سخی ہیں ایک سے ایک بڑھ کر ہے، استاد شاگرد کے لئے، ماں باپ اولاد کے لئے، بھائی بھائی کے لئے، دوست دوست کے لئے سخی ہیں لیکن دنیا میں ایسا کوئی سخی نہیں کہ اگر اس سے سوال نہ کیا جائے تو وہ ناراض ہو جائے۔ ہاں بار بار سوال کرنے سے بڑے سے بڑا سخی اکتا جاتا ہے لیکن اللہ وحدہ لاشریک کی شان سب سے جدا ہے اس سے جو نہ مانگے، سوال نہ کرے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

اللہ جل جلالہ کے اسماء حسنیٰ میں ایک رحمٰن ہے اور دوسرا رحیم ان کے متعدد معانی ہیں ان ہی سے ایک یہ ہے:

مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۶۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اَلرَّحْمٰنُ اِذَا سُئِلَ أَعْطٰى وَالرَّحِيْمُ اِذَا لَمْ يُسْئَلْ غَضِبَ.

رحمٰن وہ ہے جب اس سے مانگا جائے وہ عطا فرماتا ہے اور رحیم وہ ہے اگر اس سے نہ مانگا جائے ناراض ہوتا ہے۔

اس حدیث پاک اور درج بالا رحیم کے معنی سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر اس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلا کہ اگر اس سے مانگا جائے تو وہ راضی ہوتا ہے۔

ہم کیسے بندے ہیں کہ اپنے اللہ سے مانگتے ہی نہیں ہم کیسی مخلوق ہیں کہ اپنے خالق کے حضور دستِ سوال دراز ہی نہیں کرتے ہم کیسے مومن ہیں کہ جس ذاتِ اقدس پر ہمارا ایمان ہے کہ وہی ہمارا خالق و معبود ہے ہم اسے راضی کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے لمبے چوڑے جتن نہیں بلکہ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کے بعد اس کے حضور دعائیں مانگنا ہے اور مسلسل مانگنا ہے اس کا یہ ارشاد ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے: جو مجھ سے نہ مانگے میں اس سے ناراض ہوتا ہوں۔

جنت کے لازوال انعامات

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ. فَلا تَعْلَمُ نَفْس" مَااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.[1]

ترجمہ:

ان (خوش نصیب) افراد کے پہلو ان کے بستروں سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں (غضب الٰہی سے) ڈرتے ہوئے اور اسکی (دائمی انعامات کی) امید رکھتے ہوئے کوئی نفس نہیں جانتا جو انعامات ان کیلئے چھپا کر رکھے گئے ہیں جن سے انکی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ صلہ وجزا ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

(۱) السجدہ ۳۲/۱۶، ۱۷

اجابت دعا کی صورتیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَامِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَیْسَ فِیْهَا اِثْم" اَوْ قَطِیْعَةُ رِحْمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰی ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ یُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ یَدَّخِرَهَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یُصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوا اِذاً نُکْثِرُ قَالَ اَللّٰهُ اَکْثَرُ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۱۰۷۵)	جلد۱۰	صفحہ۵۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۱۷۲۱۰)	جلد۱۰	صفحہ۲۲۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۴۲۷)	جلد۲	صفحہ۴۷۵
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث(۱۶۳۳)		جلد۲	صفحہ۲۷۸
قال الالبانی:	حسن صحیح		
المستدرک	رقم الحدیث(۱۸۱۶)	جلد۱	صفحہ۶۷۰
المستدرک	رقم الحدیث(۱۸۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۶۳
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث(۱۰۱۹)	جلد۲	صفحہ۲۹۶
کنز العمال	رقم الحدیث(۳۱۷۱)	جلد۲	صفحہ۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہوتو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے:

۱۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔

۲۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا کو آخرت کیلئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔

۳۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا کے برابر کوئی مصیبت اس سے دور کر دیتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

(یارسول اللہ) تب تو ہم کثرت سے دعائیں مانگیں گے

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش تمہارے دعائیں مانگنے سے بہت زیادہ ہے۔

آج دعائیں مانگی جاتی ہیں پھر ان کی قبولیت کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اگر حسب خواہش اثرات نظر نہ آئیں تو کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں کرتا۔

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۸۴) جلد ۵ صفحہ ۳۴۴

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن غریب

درج بالا فرمانِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ذھن میں محفوظ رکھتے ہوئے اب ایسا تصور دل سے نکال دینا چاہیئے۔

وہ قادر وقیوم اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر اس کی شان ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اگر وہ دعا نہ بھی قبول فرمائے تو پھر بھی ہمارا شکوہ بنتا نہیں شکوہ تو اس سے ہو جس پر کوئی احسان کیا ہو ہم خاک کے پتلے خود اللہ تعالیٰ کے احسانات میں ڈوبے ہوئے ہیں اس کریم اللہ نے ہم پر وہ احسانات کیے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

لیکن وہ ''الصمد'' پھر بھی ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے اس کے قبول کرنے کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ جو دعا مانگی جائے وہی بعینہٖ عطا فرمادے۔

۲۔ جو دعا مانگی جائے اس کو یوم آخرت کیلئے ذخیرہ کرے اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے وہ ہم پر کس درجہ مہربان ہے ہم صرف زبان کو حرکت دیتے ہیں اور اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں وہ اسے بھی رد نہیں کرتا بلکہ وہ اکثر ہماری اس خواہش کو وہ قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ فرمالیتا ہے اس دنیا کی اشیاء فانی وحادث ہیں لیکن اللہ الکریم کی رحمت جب کرم کرتی ہے تو اس چیز کو ذخیرہ کر کے عالم الآخرہ پہنچادیتی ہے جہاں ہر ناپائیدار چیز جا کر پائیدار بن جاتی ہے۔ فانی بھی لافانی ہو جاتی ہے اور ابد الاباد تک رہتی ہے۔

۳۔ جو دعا مانگی اتنی مقدار مصیبت دور کر دی گئی۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے۔ مصیبت نازل ہو رہی ہے دعا مانگنے والے نے دعا مانگی اسے اس مصیبت کا شعور تک نہیں اگر یہ مصیبت آجاتی تو شاید اس کی ساری زندگی پھیکی

ہو جاتی اور اس کے ایام حیات درد و کرب میں گزرتے لیکن دعا مانگنے والے نے کوئی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے وہ چیز دینے کی بجائے اتنی مقدار مصیبت کو دفع کر دیا تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے اور اس کے لطف و کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ دعا مانگنے والے کو بے صبر انہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اگر جو نعمت وہ مانگ رہا تھا نہیں ملی تو پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کریم اللہ نے اتنی مقدار میں کوئی مصیبت دور کر دی ہے یا اسے آخرت کیلئے ذخیرہ فرمالیا ہے۔

بندے کی خواہش ہی ہوتی ہے کہ میں جو مانگ رہا ہوں یہی مجھے عطا ہو لیکن بندہ مستقبل کو نہیں جانتا ممکن ہے کہ وہ مانگی ہوئی چیز نقصان دہ ہو۔

عَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَیْئاً وَهُوَ شَرٌّ لَهُمْ.

دعا قبول کرنے والا ''اللہ'' قریب ہے

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔[1]

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں؟ تو آپ انہیں فرمادیجئے) بیشک میں ان کے قریب ہوں۔ جب بھی کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو میں اسکی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ رشد و ہدایت پا جائیں۔

-☆-

حضور ضیاء الامۃ - رحمۃ اللہ علیہ - اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

کتنی پیاری آیت ہے ہجوم بلا میں، طوفانِ مصائب میں، گرداب ہلاکت میں گھرے ہوئے شکستہ دل اور پریشان انسان کے لیے ان چند لفظوں میں اطمینان و سکون کا کیا روح پرور پیغام ہے۔

---

(۱) البقرۃ ۲/۱۸۶

آپ غور فرمایئے! اِنِّی قَرِیبٌ"

کے دولفظوں میں راحت واطمینان کی ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ کسی فصلِ بہار کی نسیمِ سحر میں، کسی ابرِ نیساں کے حیات بخش قطروں میں وہ اثر کہاں جواثر ان دولفظوں میں ہے! دکھ ودرد کا مارا جب یہ سنتا ہے کہ میرا مالک، میرا خالق مجھ سے الگ تھلگ کہیں دور نہیں کہ اسے میرے حال کا علم نہ ہو، رنج والم کی خبر نہ ہو بلکہ وہ قریب ہے، بالکل قریب، نزدیک ہے، رگِ جاں سے بھی زیادہ نزدیک تو اسے کتنا قرار آجاتا ہے۔ تمہاری زبان پر آئی ہوئی بات تو کیا تمہارے دل میں منہ چھپائے ہوئے اسرار جو قوتِ گویائی کو اپنا چہرہ دکھانے سے شرماتے ہیں، افکار اور اندیشوں کے وہ نازک ولطیف آبگینے جو ہوائی صوتی لہروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے ان سب کو وہ جانتا ہے۔ وہ قادر بھی ہے رحمٰن ورحیم بھی تم دستِ دعا دراز تو کرو، تم دامن طلب پھیلا کر تو دیکھو تم دل کے ہاتھوں سے اس کے درِ رحمت پر دستک تو دو، وہ سنے گا تمہاری فریاد، وہ قبول کرے گا تمہاری دعا، وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی ہوئی قسمت لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا۔ اسی طرح سرِ نیاز اس کے درِ اقدس پر جھکائے رکھنا۔ اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا۔ رُشد وہدایت پا جاؤ گے کامیاب وکامران ہو جاؤ گے۔[1]

---

(۱) ضیاء القرآن جلد اوّل

دعا مانگنے کا طریقہ

ہر در سے مانگنے اور سوال کرنے کا طریقہ ہوتا ہے ہم تو احکم الحاکمین کے بندے اور اس کی عاجز مخلوق ہیں ہم تو اسی وحدہ لاشریک سے التجائیں کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس رب العالمین کے دربار سے دعائیں کرنے کے بھی کچھ طریقے اور سلیقے ہیں۔ یوں تو اس ذات رحمٰن ورحیم سے جیسے بھی مانگیں وہ دیتا ہے لیکن اگر کچھ چیزوں کا خیال رکھ کر عرض کریں گے تو اس کے دینے کا انداز بھی نرالا ہوگا۔

پاک جسم:

جس زبان سے الفاظ نکلتے ہیں اس زبان کا پاک ہونا ضروری ہے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے یہ زبان آلودہ ہو جاتی ہے اس لئے ان عادات قبیحہ سے بچنا نہایت اہم ہے۔

دعاء صرف زبان سے کافی نہیں ہوتی بلکہ دل کا ہمنوا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس دل کا پاک ہونا بھی نہایت اہم ہے، حسد کینہ بغض حرام خوارک دل کا روگ ہیں ان چیزوں سے دل کو صاف کر کے اللہ کے حضور التجائیں کرنی چاہیں۔

یہ زبان اور دل جس جسم میں ہیں اس سارے جسم کا ظاہری اور باطنی نجاستوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یہ پلیدیاں یہ نجاستیں ہماری دعاؤں سے قوتِ پرواز چھین لیتی ہیں ان نجاستوں کے ہوتے ہوئے دعا محض الفاظ کا بے جان مجموعہ ہوتی ہے جس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر ومنزلت نہیں۔

اس ضمن میں رسول عربی -صلی اللہ علیہ وسلم- کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَااَيُّهَالنَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّباً وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: يَااَيُّهَاالرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْم. وَقَالَ يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَام وَمَشْرَبُهٗ حَرَام وَمَلْبَسُهٗ حَرَام وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۰۰)	جلد۴	صفحہ۳۶۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۹۸
فتح الباری		جلد۹	صفحہ۵۱۸
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۵۹)	جلد۳	صفحہ۱۷۸۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۳۰)	جلد۸	صفحہ۲۸۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۳۹۴)	جلد۳	صفحہ۴۸۲
قال للبیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
شرح السنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۲۰۲۸)	جلد۸	صفحہ۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۳۶)	جلد۲	صفحہ۸۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اے اولادِ آدم! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ اس نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ رسولوں سے اس نے فرمایا: اے گروہِ مرسلین! تم کھاؤ طیب وطاہر رزق اور عمل صالح کرو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم (پاکیزہ) عمل کرتے ہو۔

اور اس نے ایمان والوں سے فرمایا:

اے ایمان والو! وہ طیب وطاہر رزق کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا:

اس کے بعد حضور-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر طے کر کے کہیں پہنچتا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے بال پراگندہ، اس کے کپڑے غبار آلود ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دعا مانگتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! (میری فریاد سن) حالانکہ اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام کمائی کا، پینا حرام کمائی کا، لباس حرام کمائی کا (الغرض) اس کی غذا بھی حرام کمائی کی (تو سنو) ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو۔

-☆-

قبولیتِ دعا کے لئے زبان ودل، جسم وجاں اور لباس کا ظاہری ومعنوی نجاستوں سے پاک وصاف ہونا ضروری ہے۔

حضور ضیاء الاسلام والمسلمین-رحمۃ اللہ علیہ- درج بالا حدیث کی تشریح کے ضمن میں

فرماتے ہیں: اگر ہماری دعائیں قبول نہ ہوں تو جائے تعجب نہیں بلکہ تعجب وحیرت تو اس کی رحمتِ بے پایاں پر ہے کہ پھر بھی وہ فریاد سن لیتا ہے[1]!

پاک جگہ:

جس جگہ دعاء مانگی جائے اس کا اپنا اثر ہے جس جگہ ذکر وفکر کی محفلیں منعقد ہوں، کلام الٰہی کی تلاوت ہو، سر بندگی جھکائے جاتے ہوں اس کا بہت بہتر اثر ہے۔

اس کے برعکس وہ جگہ جو ظاہری وحکمی نجاستوں سے آلودہ ہو، برائی اور بدی کا مرکز ہو وہاں دعا کا اثر اللہ ہی بہتر جانے کیسا ہو۔

اس ضمن میں یہ بات مدنظر رہے

حضور رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دنیا میں تشریف لانے سے صدیاں پہلے ایک بستی پر بوجہ ان کی نافرمانیوں کے عذاب الٰہی نازل ہوا وہ بستی تباہ وبرباد ہوگئی۔ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- کا ایک مرتبہ اس تباہ شدہ بستی سے گزر ہوا تو حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- نے حکم فرمایا جلدی جلدی اس علاقہ سے گزر جاؤ۔

جہاں ایک مرتبہ اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو اس کا اثر اس علاقہ اور بستی پر صدیوں تک رہتا ہے تو جہاں اللہ کی رحمتیں نازل ہوں وہاں ان رحمتوں کا اثر بھی صدیوں پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے کے لئے اس جگہ کو منتخب کرنا چاہیئے جہاں اس کی رحمتیں نازل ہوئی ہوں۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا -علیہ الصلوٰۃ والسلام- اور حضرت مریم -رضی اللہ عنہا-

---

(۱) ضیاء القرآن جلد اوّل

کا تذکرہ ملتا ہے حضرت مریم حضرت زکریا کی کفالت میں تھیں حضرت زکریا-علیہ السلام- نے ان کے لئے ایک عبادت گاہ بنادی تھی وہ عبادت گاہ باہر سے مقفل ہوتی اور حضرت مریم اس میں اپنے پروردگار کی بندگی میں مگن رہتیں۔اب قرآنی الفاظ سنیئے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا، قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

جب بھی حضرت زکریا-علیہ الصلاۃ والسلام-حضرت مریم-رضی اللہ عنہا-کی عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں (پھل وغیرہ) پاتے آپ نے حضرت مریم سے فرمایا یہ رزق تمہارے لئے کہاں سے آتا ہے؟ آپ نے عرض کی یہ اللہ کے پاس سے آتا ہے۔بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

حضرت زکریا-علیہ الصلوٰۃ والسلام-نے اللہ کی مقبول بندی، حضرت مریم-رضی اللہ عنہا-پر اللہ کی عنایاتِ خسروانہ کو دیکھا تو آپ نے اس موقع ومحل کو غنیمت جانا اور اسی محراب-عبادت کی جگہ-میں آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے کیونکہ اس جگہ کی نسبت مقبول بارگاہِ الٰہی، حضرت مریم-رضی اللہ عنہا-سے ہوچکی تھی۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ.

وہیں حضرت زکریا-علیہ الصلاۃ والسلام-نے اپنے پروردگار سے دعا کی انہوں نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے اپنی جنابِ خاص سے پاکیزہ اولاد عطا فرما یقیناً تو ہی دعا سننے والا ہے۔

پا کیزہ جگہ،محرابِ مریم میں حضرت زکریا-علیہ الصلاۃ والسلام- بارگاہ لم یزل میں دست بدعا ہوئے تو اللہ جل جلالہ نے ان کی دعا کوشرف قبولیت سے نوازا اور جو کچھ انہوں نے مانگا تھا وہ انہیں عطا فرما دیا گیا۔

قرآن کریم اس قبولیتِ دعا کو یوں بیان فرماتا ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَهُوَ قَائِم" يُصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقاً بِكَلِمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَسَيِّداً وَحَصُوراً وَنَبِياً مِنَ الصَّالِحِيْنَ.

فرشتوں نے آپ کوندادی اس حالت میں کہ آپ محراب میں مصروف عبادت تھے یقیناً اللہ خوشخبری دیتا ہے آپ کو(ایک فرزند)یحیٰ کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان کی،سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے دور رہنے والا ہوگا اور نبی ہوگا صالحین سے۔

دیکھئے!حضرت زکریا- علیہ الصلوٰۃ والسلام- پاکیزہ اور طیب جگہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فوراً ان کی دعا کوقبول فرماتا ہے۔ہمیں بھی چاہیئے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ پرعمل کرتے ہوئے دعا مانگنے کیلئے کسی پاکیزہ جگہ کا انتخاب کریں۔

بزرگانِ دین کے مزارات پرانوار کے پاس دعا مانگنے میں یہی حکمت کارفرما ہے کہ ان کے وجود مسعود کی برکت سے اللہ تعالیٰ دعا کوقبول فرماتا ہے۔

جہاں حضرت مریم -رضی اللہ عنہا- چند دن قیام کریں وہاں ایک اللہ کا نبی اپنے ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتا ہے تو جہاں کوئی مقبول بارگاہِ الٰہی لیٹا ہوا ہو-اس کا مزار پرانوار ہو-تو وہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے اگر ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے پروردگار سے دعائیں کریں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اے اللہ! اے قادر و قیوم اللہ! ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔

اے خالق و مالک! اے پاک پروردگار! ہمیں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! اے رب العالمین! جہاں تیرے کسی مقبول بندے کے قدم لگے ہوں، چند دن اس نے تیری بندگی کا کیف لیا ہو یا جہاں تیرا کوئی مقبول بندہ ابدی نیند سویا ہوا ہوا اس کا مزار پرانوار ہو اس مبارک جگہ ہمیں اپنی بارگاہ سے مانگنے التجائیں کرنے اور دعائیں مانگنے کی توفیق ارزانی فرما۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرْکَةِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَبِبَرْکَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

بہتر وقت:

سب وقت اللہ کے ہیں اور جس وقت بھی دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ سنتا ہے لیکن کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن کی بزرگی اور شرف مُسلَّم ہے ایسے اوقات شریفہ کو ضائع نہیں کرنا چاہیے جیسے

۱۔ ماہِ رمضان

۲۔ جمعۃ المبارک

۳۔ رات کا درمیانی اور آخری حصہ

رمضان المبارک خیرات و برکات سے بھرپور مہینہ ہے اس کی ہر ساعت قابل قدر ہے ایسے عظیم مہینہ میں کسی وقت بھی دعا مانگنا فائدہ سے خالی نہیں اس ماہِ مبارک میں شیطان مقید ہوتا ہے جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں اور جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں رحمتِ الٰہی جو بن

پر ہوتی ہے اور اللہ کی بارگاہ کا کوئی بھی سوالی محروم نہیں رہتا۔

جمعۃ المبارک یومِ مشہود ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس دن بکثرت نازل ہوتے ہیں اور انسانی اعمال بارگاہِ خداوندی میں خصوصیت سے پیش کئے جاتے ہیں ایسے مبارک دن میں اگر بندہ اپنے اللہ سے دست بدعاء ہو تو فرشتے اس کی دعا پر آمین، آمین کہتے رہتے ہیں اور پھر بارگاہِ خداوندی میں اس کے سوالی ہونے کی گواہی بھی دیتے ہیں اور اس کی سفارش بھی کرتے ہیں۔

اور جمعۃ المبارک میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے جس میں جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اے بندۂ مومن! اس دن اہتمام سے اپنے پروردگار سے دعا مانگ ہوسکتا ہے جس گھڑی تو دعا مانگ رہا ہو وہ مقبولیت کی گھڑی ہو۔

دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں رات کا آخری تیسرا حصہ سب سے بہتر وقت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : یَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَسْأَلُنِیْ فَأُعْطِیَهٗ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَأَغْفِرَلَهٗ.

السنن الکبریٰ للبیھقی — رقم الحدیث (۴۶۵۲) — جلد۳ — صفحہ۳
قال البیھقی: رواہ البخاری فی الصحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۹۳۹۹) — جلد۹ — صفحہ۲۰۷
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۷۵۸) — جلد۲ — صفحہ۱۸۸
سنن الترمذی — رقم الحدیث (۴۴۶) — جلد۲ — صفحہ۴۴۴
قال الترمذی: حدیث ابی ھریرہ حدیث حسن صحیح

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۴۴۶) جلد ۱ صفحہ ۲۵۴
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن ماجہ (۱) رقم الحدیث (۱۳۶۶) جلد ۲ صفحہ ۱۶۱
قال محمود محمد محمود: الحدیث متفق علیہ
سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۱۳۶۶) جلد ۲ صفحہ ۴۹۱
قال المحقق: اسنادہ صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۱۳۲) جلد ۱ صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی: صحیح
ارواء الغلیل رقم الحدیث (۴۵۰) جلد ۲ صفحہ ۱۹۵
قال الالبانی: صحیح
صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۰۹۴) جلد ۱ صفحہ ۳۸۴
سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۷۳۳) جلد ۴ صفحہ ۲۴۶
صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۷۳۳) جلد ۳ صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی: صحیح
مسند الدارمی رقم الحدیث (۱۵۱۹) جلد ۲ صفحہ ۹۲۷
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ حسن
مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۱۱۸۰) جلد ۲ صفحہ ۴۰۰
قال حسین سلیم اسد: رجالہ ثقات
الموطا للامام مالک رقم الحدیث (۳۰) جلد ۱ صفحہ ۱۸۷
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۳۴۶۳) جلد ۱۰ صفحہ ۹۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی ہو نزول اجلال فرماتا ہے پھر فرماتا ہے: ہے کوئی مجھ سے دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا میں اسے عنایت فرماؤں۔ ہے کوئی مجھ سے گناہوں کی معافی مانگنے والا میں اس کے گناہ معاف کردوں۔

-☆-

غور فرمایئے پروردگار عالم جل جلالہ خود فرما رہا ہو مجھ سے مانگو، مجھ سے سوال کرو، مجھ سے مغفرت کی بھیک مانگو اگر ان گھڑیوں کو خواب غفلت کی نذر کر دیا جائے تو یہ حرماں نصیبی نہیں تو اور کیا ہے۔ ازلی سعادتوں کا امین ہے وہ شخص جو ان رحمت بھری گھڑیوں میں اپنے اللہ سے دست بدعا رہتا ہے۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۵۳)	جلد۲	صفحہ۴۸۶
قال المحقق:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۳۲)		صفحہ۲۹۷
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۴۳۷۴)	جلد۱۷	صفحہ۷۲۳
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۴۳۷۳)	جلد۱۷	صفحہ۷۲۱

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا لطف و کرم ہے کہ اس نے ہم جیسے گناہگاروں اور غافلوں کے لئے وقفہ وقفہ سے ایسے لمحات عطا فرما دیئے جن میں تھوڑا سا بھی مانگنے سے اللہ بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔

آیئے ان لمحات کی قدر کریں۔ علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ ہر مسلم کو اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرمائے۔ جن گھڑیوں میں دعا قبول ہوتی ہے ان میں سے چند کا ذکر آخری صفحات میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے در سے لو لگانے کی سعادت عطا فرمائے۔

نیت صالحہ:

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَانَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ یَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۸
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال الالبانی:	صحیح۔مشہور		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۸۸
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۸)	جلد۴	صفحہ۴۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۶۴
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۵	صفحہ۶۲۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد۳	صفحہ۲۴۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۱۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۱۰۸)	جلد۴	صفحہ۳۹۶
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۷۳۷۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۸
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۹۹۲)	جلد۵	صفحہ۶۰
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۷)	جلد۶	صفحہ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۱۱۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الموطا لامام مالک بروایۃ الامام محمد/رقم الحدیث (۹۸۱)			صفحہ۴۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۰)	جلد ا	صفحہ ۲۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۵)	جلد ا	صفحہ ۲۶۰
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۷)	جلد ا	صفحہ ۲۶۱
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۸)	جلد ا	صفحہ ۲۶۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۹۱
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۱۰۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۳۷)		صفحہ ۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد ا	صفحہ ۷۳
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ا	صفحہ ۷۴
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد ا	صفحہ ۴۶
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۸۹۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۴۵
سنن النسائی		جلد ا	صفحہ ۵۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۵)	جلد ا	صفحہ ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۶	صفحہ ۱۵۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۷	صفحہ ۱۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۸۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

امیر المومنین ابو حفص عمر بن الخطاب-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف ہی ہے۔

پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تاکہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تاکہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمایئے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَی اللّٰہ وَرَسُوْلِہٖ ہوگی اس کا ہر قدم نیکی، اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الٰہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللّٰہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ :

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان ترو تازہ ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا ''اللہ'' بھی مل جاتا ہے۔ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جلوہ افروز ہیں لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف جا رہا ہے تو بات بالکل واضح ہو گئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بھی ہے اور اسی پرنور ذات کے صدقے سے تجلی الٰہی بھی ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہوتو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- کا یہ ارشاد گرامی ہم سب کو اپنی نیتیں درست کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ اعمال صالحہ میں جب تک اخلاص وللّٰہیت پیدا نہ ہواس وقت تک ان کی بارگاہِ الٰہی میں کوئی حیثیت نہیں۔ دعاء اعمال صالحہ کی جان ہے، دعاء عبادت ہے اور جب تک اس دعا مانگنے والے میں اخلاص پیدا نہ ہوگا یہ دعا دعا نہ ہوگی ہوسکتا ہے یہ اس کیلئے وبال جان بن جائے۔

مثلاً ایک آدمی دعاء مانگ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی نعمتیں مانگ رہا ہے اس سے عافیت کا سوال کر رہا ہے جنت کی درخواست کر رہا ہے لیکن اس کا دل یہ کہہ رہا ہے کہ لوگ مجھے کہیں یہ بہت نیک اور اچھا آدمی ہے اور دعائیں مانگتا رہتا ہے اس آدمی کا صرف یہی خیال اس دعاء کے حسن کو ختم کر دے گا۔ جب تک دعاء مانگنے والے میں اخلاص وللّٰہیت پیدا نہ ہوگا دعاء بارگاہِ ذوالجلال میں قبول نہ ہوگی۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّ اللّٰهَ لا يَقْبَلُ مِنْ مُسَمِّعٍ وَلا مُرَاءٍ وَلا لاعِبٍ وَلادَاعٍ إِلَّا دَاعِياً دُعَاءً ثَبْتاً مِنْ قَلْبِهِ.

الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶)

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶) صفحہ ۲۲۶

قال الالبانی: صحیح الاسناد

کتاب الزھد لوکیع بن الجراح/رقم الحدیث (۳۰۵) جلد ۲ صفحہ ۵۷۹

قال المحقق: ھذا سند صحیح

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ کسی ریاء وسُمعہ والے کا عمل قبول نہیں کرتا اور نہ کسی کھیلنے والے کا اور نہ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے مگر یہ کہ دعاء مانگنے والا ایسی دعا مانگے جو اس کے دل میں پیوست ہو۔

-☆-

علامہ قرطبی مفسر قرآن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَمِنْ شَرْطِ الدَّاعِیْ اَنْ یَکُوْنَ عَالِماً بِاَنْ لا قَادِرَ عَلٰی حَاجَتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ الْوَسَائِطَ فِیْ قَبْضَتِهٖ وَمُسَخَّرَة" بِتَسْخِیْرِهٖ وَاَنْ یَدْعُوَ بِنِیَّةٍ صَادِقَةٍ وَحُضُوْرِ قَلْبٍ[1]

اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگنے والے کیلئے شرط یہ ہے کہ

وہ اس بات کو جانتا ہو کہ اس کی اس حاجت برآری پر سوائے اللہ کے کوئی قادر نہیں ہے اور تمام وسائل اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اسی کی تسخیر سے مسخر ہیں اور وہ نیت صادقہ اور حضور قلب سے دعا مانگے۔

(۱) الجامع لاحکام القران ۲/۳۱۱

قبلہ رُخ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْف" وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّيَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۹۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۳
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۲۶۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۱۲۸۴۳)	جلد ۶	صفحہ ۵۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المصنف (ابن ابی شیبہ)	رقم الحدیث (۱۸۵۳۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۶۵
دلائل النبوۃ		جلد ۳	صفحہ ۵۲-۵۱
جامع البیان (للطبری)	رقم الحدیث (۱۵۷۳۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- کا بیان ہے

جب یوم بدر کو (میدان بدر میں) حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مشرکین کی طرف دیکھا اور انکی تعداد ایک ہزار تھی اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ تین سو انیس تھے تو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قبلہ کی طرف رُخ انور فرمالیا پھر اپنے ہاتھوں کو دراز کردیا تو اپنے رب کو بلند آواز سے پکارنا شروع کردیا۔

-☆-

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے غزوۂ بدر کے موقع پر دعا مانگنے کیلیئے اپنا رخ انور قبلہ کی طرف کرلیا۔ صلاۃ کی ادائیگی کیلیئے بھی قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔ دعا چونکہ عبادت ہے اس لیئے دعا میں بھی عموماً قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید -رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک جو صلاۃ استقا میں ہے یہ الفاظ بھی ہیں:

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّيْ وَاِنَّهٗ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ.

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صلاۃ استسقاء کی ادائیگی کیلیئے مصلّی کی طرف نکلے جب آپ نے دعا مانگی یا جب آپ دعا مانگنے لگے تو قبلہ کی طرف رخ انور کرلیا اور اپنی چادر کو پھیر دیا۔

دعا کے وقت قبلہ شریف کی طرف رخ کرنا مستحسن تو ہے لازمی نہیں۔ دعا کرتے وقت

قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کسی بھی وقت اور کسی بھی حالت میں مانگا جاسکتا ہے وہ ہر حالت میں سنتا ہے ہاں جب بھی دعا مانگی جائے روح دعا انکساری وعاجزی چاہیئے۔ جب خشوع وخضوع سے نہایت انکساری سے دعا مانگی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے لطف وکرم سے اس دعا کو قبول فرمائے گا۔

امام بخاری-رضی اللہ عنہ-صحیح البخاری میں باب باندھتے ہیں:

بَابُ : الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ شریف کی طرف رُخ کیے بغیر دعا

اس کے تحت ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں ملاحظہ ہو

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

بَيْنَا النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ-يَخْطِبُ يَوْمَ الْجُمْعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ" فَقَالَ :

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتّٰى مَاكَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ اِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمْعَةِ الْمُقْبِلَةِ ، فَقَامَ ذَالِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُهُ فَقَالَ : اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَلَايُمْطِرُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۴۲)	جلد۴	صفحہ۱۹۹۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۰۲)	جلد۳	صفحہ۱۶۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۵۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۸۸۴)	جلد۱۱	صفحہ ۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۵۰)	جلد۱۱	صفحہ ۶۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۶۱۷)	جلد۴	صفحہ ۱۰۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۵۴۸)	جلد۸	صفحہ ۴۳۷
شرح السنہ	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	جلد۴	صفحہ ۴۱۵
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۹۷)	جلد۶	صفحہ ۱۷۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۴۳۲)	جلد۳	صفحہ ۴۹۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۴۳۶)	جلد۳	صفحہ ۴۹۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۴۴۴)	جلد۳	صفحہ ۴۹۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۳)	جلد۳	صفحہ ۱۶۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۶)	جلد۱	صفحہ ۴۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۹۶)	جلد۱	صفحہ ۱۷۸
مجمع الزوائد (عبداللہ بن عباس)/رقم الحدیث (۳۲۸۵)		جلد۲	صفحہ ۴۵۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ ۲۷۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۳۳)	جلد۱	صفحہ ۳۰۹
الاذکار	رقم الحدیث (۴۶۸)		صفحہ ۲۱۵

ترجمة الحديث:

حضرت انس-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ اس دوران کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- یوم الجمعہ کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کی یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل فرمائے (حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دعا فرمائی) آسمان پر بادل چھا گئے ہم پر بارش نازل کردی گئی یہاں تک کہ آدمی کا اپنے گھر پہنچنا مشکل ہوگیا تھا۔ آئندہ جمعہ تک بارش کا نزول ہوتا رہا۔

(آئندہ جمعہ دوران خطبہ) وہی آدمی کھڑا ہوا یا کوئی اور عرض کی (یارسول اللہ!) اللہ سے دعا مانگیے کہ وہ ہم سے اس بارش کو پھیر دے ہم غرق ہوا چاہتے ہیں۔

تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دعا مانگی

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلاعَلَیْنَا.

اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش ہو اور ہم پر بارش نہ ہو۔

صحیح الاذکار	رقم الحدیث (۲۱۴)		صفحہ ۲۳۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
اتحاف السادة المتقین		جلد ۷	صفحہ ۱۹۵
فتح الباری	رقم الحدیث (۳۵۸۲)	جلد ۸	صفحہ ۷۲۹

اتنی دعا مانگنے کی دیر تھی کہ بادل مدینہ منورہ کے گرد پھٹنا شروع ہو گئے اور اھل مدینہ پر بارش کا نزول موقوف ہو گیا۔

-☆-

ان دونوں مواقع پر حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بارش کی دعا مانگی تو حضور منبر پر ہی جلوہ افروز رہے۔

اور یہ تو بدیہی بات ہے کہ منبر پر بیٹھے ہوئے قبلہ رخ نہیں ہوا جاتا بلکہ عوام کی طرف رخ ہوا کرتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔

ابوعبدالرحمٰن جیلانی العروسی لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ الْخَطِیْبَ یَکُوْنُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ فِیْ حَالِ خُطْبَتِهٖ وَذَالِکَ لِلْاِشَارَةِ اِلٰی اَنَّ الْاِسْتِقْبَالَ لَیْسَ بِلَازِمٍ۔[1]

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ خطیب خطبہ کی حالت میں قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے ہوتا ہے (اس کا چہرہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا) اور یہ بھی اشارہ ہے کہ دعا میں استقبال القبلہ لازم نہیں ہے۔

جب دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں نیز امام بخاری نے باب **اَلدُّعَاءُ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ** ذکر کر کے اس بات کو بالکل واضح کر دیا ہے قبلہ کی طرف منہ کیئے بغیر دعا کرنا بھی سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہے اب دعا کیلئے قبلہ رخ کو ضروری قرار دینا مداخلت

---

(۱) الدعا ومنزلته من العقیدة جلد اول صفحہ ۲۰۷

فی الدین ہے اور خود شارع بنتا ہے حالانکہ اھل ایمان کے نزدیک غیر مشروط اطاعت واتباع صرف حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ہے۔

اب ان افراد کو ہزار بار سوچنا چاہیئے جو روضۂ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر حاضری دینے والے مسلمین پر جب وہ روضۂ اقدس کی طرف رخ کر کے دعا مانگتے ہیں تو زبردستی انکا رخ پھیر دیتے ہیں اور مختلف قسم کے القابات سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھیئے روضۂ اقدس پر حاضری دینے والوں کے رخ روضہ اقدس سے پھیر دینا مداخلت فی الدین ہے اور حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات سے انحراف ہے۔

خشوع وخضوع سے:

وَزَكَرِيَا اِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَاتَذَرْنِيْ فَرْداً وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ فَاسْتَجَبْنَالَهُ وَوَهَبْنَالَهُ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ. إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَرَهَباً وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِيْنَ. (1)

ترجمہ:

اور یاد کیجئے حضرت زکریا کو جب انہوں نے اپنے رب کو ندا دی (عرض کی) اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور تو ہی بہتر وارث ہے تو ہم نے ان کی دعا کو قبول کرلیا اور ہم نے انہیں یحیٰ (علیہ السلام) بیٹا عطا فرمایا اور ہم نے ان کی خاطر ان کی اہلیہ کو تندرست کر دیا۔ بیشک وہ نیکیاں کرنے میں بہت تیز رفتار تھے اور وہ ہم سے دعائیں مانگا کرتے تھے امید وخوف سے اور وہ ہماری خاطر عجز ونیاز کیا کرتے تھے۔

---

(1) الانبیاء-/۹۰

حضرت زکریا-علیہ الصلاۃ والسلام- کے پاس اولاد نہ تھی آپ کا سینہ مبارک فیضان نبوت سے لبریز تھا انہیں تنہائی کا احساس ہوا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوئے اور عرض کی:

رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْداً.

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔

مجھے ایک فرزند عطا فرما جو فیضان نبوت کا امین ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی صورت میں ایک بیٹا عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانبیاء میں ان کی اس دعا اور اجابت دعا کے بعد ان الفاظ میں ان کا ذکر کرتا ہے: اِنَّھُمْ کَانُوْا یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَرَھَباً وَکَانُوا لَنَا خَاشِعِیْنَ.

یہ نبوت کا گھرانہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتا تھا امید وخوف کے ملے جلے جذبات میں وہ دعائیں مانگا کرتا تھا اور وہ ہماری خاطر خشوع وخضوع کا پیکر تھا۔

حضرت زکریا-علیہ الصلاۃ والسلام- کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کا یہ وصف ہے کہ وہ خشوع وخضوع سے لبریز تھے۔ آج ہمیں بھی چاہیئے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں خشوع وخضوع سے دعا مانگیں عاجزی کے وصف سے متصف ہو کر مانگیں جب ہم اس کی بارگاہ میں قلب وقالب سے جھک جائیں گے تو وہ یقیناً دعا قبول فرمائے گا۔

عزم ویقین کے ساتھ:

بندہ جب بھی اللہ سے دعاء مانگے تذبذب کی کیفیت سے باہر نکل کر مانگے اور جب

بھی مانگے پورے یقین اوراعتماد سے مانگے۔ یہ احکم الحاکمین جل جلالہ کا در ہے اس در پر دست سوال اس یقین محکم کے ساتھ پھیلانا چاہیئے کہ یہ ضرور ہماری دعائیں قبول فرمائے گا اور ہماری التجاؤں پر خصوصی توجہ فرمائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ -قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۵۳۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۵۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۹۰)	جلد۵	صفحہ۲۹۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۷۹)	جلد۳	صفحہ۴۴۴
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۶۰)	جلد۲	صفحہ۱۶۴
قال الحاکم:	حدیث مستقیم الاسناد		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۹۴)		جلد۲	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی:	حدیث مستقیم الاسناد		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۵۱۰۹)	جلد۴	صفحہ۳۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۴۱)	جلد۲	صفحہ۷
اتحاف السادۃ		جلد۵	صفحہ۳۹
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۰۶)	جلد۲	صفحہ۱۴۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب بھی اللہ سے دعا کرو تو اس یقین سے مانگو کہ وہ تمہاری دعاء ضرور قبول فرمائے گا اور سن لو! اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ دل سے نکل رہی ہو۔

-☆-

دعاء اس تذبذب سے بھی نہ مانگی جائے کہ اسے مانگنا ہی نہ کہا جائے جیسے کوئی یہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے معاف کردے، اگر تو چاہتا ہے تو مجھے روزی عطا کردے۔

یہ مقام بندگی نہیں بلکہ بندہ اپنے مالک کے دامن سے چمٹ کر سوالی ہوتا ہے اور اپنی بے بسی اور بے مائیگی ظاہر کر کے اس کے کرم کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

رسول عربی-صلی اللہ علیہ وسلم- کا اس سلسلہ میں ارشاد گرامی بھی واضح ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-إِذَا دَعَااَحَدُكُمْ فَلايَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ إِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ إِنَّهٗ يَفْعَلُ مَايَشَاءُ وَلا مُكْرِهَ لَهٗ.

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۰۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۳۴
اتحاف السادۃ		جلد ۵	صفحہ ۱۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اللہ سے دعاء کرے تو اس طرح نہ کہے:

اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو چاہتا ہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ اپنی طرف عزم واعتماد کے ساتھ اللہ سے مانگے بے شک وہ کرے گا وہی جو وہ چاہے گا اور کوئی ایسا نہیں جو اس ذات کو مجبور کر سکے۔

-☆-

بھری کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس قادر مطلق کو مجبور کر سکے عزم وپختگی سے صرف اس لئے دعا مانگی جاتی ہے کہ اس کی رحمت کاملہ کسی صاحبِ یقین کو محروم نہیں کرتی بلکہ جتنا یقین زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ زیادہ عطا فرماتا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۸۷۶) جلد۳ صفحہ۱۶۰
قال شعیب الارنووط: حدیث قوی
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۷۳۴۰) جلد۱۰ صفحہ۲۶۵
سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۴۸۸) جلد۱ صفحہ۴۶۸
صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۴۸۸) جلد۱ صفحہ۴۰۹
قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی-رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-
نے ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارا پروردگار حیاء والا اور کریم ہے جب بندہ سوالی بن کر اس کی جناب
میں ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ ان کو اسی طرح خالی لوٹا دے۔

-☆-

المعجم الكبير	رقم الحديث (۱۳۵۵۷)	جلد۱۲	صفحہ۴۲۳
شرح السنة للبغوی	رقم الحديث (۱۳۸۵)	جلد۵	صفحہ۱۸۵
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۵۶۷)	جلد۵	صفحہ۳۲۶
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غريب		
صحيح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۵۵۶)	جلد۳	صفحہ۴۶۳
قال الالبانی:	صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۴۴۹۴)	جلد۴	صفحہ۲۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۸۶۵)	جلد۴	صفحہ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحيح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۱۳۱)	جلد۳	صفحہ۲۶۳
قال الالبانی:	صحيح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۲۴۴)	جلد۲	صفحہ۶۹۴
مصابيح السنة	رقم الحديث (۱۶۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
المستدرک (للحاکم)		جلد۱	صفحہ۴۹۷
تلخيص بذيل المستدرک		جلد۱	صفحہ۴۹۷

وہ کریم مولا جو ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ کشکول بھر دیتا ہے دامن گوہر مراد سے لبریز کر دیتا ہے، ہم اس کی بارگاہ سے عزم ویقین کے ساتھ کیوں نہ مانگیں اور تذبذب کا شکار ہو کر اپنا نقصان کیوں کریں۔

اے اللہ! ہمیں ایمان وایقان کے ساتھ مانگنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرما۔

اللہ کے حضور دعاء مانگنے والے کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ وہ

ہاتھوں کو پھیلا کر

خشوع وخضوع اور خوفِ خدا سے لبریز ہو کر

آہ وزاری کے ساتھ

بار بار دعاء مانگے

اور اس کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ گذشتہ گناہوں سے توبہ کرے اور دعاء مانگتے وقت یہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا۔

اے اللہ! ہمیں ظاہری اور باطنی آداب کی رعایت رکھ کر اپنی بارگاہ میں دستِ سوال پھیلانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنے درِ اقدس کے سوالی ہونے کی سعادت سے محروم نہ فرما۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ مِنَ الصَّلٰوَاتِ اَطْیَبُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰھَا.

گناہوں کا اعتراف:

عَنْ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰهَ لَيُعْجَبُ مِنَ الْعَبْدِ اِذَا قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ : عَبْدِیْ عَرَفَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۲۷)	جلد۲	صفحہ۴۲۴
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۵۷)	جلد۵	صفحہ۴۷۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۴۶)	جلد۳	صفحہ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۲)	جلد۲	صفحہ۴۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۲)	جلد۲	صفحہ۱۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۶۹۸)	جلد۶	صفحہ۴۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۳)	جدل۱	صفحہ۴۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت اچھی لگتی ہے کہ بندہ کہے

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا میرے گناہوں کی مغفرت فرمادے کیونکہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی نہیں جو معاف کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرے بندے کو عرفان ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۵۶) جلد۲ صفحہ۵۵
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۱۳۲) صفحہ۲۰

تائب کی دعا مقبول

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- عَنِ النَّبِیِّ- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ -قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطَ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا.

جامع الاصول	رقم الحدیث(۹۸۶)	جلد۲	صفحہ۲۸۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۷۵۹)	جلد۱۷	صفحہ۶۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۵۸۷)	جلد۴	صفحہ۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث(۳۱۳۵)		جلد۳	صفحہ۲۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ(للنسائی)/رقم الحدیث(۱۱۱۸۰)		جلد۶	صفحہ۳۴۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۲۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۲۱۷
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث(۱۶۶۸)	جلد۲	صفحہ۱۶۶
السنن الکبریٰ(للبیہقی)/رقم الحدیث(۶۵۰۴)		جلد۸	صفحہ۲۳۵
السنن الکبریٰ(للبیہقی)/رقم الحدیث(۲۰۷۶۶)		جلد۱۰	صفحہ۳۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۹۴۲۱)	جلد۱۴	صفحہ۵۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الدر المنثور		جلد۳	صفحہ۶۲

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمائے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے مجرم کی توبہ قبول فرمائے یہ قبولیت توبہ کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ (قیامت کے قریب) سورج مغرب سے طلوع ہو۔

-☆-

قیامت کے قائم ہونے سے پہلے پہلے اللہ رب العزت نے در توبہ کشادہ کیا ہوا ہے اور اس وقت تک جو بھی توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا قیامت سے پہلے پہلے اللہ کے حضور دعائیں مانگنے والا محروم نہیں رہے گا اس کی جملہ دعائیں بارگاہ ذوالجلال میں قبول ہونگی۔

اس حدیث پاک میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم رات کو پھیلا دیتا ہے کہ دن کا مجرم توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے اور اسی طرح وہ اپنا دست کرم دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا مجرم اگر توبہ کرے تو اللہ کریم اس کی توبہ کو شرفِ قبولیت بخشے۔

اللہ کا دستِ کرم ہر وقت کشادہ ہے وہ اپنے خزانے ہر لمحہ بانٹتا ہے اس کی عطا و بخشش میں انقطاع نہیں وہ مسلسل کرم نوازی فرماتا جاتا ہے یہ سلسلہ کرم ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری وساری رہے گا۔

یہود کا یہ غلط نظریہ تھا:

قَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُاللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوا بِمَاقَالُوا بَلْ یَدَاهُ مَبْسُوْطَتَان یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَاءُ.

یہود بولے اللہ کا ہاتھ جکڑا ہوا ہے۔ ان (یہودیوں) کے ہاتھ جکڑے جائیں اور لعنت ہو ان پر بوجہ اس قول کے جو انہوں نے کہا بلکہ اللہ الکریم کے دونوں دست کرم کشادہ ہیں وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جواد و منعم ہے وہ وھاب و معطی ہے اس کی عطا و عنایات کی ہر وقت برکھا رہتی ہے جب بھی کوئی مجرم ندامت لیئے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اس کے آنسو گرنے سے پہلے ہی وہ کرم کر دیا کرتا ہے۔ وہ دست کرم دن کو بھی پھیلاتا ہے اور رات کو بھی پھیلاتا ہے رات کے مجرم دن کو بخش دیئے جاتے ہیں اور دن کے مجرم رات کو بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ تو مجرم و گنہگار پر نظر کرم ہے تو جو دولتِ اطاعت سے مالا مال ہے اتباع و فرمانبرداری اس کے خمیر میں ہو اس کی زبان ہر لحہ ذکر الٰہی سے تر و تازہ ہو اسکے قلب سے یادِ الٰہی سے سوتے پھوٹتے رہتے ہوں تو ایسا آدمی جب دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا دست کرم اسے کیا کچھ عنایت فرماتا ہوگا اس کی عنایات کی وسعت و گہرائی کو دار فانی کے فانی بندے کیسے جان سکتے ہیں۔

انبیاء کرام کی تعلیمات:

قرآن کریم کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام ۔علیھم الصلاۃ والسلام۔ اپنی اپنی امتوں کو رحمت الٰہی کے حصول کیلئے پہلے توبہ و استغفار کا حکم دیتے تھے کیونکہ توبہ کرنے سے بندے کا رب سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہو جاتا ہے پھر وہ رحیم و کریم اللہ کی بارگاہ

میں التجا کرتا ہے تو اس کی التجا فوراً سن لی جاتی ہے۔

بارانِ رحمت کیلئے بھی انبیاء کرام -علیھم الصلاۃ والسلام- اپنی اپنی امتوں کو دعا سے پہلے استغفار کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔

حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا تذکرہ ان کلمات مبارکہ میں ہے

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّاراً يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَاراً وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ اَنْهَاراً(1)

ترجمہ:

(حضرت نوح -علیہ الصلاۃ والسلام- نے فرمایا) میں نے ان سے کہا اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو بیشک وہ بہت بخشنے والا ہے وہ آسمان سے تم پر موسلادھار بارش برسائے گا اور تمہیں مال و اولاد دیکر تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لیئے باغات پیدا فرمائے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

-☆-

حضرت نوح -علیہ الصلاۃ والسلام- نے اپنی قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے در کھلنے کو توبہ استغفار سے مشروط کردیا اگر توبہ کرو گے، اپنے گناہوں پر نادم ہو کر ان کی معافی مانگو گے، اللہ ذوالجلال والاکرام کی طرف رجوع کرو گے تو وہ تمہیں بارشوں سے نوازے گا تمہیں مال و دولت عطا فرمائے گا، اولاد کی نعمت ارزانی فرمائے گا، باغات اور نہریں تمہارے مقدر میں فرمائے گا۔

---

(۱) نوح ۷۱/۱۰ تا ۱۲

تو اب بھی اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم کرے، اس کیلئے در رحمت کھول دے، اسکی دعائیں قبول ہوں اور اس کی تمنائیں پوری ہوں تو وہ پہلے اپنے گناہوں پر نادم ہو، گناہوں کی معافی مانگے جب توبہ استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعائیں قبول فرمائے گا اور اس کی جھولی گوہر مراد سے بھر دے گا۔

حضرت ھود۔علیہ الصلاۃ والسلام۔بھی یہی تعلیم دیتے ہیں:

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ۔[1]

ترجمہ:

اے میری قوم! اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو تو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری پہلے سے موجود قوت میں مزید قوت کا اضافہ فرمائے گا۔

-☆-

حضرت ھود- علیہ الصلاۃ والسلام- کی تعلیمات سے بھی یہ عیاں ہوتا ہے کہ دعا کی قبولیت میں توبہ واستغفار ایک بنیادی عنصر ہے جو قوم توبہ کرتی ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہے پھر وہ جو دعا مانگے گی اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائیگا۔اس پر بارانِ رحمت نازل کرے گا اور ان کے پاس موجود پہلی قوت وطاقت میں مزید اضافہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰت واکمل التحیات کو اس چیز کی تعلیم

---

(۱) ھود ۱۱/۵۲

فرماتا ہے انہیں بھی توبہ واستغفار کا حکم دیتا ہے تاکہ یہ امت توبہ کے بعد جو دعا مانگے اسکی دعا قبول ومنظور ہو۔

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعاً حَسَناً۔(۱)

ترجمہ:

اور یہ کہ استغفار کرو اپنے رب سے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ تمہیں تمہاری زندگی کی راحتوں سے لطف اندوز کرے گا۔

انسانی زندگی بے کیف ہوجاتی ہے جب دکھ وتکلیف اسے گھیر لیتے ہیں اگر وہ توبہ واستغفار کرتا ہے، اپنے گناہوں پر نادم ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بے کیف زندگی میں کیف عطا فرماتا ہے، اس کے دکھ وتکلیف سے اسے نجات دلا کر راحت وسکون سے نوازتا ہے تو اس امت کیلئے بھی یہی پیغام ہے کہ جب بھی دعا مانگنے لگو پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگو استغفار کرو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو سن لے گا اور تمہاری دل سے نکلی ہوئی التجا شرف قبولیت سے ہمکنار ہوگی۔

---

(۱) ھود ۱۱/۳

اسم اعظم سے دعا

عَنْ بُرَیْدَۃَ- رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ -سَمِعَ رَجُلاً یَقُوْلُ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لا اِلٰہَ اِلا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُواً اَحَد" فَقَالَ دَعَااللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَاسُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۸۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۹۳)	جلد۱	صفحہ۴۶۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۹۳)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۱)	جلد۳	صفحہ۱۷۳
قال شعیب الارنوؤط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۶۱)	جلد۱۶	صفحہ۴۸۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۴۸)	جلد۱۶	صفحہ۴۷۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت بریدہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سنا ایک آدمی اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا مانگ رہا تھا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُواً اَحَدٌ"

اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس لیئے سوالی ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں تو یکتا ہے کل جہاں تیرے محتاج ہیں تو کسی کا محتاج نہیں تو ہی ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی مثیل ہے۔

سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۳۸۵۷)　جلد۴　صفحہ۳۱۶
قال محمود محمد محمود:　الحدیث صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۳۱۲۵)　جلد۳　صفحہ۲۶۰
قال الالبانی:　صحیح
شرح السنۃ للبغوی　رقم الحدیث (۱۲۵۹)　جلد۵　صفحہ۳۷
شرح السنۃ للبغوی　رقم الحدیث (۱۲۶۰)　جلد۵　صفحہ۳۸
سنن الترمذی　رقم الحدیث (۳۴۸۶)　جلد۵　صفحہ۲۹۰
قال الترمذی:　ھذا حدیث حسن غریب
صحیح سنن الترمذی　رقم الحدیث (۳۴۷۵)　جلد۳　صفحہ۴۳۲
قال الالبانی:　صحیح
مصنف (ابن ابی شیبہ) رقم الحدیث (۹۴۰۹)　جلد۱۰　صفحہ۲۷۱

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی نے اللہ سے اس اسم اعظم سے دعا مانگی ہے کہ جس اسم اعظم سے جب سوال کیا جائے عطا کیا جاتا ہے اور جب دعا مانگی جائے دعا قبول کی جاتی ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ کُنْتُ جَالِساً مَعَ النَّبِیّ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ یُصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَاسُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی.

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۵۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۵۸)	جلد۵	صفحہ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۲۶)	جلد۳	صفحہ۲۶۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۹۵)	جلد۱	صفحہ۴۷۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۹۵)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۳۸)	جلد۱	صفحہ۹۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۵۸)	جلد۵	صفحہ۳۶

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- کا فرمان ہے کہ میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی صلاۃ (نماز) ادا کر رہا تھا تو اس نے یوں

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۹۹)	جلد۲	صفحہ۱۸۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم ولم یخرجاہ		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۰۵)		صفحہ۲۴۶
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۰۵)		صفحہ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۵۴۸)	جلد۱۰	صفحہ۵۱۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۳)	جلد۳	صفحہ۱۷۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ قوی		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۹۶)	جلد۳	صفحہ۵۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۵۸)	جلد۵	صفحہ۳۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد۵	صفحہ۳۲۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۴)	جلد۳	صفحہ۴۵۶
قال الالبانی:	صحیح		

دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ تمام تعریفیں تیرے لیئے ہیں تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تو حنان ومنان ہے سماوات وارض کا موجد ہے اے جلال واکرام والے! اے حیؔ! اے قیوم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم سے دعا مانگی ہے کہ جس کے ذریعے جب بھی دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے اور جس کے ذریعے جب بھی سوال کیا جائے وہ کریم اللہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

-☆-

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِیْکَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر" وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أغْفِرْلِیْ اَوْقَالَ ثُمَّ دَعَا اَسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلاَتُهٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۵۴)	جلد ا	صفحہ ۳۴۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۹۶)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن الصامت-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جو آدمی رات کو بیدار ہو تو یہ کلمات زبان سے ادا کرے

لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۱۴)	جلد۳	صفحہ۴۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۵۷۲)	جلد۱۶	صفحہ۳۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۶۷)	جلد۳	صفحہ۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۸)	جلد۴	صفحہ۳۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۴۲)	جلد۳	صفحہ۲۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۰)	جلد۲	صفحہ۳۴۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۰)	جلد۳	صفحہ۲۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۰)		صفحہ۴۷۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب/رقم الحدیث (۶۱۲)		جلد۱	صفحہ۳۹۴
قال الالبانی:	صحیح		

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر" وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اسی کیلئے کل حکومت ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نقص وعیب سے پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اللہ اکبر ہے برائی سے پھرنا نہیں اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اسی کی توفیق واعانت سے۔

ان کلمات کے ادا کرنے کے بعد عرض کرے" رَبِّ اغْفِرْلِیْ " اے میرے رب میری مغفرت فرما۔

یا حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا ان کلمات کے بعد جو دعا مانگے اس کی دعا قبول کی جائے گی اگر وضو کر کے صلاۃ (نماز) ادا کرے تو اس کی یہ صلاۃ قبول کی جائے گی۔

-☆-

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ حُوْتٍ:
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ.

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۴۶۲) — جلد۲ — صفحہ ۲۱۷
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۵۱۶) — جلد۵ — صفحہ ۳۰۲

ترجمة الحديث:

حضرت سعد-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ .

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے میں ظالمین میں سے ہوں۔

ان کلمات سے جو بھی مرد مسلم دعا مانگے گا کسی بھی معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۵)	جلد۳	صفحہ۴۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۹۲)	جلد۲	صفحہ۲۲
المستدرک	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد۲	صفحہ۱۸۲
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۳۸)	جلد۲	صفحہ۱۵۵
شعب الایمان (للبیہقی)/ رقم الحدیث (۶۲۰)		جلد۶	صفحہ۴۳۲
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۶۵۶)		صفحہ۴۱۶

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَت : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْمُ اللّٰهِ الأَعْظَمُ فِى هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰه'' وَاحِد'' لااِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ.

ترجمة الحديث:

حضرت اسماء بنت یزید-رضی اللہ عنہا- سے مروی ہے کہ حضور رسول-اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۵۵)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۲۳)	جلد۳	صفحہ۲۶۰
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۵۴
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۷۶۷)	جلد۱۱	صفحہ۲۶۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۸۹)	جلد۵	صفحہ۲۹۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۷۸)	جلد۳	صفحہ۴۳۳
قال الالبانی:	حسن		
شرح سنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد۵	صفحہ۳۸
قال البغوی:	ھذا حدیث غریب		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۴۰۹)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۱

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

۱۔ اِلٰهُكُمْ اِلٰه'' وَاحِد'' لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

۲۔ سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیت۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ

سے دعا مانگنا

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (1)

ترجمہ:

(اے میرے حبیب) آپ فرما دیجئے تم یا اللہ کہہ کر دعا مانگو یا یارحمٰن کہہ کر دعا مانگو اسکی بارگاہ میں جس بھی نام سے دعا مانگو تو (سن لیجئے) اسماء حسنٰی اس کے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب بھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھیں اور اسے پکارا جائے تو اچھے اچھے اسماء سے پکارا جائے۔ اللہ کے نام برکت سے لبریز ہیں کوئی بھی نام زبان پر آئے وہ فائدہ سے خالی نہیں پھر بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ دعا مانگتے ہوئے اس کے اسماء حسنٰی بے ساختہ زبان پر آ جائیں کیونکہ دوہرا فائدہ ہوگا ایک دعا کرنے کا ثواب ملے گا دوسرا ذکر الٰہی کرنے کا اجر ملے گا۔

فَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔

اسماء حسنٰی اللہ ہی کیلئے ہیں تو ان اسماء مبارکہ سے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ہر اسم پاک اپنی الگ شان اور الگ خصوصیت رکھتا ہے تو جس اسم پاک کو

---

(1) بنی اسرائیل ١٧/١١٠

زبان پر لائیں گے اس اسم پاک کے انوار و برکات اس دعا کرنے والے کی طرف متوجہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کی توجہ ہی ایک انسان کیلئے وافی و کافی ہے۔

غور کیجئے!

ایک آدمی تنگدست ہے۔ بے روزگاری کے ہاتھوں مجبور ہے۔ جسم و جاں کا رشتہ قائم رکھنا اس کیلئے دشوار ہے اگر وہ دعا مانگے یا وھاب، یا معطی، یا منعم یا اس جیسے دیگر اسماء کو زبان پر لائے گا تو ان اسماء کی برکت سے ہی اس پر رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

اگر وہ گناہ کی دلدل مین پھنسا ہوا ہے معصیتوں میں یوں گھرا ہے کہ اسے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اسے چاہیئے کہ دعا مانگتے ہوئے یا غفور، یا غفار وغیرہ اسماءِ حُسنیٰ کا ورد کرے۔

اگر وہ کمزور ہے لوگ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ ان کے مقابلہ کی ہمت و طاقت بھی نہیں رکھتا تو ایسا آدمی جب دعا مانگے تو یا قوی، یا عزیز وغیرہ اسماءِ حُسنیٰ کا ورد کرے۔ اللہ الکریم کے کرم سے اس کے مشکل دن اچھے دنوں میں بدل جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے در سے مانگنے والا خائب و خاسر نہیں ہوا کرتا۔ ویسے بھی کسی بڑے آدمی کو مخاطب کریں تو اس کے القابات سے اسے یاد کرتے ہیں اچھے اچھے لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ تو خالق و مالک ہے رازق و معطی ہے منعم و جواد ہے جل جلالہٗ جب اس کے حضور کچھ عرض کریں گے تو اس کیلئے بھی اسماء حسنیٰ کا استعمال کریں گے۔ اسماءِ حُسنیٰ کا استعمال کرنے والا اللہ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا کرتا ہے۔

فَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِىْ اَسْمَائِهٖ

سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوا یَعْمَلُوْنَ.[1]

ترجمہ:

اور اللہ ہی کے اسماء حسنٰی ہیں تو انہیں اسماء سے اس سے دعائیں مانگو اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو کجروی کرتے ہیں اسکے اسماء میں انہیں سزادی جائے گی اس کی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

(۱) الاعراف ۷/۱۸۰

توسل بالاعمال الصالحہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

بَیْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ یَتَماشُوْنَ أخَذَهُمُ الْمَطَرُ. فَمَالُوْا اِلٰی غَار فِیْ الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوا أعْمَالاً عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَالَعَلَّه، یُفْرِجُهافَقَالَ اَحَدُهُمْ : اَللّٰهُمَّ اِنَّه، کَانَ لِیْ وَالِدٰنِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیَ صِبْیَةٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ فَاِذَارُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّه، نَأی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی أمْسَیْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْنَامَافَجِئْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلَبُ بِالحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا اَکْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَکْرَهُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْیَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِیْ فَلَمْ یَزَلْ ذَالِکَ دَأْبِی وَدَأْبُهُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُفَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَاضْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰی مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰی یَرَوْنَ مِنها السَّمَاءَ .

وَقَالَ الثَّانِیْ :

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَتْ لِیْ اِبْنَۃُ عَمٍّ اُحِبُّھَا کَاَشَدِّ مَایُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْھَا نَفْسَھَا فَأَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُھَا بِھَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ یَاعَبْدَاللّٰہِ ! اِتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ فَقُمْتُ عَنْھَا اَللّٰھُمَّ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْھَا فَفَرَجَ لَھُمْ فُرْجَۃً

وَقَالَ الْاٰخَرُ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَہٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَقَّہٗ وَرَغِبَ عَنْہُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُہٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَرَاعِیْھَا فَجَاءَ نِیْ فَقَالَ! اِتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْھَبْ اِلٰی تِلْکَ الْبَقَرِوَرَاعِیْھَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَھْزَأْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَاۤاَھْزَأُ بِکَ فَخُذْ تِلْکَ الْبَقَرَ وَرَاعِیَھَا فَأَخَذَھَا فَانْطَلَقَ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ مَابَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰہُ عَنْھُمْ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۷۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۱۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۷۴)	جلد۵	صفحہ۳۲۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴۳)	جلد۸	صفحہ۲۳۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۷۷۹)	جلد۵	صفحہ۳۶۰

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہ- روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آ گئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہو گئی اور انکے نکلنے راہ مسدود ہو گئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لِوَجْہِ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا

سنن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث (۱۱۶۴۰) جلد ۶ صفحہ ۱۹۴
قال المحقق: رواہ مسلم فی الصحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱) جلد ۱ صفحہ ۵۵
قال المحقق: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱) جلد ۱ صفحہ ۱۰۱
قال الالبانی: صحیح
موارد الظمآن رقم الحدیث (۲۰۲۷) صفحہ ۴۹۷ (مختصراً)

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔ تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد وواویلا کر رہے تھے میری اور انکی یہی حالت وکیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کر دے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کر دی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا جتنی آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی شدید تر تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کر دینے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ ودو شروع کر دی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیئے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میرا اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ھم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشادگی کر دی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا ان گائیوں اور ان کے چرواھے کو لے جاؤ۔ ان نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواھے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرما دی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب

سے بڑی دولت ہے۔

زیرنظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اورانہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللٰہیت پرمبنی ہیں۔انکے خلوص وجذبہ پراللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہرایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے باہرآ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت وطاقت ہے ۔اخلاص وللٰہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کرسکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے اب یہ امت محمدیہ علی صاحبھا الف الصلاۃ والتحیہ جو خیرالامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح وپارسا آدمی کے اخلاص وللٰہیت کا عالم کیا ہوگا۔پھراس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے مالک ہونگے۔

اگراللہ تعالیٰ اخلاص پرمبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیرالامم کے نیک وصالح آدمیوں کی دعا بھی ضرور قبول فرمایا ہے۔

افراد امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اوراپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک وصالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کردی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہوجائے گی اوران سے مصائب وآلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

توسل بالصالحین

جب اعمال صالحہ کے توسل سے مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے تو ان نفوس قدسیہ کے توسل سے دعا بطریق اولیٰ قبول ہوگی جن سے اعمال صالحہ کا صدور بکثرت ہوتا رہا۔

ویسے انسان کا اپنے بارے میں یہ دعویٰ کرنا بڑا مشکل ہے کہ اس کے اعمال کی بنیاد خلوص وللّٰہیت پر ہے اور وہ ریاء وسمعہ کی آمیزش سے پاک ہیں۔ ایسے اعمال کا دعویٰ کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے اس لئے مناسب ہے کہ دعاء میں ان مقربین بارگاہِ الٰہی کا واسطہ دیا جائے جن کی ساری زندگی حصولِ رضائے الٰہی کے لئے بسر ہوئی ہو اور ان کا ہر عمل ہر فعل بلکہ ہر قول وحرکت ان کے اخلاص وللّٰہیت کی گواہی دیتا ہو۔

خصوصاً اس ذاتِ اقدس واعلیٰ کا واسطہ دیا جائے جن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے صلحا کو نوازا ہے اور جن کے ابرو کے اشارہ سے متقین ومقربین کو ترقی کی منازل طے کروائی جاتی ہیں اور جن کے سرِ اقدس پر رحمۃ للعالمینی کا تاج پوری آب وتاب سے چمک رہا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَابِ –رضی اللّٰہ عنہ كَانَ اِذَا قُحِطُوا اِسْتَسْقَى بِالْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَلِبِ –رضی اللّٰہ عنہ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا

نَتَوَسَّلُ اِلَیکَ بِنَبِیِّنَا -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ- فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْن.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہ- کے زمانہ میں جب قحط پڑتا تو حضرت عباس بن مطلب -رضی اللہ عنہ- کے واسطہ سے بارش کی دعا مانگتے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے:

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے وسیلہ سے التجا کیا کرتے تھے تو تو ہم پر باران رحمت نازل فرماتا تھا۔ اور آج ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے چچا کے وسیلہ سے التجا کرتے ہیں تو ہم پر بارش نازل فرما۔ راوی حدیث بیان فرماتے ہیں اس دعا کے بعد ان پر بارش نازل ہو جاتی تھی۔

-☆-

حضرت عمر -رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک کتنا عمدہ اور مزاج اسلام کے مطابق ہے۔ وہ حصول بارش کیلئے حضرت عباس -رضی اللہ عنہ کا سہارا لیتے تھی اور یہ سہارا وسیلہ ان کے کام بھی آتا تھا۔

حدیث پاک کے یہ الفاظ کَانَ اِذَاقُحِطُوْا قابل توجہ ہیں۔ یعنی جب بھی خشک سالی ہوتی ایک آدھ مرتبہ کی بات نہیں بلکہ بارہا ایسے ہوا بارش بند ہوگئی فصلیں تباہ ہونے لگیں مویشی پیاسے مرنے لگے تو عمر فاروق حضرت عباس -رضی اللہ عنہ- کا نام لیکر اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے اور یہ بات یقینی ہے کہ حضرت عمر -رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام جو اس وقت موجود تھے

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۰۱۰) جلد ا صفحہ ۳۰۲

وہ ہم سے زیادہ اسلام کو سمجھتے جانتے اور عمل کرتے تھے۔اور فرمان رسول۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے مطابق ان کا عمل ہمارے لیئے حجت بنادیا گیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رُجُلاً ضَرِيْراً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ'' وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَيَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَتُقْضٰى لِيْ. اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَ شَفِّعْنِي فِيْهِ.

المستدرک للحاکم — جلد۱ — صفحہ۳۱۳

قال الحاکم: حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین

التلخیص بذیل المستدرک — جلد۱ — صفحہ۳۱۳

قال الذھبی: علیٰ شرطھما

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۷۱۷۴) — جلد۱۳ — صفحہ۳۱۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۱۳۸۵) — جلد۲ — صفحہ۱۷۲

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۱۱۴۵) — جلد۱ — صفحہ۴۱۲

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۹۷۶۰) — جلد۷ — صفحہ۲۳۶

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن حنیف -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ ایک ضریر البصر آدمی حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی (یارسول اللہ!) میرے لیئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت عطا فرمائے۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے مؤخر کردوں وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارے لئے دعا کروں۔ اس آدمی نے عرض کی میرے لئے دعا کردیجئے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اسے حکم دیا کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت صلاۃ ادا کرے اور ان کلمات سے دعا مانگے:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۵
قال الھیثمی:	حدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۱۱)	جلد ۹	صفحہ ۳۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۸۷
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیۡ تَوَجَّھۡتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ فَتُقۡضٰی لِیۡ. اَللّٰھُمَّ شَفِّعۡہُ فِیَّ وَ شَفِّعۡنِی فِیۡہِ.

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبیِ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وسیلہ سے یا محمد! (اے سراپا حمد وخوبی!) میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوا ہوں اپنی اس حاجت میں کہ اسے میرے لئے پورا کر دیا جائے۔

اے اللہ! حضور -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

سبحان اللہ! حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی کتنی عمدہ تعلیم ہے آنے والا تو آیا اور آپ سے دعا کی درخواست کر رہا ہے لیکن حضور سید العالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اسے ایک دعا کی تعلیم دی جس دعا کے مانگنے سے اس کی تکلیف رفع ہوگئی اور اس کا نابینا پن جاتا رہا اور اس دعا کی برکت سے وہ دوبارہ بینا ہوگیا۔

الفاظِ دعا ملاحظہ ہوں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبیِ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وسیلہ سے۔

یہاں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خود وسیلہ کی تعلیم دے رہے ہیں اور اس تعلیم کے پردے میں اپنی امت پر واضح فرما رہے ہیں کہ

جیسے میری ذات کے بغیر تمہارا ایمان نہیں اسی طرح میرا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کروتا کہ تم پر کرم در کرم ہو جائے۔

یاد رہے حضور سید العالمین محمد رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا دین ابدی و سرمدی ہے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات رہتی دنیا تک کیلئے ہیں۔ یہ دین دینِ حق ہمہ گیر اور عالم گیر ہے اس کی تعلیمات کو صرف اپنے خود ساختہ نظریات کیلئے محدود و مقید کر دینا کسی طور پر روا نہیں اور کسی بڑے سے بڑے عالم کو بھی اس بات کی اجازت نہیں کہ نبوی تعلیمات کو خیر القرون تک محدود کر سکے۔

اھل اسلام خیر القرون سے لیکر اب تک دعا میں بارگاہ خداوندی میں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذاتِ اقدس کا وسیلہ دیتے رہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک دیتے رہیں گے بلکہ قیامت کے میدان میں وسیلہ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کام آئے گا۔

آیئے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تعلیم کے مطابق اپنی اپنی دعاؤں میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ.

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبیِ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وسیلہ سے۔

اضافہ کیجئے انشاء اللہ جیسے اس نابینا پر کرم ہوا تھا آپ پر بھی کرم ہوگا۔

وماذالک علی اللہ بعزیز.

دعائیہ کلمات کا تکرار

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِی اللّٰہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

مَنْ سَئَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۷۸)	جلد۲	صفحہ۶۵
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۴۳۴۰)	جلد۴	صفحہ۵۸۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۳۴۰)	جلد۵	صفحہ۱۰۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۱۸)	جلد۳	صفحہ۴۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۸۱)	جلد۴	صفحہ۲۵۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد۳	صفحہ۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۴۳)	جلد۱	صفحہ۹۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۴۴)	جلد۴	صفحہ۳۴۸
قال المحقق:	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۶۵۴) جلد۳ صفحہ۴۶۵

قال الالبانی: لغیرة

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۳۴) جلد۳ صفحہ۳۰۸

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۲۱۰۹) جلد۱۰ صفحہ۳۷۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

سنن النسائی رقم الحدیث (۵۵۳۱) جلد۸ صفحہ۲۹۲

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۵۵۳۶) جلد۳ صفحہ۴۸۰

قال الالبانی: صحیح

المستدرک (للحاکم) جلد۱ صفحہ۵۳۵

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۵۳۴

قال الذھبی: صحیح

مشکاة المصابیح رقم الحدیث (۲۴۷۸) جلد۲ صفحہ۶۳۷

مصابیح السنة رقم الحدیث (۱۷۸۷) جلد۲ صفحہ۲۱۶

مسند ابی یعلی (الموصلی)/رقم الحدیث (۳۶۸۲) جلد۶ صفحہ۳۵۶

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

جوآدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اسے جنت میں داخل کردے اور جوآدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ آگ سے بچنے کی دعا مانگے تو آگ کہتی ہے یااللہ! اسے آگ سے بچالے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اس ارشادگرامی سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جو دعا تکرار سے مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتا ہے۔ جنت کا سوال ہوا اور اس سوال کو تین مرتبہ دھرایا گیا ہو تو قبولیت دعا کا انداز ملاحظہ ہو کہ خود جنت پکار اٹھتی ہے اے خالق و مالک اس دعا مانگنے والے کو جنت میں داخل کردے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
يُعْجِبُهُ اَنْ يَدْعُوَ ثَلاَثاً وَاَنْ يَسْتَغْفِرَ ثَلاَثاً.

موارد الظمآن رقم الحدیث (۲۴۱۰) صفحہ ۵۹۸
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۹۲۳) جلد ۹ صفحہ ۲۰۳
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین
مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۵۲۷۷) جلد ۹ صفحہ ۱۸۴
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح
عمل یوم واللیلۃ (للنسائی) / رقم الحدیث (۴۵۷) صفحہ ۳۳۱
المعجم الکبیر (للطبرانی) رقم الحدیث (۱۰۳۱۷) جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹
مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۳۲۷) صفحہ ۴۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو یہ بات بڑی اچھی لگتی تھی کہ دعا تین مرتبہ مانگی جائے استغفار تین مرتبہ کیا جائے۔

-☆-

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بھی اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ

دعائیہ کلمات کا تین مرتبہ تکرار کیا جائے ان کلمات کو تین مرتبہ دھرایا جائے۔ جو مرد مومن دعائیہ کلمات کو تین مرتبہ دھراتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی جانب لپک لپک کر آتی ہیں اور اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہیں۔ تین مرتبہ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے محروم نہیں رہتا۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۷۴۴) جلد ۴ صفحہ ۱۵
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۷۷۰) جلد ۴ صفحہ ۲۵
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

تکرار میں یہ ضروری نہیں کہ وہی الفاظ دھرائے جائیں بلکہ الفاظ بدل کر بھی دعا مانگی جاسکتی ہے جیسے

صحیح مسلم میں حضرت علی -رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں یہ الفاظ مبارک ہیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَايَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِوَالتَّسْلِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُوَخِّرُ لَااِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ.

صحیح مسلم رقم الحدیث (۷۷۱) جلد۶ صفحہ۵۱

السنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحدیث (۲۳۴۳) جلد۲ صفحہ۴۸

السنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحدیث (۳۰۱۸) جلد۲ صفحہ۲۶۴

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۲۹) جلد۱ صفحہ۴۸۴

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۰۳) جلد۱ صفحہ۵۱۶

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد (عن ابی ھریرہ) / رقم الحدیث (۷۹۰۰) جلد۸ صفحہ۲۹

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد (عن ابی ھریرہ) / رقم الحدیث (۱۰۶۱۶) جلد۹ صفحہ۵۳۲

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اگراس دعا میں صرف اِغْفِرْلِیْ مَاصَنَعْتُ یااس جیسا کوئی لفظ ہوتا پھر بھی مفہوم واضح تھا بلکہ تکرار جو دعا کی قبولیت کیلئے اہم چیز ہے اسے بھی نہ چھوڑا اور الفاظ بھی بدل بدل کر استعمال کئے تا کہ امت کو یہ بات واضح ہو جائے کہ تکرار میں وہی الفاظ ضروری نہیں بلکہ الفاظ بدل بدل کر دعا مانگی جائے وہ بھی تکرار والی دعا کہلائے گی۔

-☆-

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد۱	صفحہ۲۶۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد۱	صفحہ۲۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد۳	صفحہ۳۴
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۳	صفحہ۸۱
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۷۷
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۱۶۵

دعا میں ہاتھ اٹھانا

قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیُّ رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ

دَعَاالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَأَیْتُ بِیَاضَ اِبِطَیْہِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- کا بیان ہے

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دعا فرمائی تو اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے کہ میں نے حضور کی بغل کی سفیدی دیکھ لی۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۸۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۹۸)	جلد۱۶	صفحہ۵۰ (مفصلاً)
السنن الکبری (عن انس) / رقم الحدیث (۶۴۴۵)		جلد۳	صفحہ۴۹۷
السنن الکبری (عن انس) / رقم الحدیث (۶۴۴۶)		جلد۳	صفحہ۴۹۷
السنن الکبری (عن انس) / رقم الحدیث (۶۴۴۷)		جلد۳	صفحہ۴۹۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد۵	صفحہ۲۰۱ (مفصلاً)
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
دلائل النبوۃ للبیہقی		جلد۵	صفحہ۱۵۳
البدایۃ والنھایۃ (لابن کثیر)		جلد۴	صفحہ۳۳۹

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جیسے بھی مانگا جائے وہ قبول فرماتا ہے جس رنگ میں بھی دعا کی جائے وہ اسے شرف قبولیت سے نوازتا ہے لیکن بعض مواقع پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے۔ ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگنا تضرع وزاری کو ظاہر کرتا ہے اور بات واضح ہے کہ تضرع سے مانگی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگنا یہ بندے کے وصفِ بندگی کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ جب ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اے خالق و مالک دیکھ صرف میری زبان ہی نہیں تیری بارگاہ میں سوال کر رہی بلکہ پورا جسم تیری بارگاہ میں ملتجی ہے یہ گرویانہ انداز اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو مزید متوجہ کر دیتا ہے اور بندے کی التجا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

ہاتھ اٹھا کر اختتام
پر چہرے پر پھیرنا

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَارَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر-رضی اللہ عنہ-کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو چہرے پر پھیرے بغیر نیچے نہ کرتے۔

-☆-

سنن الترمذی رقم الحدیث(۳۳۹۷) جلد۵ صفحہ۲۵۰

قال الترمذی: ھذا حدیث(صحیح)غریب

شرح السنۃ(للبغوی) رقم الحدیث(۱۴۰۰) جلد۵ صفحہ۲۰۴

الاذکار رقم الحدیث(۱۰۳۸) صفحہ۶۱۳

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث(۱۰۵۳۱) جلد۸ صفحہ۵۸

انسان جب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو اختتام دعا پر وہ ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے گویا یہ اظہار ہے کہ اے خالق و مالک تو نے میرے ہاتھوں سے بنے اس کشکول کو اپنی رحمت سے بھر دیا ہے اب میں اسے اپنے چہرے پر پھیر کر یہ اظہار کر رہا ہوں کہ کریم اللہ کے در سے مانگنے کے سبب میری عزت و توقیر میں مزید اضافہ ہوا ہے حالانکہ کسی سے مانگنے سے انسان کی توقیر میں کمی آتی ہے لیکن اللہ الکریم کے در سے مانگنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے چہرہ پر وقار ہوتا ہے اور بندگی میں مزید نکھار آتا ہے۔

معمولی چیز بھی اللہ سے مانگنی ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْأَلُہٗ شِسَعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ.

اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۴۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۲۱)	جلد۱۰	صفحہ۲۲۸
قال الھیثمی :	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۶۶)	جلد۳	صفحہ۱۴۸
قال المحقق :	حسنہ الحافظ فی زوائد البزار		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۵)	جلد۳	صفحہ۱۷۷
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۳۹)	جلد۲	صفحہ۶۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	جلد۲	صفحہ۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۵۱)	جلد۲	صفحہ۶۹۶
فتح الباری		جلد۳	صفحہ۳۸۲
تحت شرح الحدیث	رقم الحدیث (۸۱۷)	جلد۳	صفحہ ۳۸۲
کتاب الدعاء	رقم الحدیث (۲۵)	جلد۲	صفحہ۷۹۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۱۳۵)	جلد۳	صفحہ۴۲۵
قال المحقق :	وحسنہ الترمذی وھو کما قال		

ترجمة الحدیث:

حضرت انس-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات کا سوال اللہ سے کرنا چاہیئے یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسی سے مانگنا چاہیئے۔

-☆-

ایک مومن و کافر کی سوچ میں نمایاں فرق ہوا کرتا ہے مومن ہر چیز کے پردے میں جلوہ الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے اور ہر چیز کو اللہ کے حکم و مشیت سے دیکھتا ہے۔ مومن کے نزدیک کوئی بھی کام اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا اس لیئے وہ ہر چیز کی طلب میں وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے۔

لیکن کافر-اللہ کا منکر-اس رمز سے آشنا نہیں وہ ہر چیز کو اپنی کوشش کا ثمر قرار دیتا ہے اس لیئے بارگاہِ ذوالجلال سے وہ مانگتا نہیں۔لیکن ایمان کی لذت سے آشنا نعمت ایمان وایقان سے مالا مال ایک موحد و مسلم ہر چیز میں حکم الٰہی دیکھتا ہے اس لیئے وہ جب بھی کسی چیز کی خواہش کرتا ہے تو اللہ ذوالجلال سے دست بدعا ہو جاتا ہے اسے معلوم ہے تمام امور اللہ کے ہاتھوں

موارد الظمان رقم الحدیث (۲۴۰۲) صفحہ ۵۹۶

فتاویٰ ابن تیمیہ رقم الحدیث (۴۸۶) جلد ۲ صفحہ ۲۲۴

میں ہیں اور ہر کام اس کی مشیت وارادہ پر موقوف ہیں اگر اللہ کی بارگاہ سے حکم ہو گیا تو یہ کام ہو جائے گا اگر ادھر سے حکم نہ ہوا تو یہ کام ہرگز نہ ہوگا۔ اس لیئے ایک مومن ومسلم اپنی تمام حاجات کا اللہ سے سوال کرتا ہے اور اپنی ضروریات کیلئے وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں دست بدعا رہتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں تمام امور اللہ سے طلب کرنے کا حکم ہے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے اگر کوئی حاجت ہو تو صرف اللہ سے دعا کر دی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔

اس نظریے کا اسلام اور نبوی تعلیمات عَلٰی صَاحِبِهَا اَكْمَلُ الصَّلٰوَاتِ وَاَفْضَلُ التَّسْلِيْمَاتِ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ اگر تسمہ ٹوٹ گیا تو کسی جوتے مرمت کرنے والے کے پاس نہیں جانا بلکہ صرف دعا کر دینی ہے اور دعا سے تسمہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر بھوک لگی ہو بچے بھوکے ہوں تو صرف دعا کرنی ہے اور بس رزق کی تلاش میں نہیں نکلنا۔ اگر کپڑے کی ضرورت ہے تو صرف دعا کرنی ہے اور بازار سے کپڑا نہیں خریدنا اگر بیمار ہے تو صرف دعا کرنی ہے معالج کے پاس نہیں جانا اور نہ دوائی کھانی ہے۔ اگر مکان کی ضرورت ہے تو صرف اللہ سے عرض کر دینی ہے اور مکان نہ خریدنا ہے اور نہ بنانا ہے۔ الغرض اس نظریہ کا اسلام اور اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

بلکہ اھل ایمان کو اس حدیث پاک سے سمجھایا جارہا ہے کہ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو تگ ودو کرنے سے پہلے اللہ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ اسباب مہیا کرے گا تمہارا کام بن جائے

گا۔اسباب سے قطع تعلق نہیں بلکہ اسباب کے پردے میں مسبب الاسباب پر نظر رکھنی ہے۔
اگر رزق کی ضرورت ہے تو کاروبار کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو دوکان کھولنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں التجا کرو اگر کپڑا خریدنا ہے تو بازار جانے سے پہلے اللہ سے دعا کر کے جاؤ۔ بلکہ اے اہل ایمان اس رمزِ توحید سے اس درجہ آشنا ہو جاؤ کہ اگر تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تمہاری جیب میں پیسے بھی ہوں اور سامنے جوتے ٹھیک کرنے والا بھی ہو تو جوتے کو درست کرانے سے پہلے اللہ ذوالجلال والاکرام سے دعا کرو کبھی بھی اپنی دولت پر ناز نہ کرنا اور نہ کسی پر مکمل بھروسہ کرنا اھل ایمان کا بھروسہ صرف اور صرف ذاتِ وحدہ لاشریک پر ہوتا ہے اور ان کا توکل علی اللہ ان کے ہر جگہ کام آتا ہے۔

آخر میں آمین

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْن وَلَکَ بِمِثْلٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۳۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۴
الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷
سنن ابی داؤد (الفاظ مختلف) / رقم الحدیث (۱۵۳۴)		جلد ۱	صفحہ ۴۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۲
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۰۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۳۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۵۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوالدرداء -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بندہ مسلم کی دعا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں مقبول ومنظور ہے۔ دعا مانگنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے جب بھی وہ اپنے غیر موجود بھائی کیلئے دعا مانگتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین (اے اللہ اس کی دعا کو قبول فرما) اور دعا مانگنے والے سے کہتا ہے وَلَکَ بِمِثْلٍ جتنا تو نے اپنے بھائی کیلئے مانگا ہے اتنا تجھے بھی ملے۔

مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد۲	صفحہ ۱۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۳۹)	جلد۸	صفحہ ۲۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۰۴)	جلد۱۶	صفحہ ۶۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ ۲۱۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ ۲۳۵

اوّل وآخر درود پاک

دعاء کی ابتداء میں اور اس کے اختتام پر رسول عربی -صلی اللہ علیہ وسلم- کی ذاتِ اقدس پر درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیم تحریر کرتے ہیں کہ ابوسلیمان الدارانی کہتے ہیں:

مَنْ اَرَادَاَنْ یَسْاَلَ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ فَلْیَبْدَأْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَیَسْأَلُ حَاجَتَہٗ وَیَخْتِمُ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَقْبُوْلَۃٌ" وَاللّٰہُ اَکْرَمُ اَنْ یَرُدَّ مَا بَیْنَھُمَا۔[1]

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- پر درود پاک سے ابتداء کرے اور پھر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اور وہ اختتام بھی درود پاک سے کرے کیونکہ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- پر درود پاک ہر حالت میں مقبول ہے تو اللہ کی شان سے یہ بعید ہے کہ درود پاک تو قبول کرے اور اس کے درمیان دعاء کو رد کردے۔

---

(۱) جلاء الافہام صفحہ ۲۱۷

گویا دعاء آسمانوں اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے۔دعاء کا کوئی حصہ بھی آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتا تاوقتیکہ ہم اپنے نبی -صلی اللہ علیہ وسلم- کی خدمت میں درود پاک کا نذرانہ پیش نہ کریں۔

درود پاک کے بغیر دعا سے قوت پرواز چھن جاتی ہے اسے حریم قدس میں بازیابی کی اجازت نہیں ملتی۔اگر ہم اپنی دعائیں اپنی التجائیں اللہ کی بارگاہ میں پہنچانا چاہتے ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ یہ درخواستیں قبول ہوں تو ہمیں چاہیئے کہ انہیں درود پاک کے لفافہ میں بند کر کے اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں جو دعاء درود پاک کے غلاف میں لپٹی ہو اللہ اس درود پاک کے صدقے اس دعاء کو رد نہیں فرماتا۔

ایک فرمان رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ملاحظہ ہو

فُضَالَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- ثم لِيَدْعُ بِمَاشَاءَ.

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۱۹۶۰) — جلد ۵ — صفحہ ۲۹۰
قال الارنووط: — اسنادہ صحیح
سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۴۸۸) — جلد ۵ — صفحہ ۲۹۱
قال الترمذی: — ھذا حدیث حسن صحیح
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۴۷۷) — جلد ۳ — صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی: — صحیح

ترجمة الحديث:

جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرے تو دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثنا سے ابتداء کرے پھر حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر درود شریف بھیجے پھر اس کے بعد جو

سنن ابی داود رقم الحدیث (۱۴۸۱) جلدا صفحہ۴۶۷
صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۱۴۸۱) جلدا صفحہ۴۰۷
قال الالبانی: صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۸۲۱) جلد۱۷ صفحہ۱۷۷
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
السنن الکبری (للبیہقی)/رقم الحدیث (۲۸۵۴) جلد۲ صفحہ۲۱۱
المعجم الکبیر (للطبرانی) رقم الحدیث (۷۹۱) جلد۱۸ صفحہ۳۰۷
المعجم الکبیر (للطبرانی) رقم الحدیث (۷۹۳) جلد۱۸ صفحہ۳۰۸
المستدرک (للحاکم) جلدا صفحہ۲۳۰
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم ولم یخرجاہ
التلخیص بذیل المستدرک جلدا صفحہ۲۳۰
قال الذھبی: علیٰ شرط مسلم
المستدرک (للحاکم) جلدا صفحہ۲۶۸
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولا تصرف لہ علۃ ولم یخرجاہ
التلخیص بذیل المستدرک جلدا صفحہ۲۶۸
قال الذھبی: علیٰ شرطھما
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۹۲۰۹) جلد۷ صفحہ۲۴

چاہے دعا مانگے۔

اس حدیث پاک میں حمد الٰہی اور درود شریف کے بغیر دعا سے منع کیا گیا ہے بلکہ دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر درود شریف پڑھ لیا تو پھر جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ومنظور ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ، ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- سَلْ تُعْطَه سَلْ تُعْطَه

جلاء الافہام	رقم الحدیث (۲۵۲)		صفحہ ۲۱۶
قال المحقق:	حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۴
قال الترمذی:	حدیث عبداللہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
قال الالبانی:	حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۴
قال المحقق:	سندہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۳
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۶۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں

میں صلاۃ ادا کر رہا تھا حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر-رضی اللہ عنہما-بھی تھے جب میں صلاۃ ادا کر کے دعا مانگنے کیلئے بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا: مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا، مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۵۵۵۱) جلد۹ صفحہ۴۶۹

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۵۵۵۴) جلد۹ صفحہ۴۶۹

قال الھیثمی: رواہ البزار واسنادہ حسن

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۱۹۴) جلد۱ صفحہ۱۷۲

المعجم الکبیر (للطبرانی) رقم الحدیث (۸۴۲۲) جلد۹ صفحہ۷۰

السنن الکبری (للبیہقی)/رقم الحدیث (۲۱۲۹) جلد۱ صفحہ۲۶۴

حلیۃ الاولیاء جلد۱ صفحہ۱۲۴

المعجم الکبیر (للطبرانی) /رقم الحدیث (۷۹۲) جلد۱۸ صفحہ۳۰۷

المعجم الکبیر (للطبرانی) /رقم الحدیث (۷۹۴) جلد۱۸ صفحہ۳۰۸

سنن النسائی جلد۳ صفحہ۴۴

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۱۲۸۳) جلد۱ صفحہ۴۱۰

قال الالبانی: صحیح

خوشحالی میں دعا کی کثرت

عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاغُلَامُ! اَوْيَاغُلَيِّمُ اَلاَ اُعَلِّمُکَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُکَ اللّٰهُ بِهِنَّ ؟

فَقُلْتُ : بَلٰى

فَقَالَ : اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْکَ ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَکَ ، تَعَرَّفْ اِلَيْهِ فِى الرَّخَاءِ يَعْرِفُکَ فِى الشِّدَّةِ وَاِذَا سَأَلْتَ ، فَاسْئَلِ اللّٰهَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ".

فَلَوْاَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيْعاً اَرَادُوْا اَنْ يَنْفَعُوْکَ بِشَيْیءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْکَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ وَاِنْ اَرَادُوْا اَنْ يَضُرُّوْکَ بِشَيْیءٍ لَمْ يَكْتُبُهُ اللّٰهُ عَلَيْکَ، لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ ، وَاعْلَمْ اَنَّ فِى الصَّبْرِ عَلٰى مَاتَكْرَهُ خَيْراً كَثِيْراً وَاَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ الفَرَجَ مَعَ الكَرْبِ وَاَنَّ مَعَ العُسْرِ يُسْراً .

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۴۱۵)	جلد۴	صفحہ۳۸۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۲۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۱
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۱۶)	جلد۲	صفحہ۶۱۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہ- کا بیان ہے

میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پیچھے سوری پر بیٹھا ہوا تھا تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا اے بچے! یا اے پیارے بچے! کیا میں تمہیں چند کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے گا۔ میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ضرور تعلیم دیجئے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا تم اللہ کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرو تو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم خوشحالی میں اللہ کی معرفت رکھو، اللہ تعالیٰ شدت و سختی میں تمہاری معرفت رکھے گا۔ جب تم کسی چیز کا سوال کرو تو اللہ

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۱۴۵۹
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۰۹۵)	جلد۳	صفحہ۴۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۶۹)	جلد۳	صفحہ۱۹۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد۳	صفحہ۵۴۱
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۳	صفحہ۵۴۱
حلیۃ الاولیاء		جلد۱	صفحہ۳۱۴
تفسیر القرطبی		جلد۶	صفحہ۳۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۸۰۴)	جلد۳	صفحہ۲۴۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

تعالیٰ سے سوال کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو جو کچھ ہونا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔

اگر تمام مخلوق یہ ارادہ کرے کہ تجھے اس چیز سے نفع دیں گے وہ چیز اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے نہیں لکھی تو تمام مخلوق وہ ایک چیز تجھے دینے پر قادر نہیں ہوگی۔ اگر وہ کسی ایسی چیز سے تجھے ضرر پہنچانا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے نہیں لکھی تو وہ ضرر پہنچانے پر قادر نہیں ہونگے۔

جان لو غیر پسندیدہ چیزوں پر صبر میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔ بیشک مدد و نصرت صبر کے ساتھ ہے اور گرفت سے آزادی کرب کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دین کے اہم امور کی وضاحت فرمائی اس لیئے اھل اسلام کو خصوصاً اس حدیث پاک کو قلوب پر نقش کرنا چاہیئے۔

اِحُفَظِ اللّٰہَ یَحُفَظُکَ.

اِحُفَظِ اللّٰہَ - اللہ کی حفاظت کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کار بند رہو اسکی نواھی سے اجتناب برتو اور اس کے دین و شریعت کی حفاظت کرو۔

یَحُفَظُکَ - اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا یعنی لوجہ اللہ جب تم اس کے اوامر بجالاؤ گے وہ اسکا اجر و ثواب تمہیں عطا فرمائے گا جب اس کے نواھی سے مجتنب رہو گے تو تمہارے لیئے اپنے غضب کے دروازے بند کردے گا اور اپنی رضا و خوشی کا پروانہ عطا فرمائے گا۔ جب تم صلاۃ پر محافظت کرو گے تو وہ جنت کو تمہارے مقدر میں کردے گا۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو ان صلوات (نمازوں) پر محافظت کرے گا تو اس کیلئے اللہ کے ہاں عہد ہے وہ اسے جنت داخل کرے گا۔

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۳۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی:	حسن		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۲۳۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۶
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۳۶۹)		جلد ۱	صفحہ ۲۷۱
قال الالبانی:	حسن		

اِحْفَظِ اللّٰہ -اللہ کی حفاظت کرو۔یعنی جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ وطہارت کی دولت عطا فرمائی ہے وہ اس کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ نفس کے بہکاوے میں آ کر اس نعمت کو زائل کردے۔اللہ تعالیٰ جسے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس کے قلب وقالب سے ذکر الٰہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اسے چاہیئے کہ وہ اس نعمت کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ ازلی دشمن شیطان اپنے شکنجے میں لیکر اسے اس نعمت عظمٰی سے محروم کردے۔جس سعید روح کو اللہ تعالیٰ نے قرب ووصال کی نعمت سے مالا مال کیا ہے اس کی آنکھیں جلوہ الٰہی کے خمار سے مست ہیں اسے چاہیئے کہ اس انعام کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کے دام میں پھنس کر غرور وتکبر میں مبتلا ہو کر اس سعادت کو ضائع کردے۔

یَحْفَظْکَ -یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو آدمی صرف اور صرف اس کی رضا کی خاطر کوئی نیک کام کرتا ہے اور اپنے اس کام میں نفس وشیطان کو دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے کہ وہ ایسے آدمی کو اجر وثواب کی وہ بہاریں عطا فرمائے گا کہ اس فانی دنیا میں اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔

اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ اَمَامَکَ.

اللہ کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کاربند رہو اور اس کے نواھی کے نزدیک تک نہ جاؤ پانچوں وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤ اس کے ذکر وفکر سے اپنے باطن کو اجلا ومصفٰی کرلو تو تم اس ذات وحدہٗ لاشریک کو اپنے سامنے پاؤ گے۔

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ تم جہاں بھی جاؤ گے اللہ ذوالجلال ولاکرام اس اطاعت وفرمانبرداری کے طفیل تمہیں دل کی آنکھ عطا فرمائے گا پھر جدھر بھی نگاہ اٹھاؤ گے جلوہ الٰہی سے

شادکام ہوگے۔

دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ جب تم احکامات الٰہیہ پر عمل پیرا ہوگے پھر اس دوران اگر شیطان وسوسہ اندازی کرنے لگے یا کسی دشمن کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہوتو پریشان نہیں ہونا تَجِدْہُ تُجَاھَکَ سامنے اللہ ذوالجلال کا جلوہ پاؤ گے تو جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تجلیات ہوں وہ دونوں جہاں میں سرفراز ہوا کرتا ہے۔

ایک مومن کامل کسی بھی حالت میں اللہ کی حفاظت سے غافل نہیں ہوسکتا وہ ہر حال میں اللہ کی حفاظت کا متمنی اور سوالی رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ : لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِیْنَ یُمْسِیْ وَحِیْنَ یُصْبِحُ . اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَأَهْلِیْ وَمَالِیْ – اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۵۴)	جلد۴	صفحہ۳۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۵۶۶)		صفحہ۳۷۹
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۲۳۵۶)		صفحہ۵۸۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۲۷

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۴۵)	جلد۲	صفحہ۲۰۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۱)		صفحہ۲۴۱
قال شعیب الانووط:	اسنادہ حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد۲	صفحہ۷۳۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد۳	صفحہ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد۴	صفحہ۳۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد۵	صفحہ۳۸۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۵)	جلد۳	صفحہ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۲۹۶)	جلد۱۲	صفحہ۳۴۳
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۷)	جلد۱۰	صفحہ۲۳۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۹۸)		صفحہ۲۴۳
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۰)		صفحہ۴۱۱
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۰)		صفحہ۴۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۸	صفحہ۲۸۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۴۵)	جلد۳	صفحہ۴۸۲
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنھما - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صبح وشام ان کلمات سے دعا مانگنا ترک نہ کیا کرتے تھے:

اے اللہ میں تجھ سے عافیت کا سوالی ہوں دنیا وآخرت میں۔ اے اللہ میں تجھے سے سوال کرتا ہوں عفو کا، عافیت کا اپنے دین اپنی دنیا اپنے اھل خانہ اور اپنے مال میں اے اللہ! میری ستر پوشی فرما اور میرے خوف کو امن میں تبدیل کردے اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں کہ مجھے میرے نیچے سے ہلاک کردیا جائے۔

-☆-

علامہ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

مَنْ حَفِظَ اللّٰهَ فِي حَبَاهُ وَقُوَّتِهَ، حَفِظَهُ اللّٰهُ فِيْ حَالِ كِبرِهٖ وَضُعْفِ قُوَّتِهٖ وَمَتَّعَهُ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَعَقْلِهٖ۔(1)

جو خوش نصیب اپنے بچپن میں اور اپنی قوت کے دور میں احکام الٰہیہ کی حفاظت کرتا ہے اس کی حدود کی نگہداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اور اس کی قوت کے ضعف کے وقت اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے اس کی سمع وبصر، برائی سے پھرنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اور اسکی عقل سے اسے لطف اندوز ہونے کی سعادت بخشتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کے بچپن کو اپنی عنایات کریمانہ سے شیطان کے اثرات سے محفوظ رکھے

---

(۱) جامع العلوم والحکم ۲۴۸

اوراس کی قوت وطاقت کے زمانہ، زمانہ جوانی کونفس وشیطان کی فریب کاریوں سے مامون ومحفوظ فرمائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی پر یقین رکھنا چاہیئے کہ رب تعالیٰ ارحم الراحمین اسکے بڑھاپے کوبھی شیطان کے اثرات بد سے محفوظ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت و پناہ میں لے گا کہ شیطان اس کے نزدیک نہیں جاسکے گا۔تو جس فرزند آدم کا بچپن اور اسکی جوانی شیطان کی فریب کاریوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے اس کا بڑھاپا بھی محفوظ رہے تو وہ یقیناً اپنے ایمان وایقان کو بچانے میں کامیاب ہوگیا اور حقیقی کامیاب وہی ہے جواس رزم گاہ حیات میں اپنے ایمان کی حفاظت کرجاتا ہے اور قبر میں اپنا ایمان بخیر وعافیت لے جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی سمع وبصر کی حفاظت فرماتا ہے اس کے سننے کی قوت اور اسکے دیکھنے کی قوت سلامت رہتی ہے یعنی اسکی کان اور اسکی آنکھیں صحیح وسلامت رہتی ہیں اسکی برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت سلامت رہتی ہے اور اسکی عقل میں کسی قسم کا نقص نہیں آتا۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰہُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ فَلَکَ الشُّکْرُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرِّخَاءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ.

خوشحالی میں اللہ کی معرفت سے لبریز ہوجاؤ تو اللہ تعالیٰ تنگدستی میں اپنی معرفت خاصہ کا جام پلائے گا۔

معرفِ عبد کی دوقسمیں ہیں:

۱۔ معرفتِ عامہ ۲۔ معرفت خاصہ

معرفتِ عامہ:

یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وربوبیت کا اقرار کرنا ہے، رسولان کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے جو ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں فرمایا اور وہ ہم تک تواتر سے پہنچا اس کی تصدیق کرنا ہے اور یہ معرفت جو ایمان سے عبارت ہے عامۃ المسلمین کو حاصل ہے۔

معرفت خاصہ:

یہ دل کا بالکلیہ اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونا ہے اور غیر حق سے کٹ کر اس کا ہو جانا ہے۔ اس ذات وحدہٗ لاشریک سے یوں انس ومحبت ہونا کہ اس کے ذکر سے اطمینان نصیب ہو اس سے حیاء یوں غالب کہ گناہ کا تصور تک نہ رہے اور اس کا خوف یوں غالب ہو کہ اس کی بارگاہ میں حاضری کے خیال سے ہی رونگھٹے کھڑے ہو جائیں۔

اللہ کی معرفت، اس کی بھی دو قسمیں ہیں

۱۔ معرفت عامہ ۲۔ معرفت خاصہ

معرفت عامہ:

اللہ تعالیٰ کے علم سے عبارت ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ ہر ادنیٰ واعلیٰ کو جانتا ہے ہر ایک کے ظاہر وباطن سے باخبر ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ.

اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا فرمایا اور ہم اس کے نفس کے وساوس کو بھی جانتے ہیں۔

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ.

وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہیں جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور اس وقت بھی جب تم اپنی ماؤوں کے رحموں میں حالت جنین میں تھے۔

معرفت خاصہ:

یہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کا بندے سے محبت کرنا اسے اپنے قرب کی دولت سے سرفراز کرنا اور اسکی دعا کو قبول کرنا اسی معرفت خاصہ کی طرف اشارہ ہے۔

لَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ : کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یَبْصُرُبِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَاوَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا فَلَئِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهُ.

ترجمة الحديث:

میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سمع ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اسکی بصر ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے دعا کرے تو میں اس کو ضرور جواب دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے تو میں اس کو ضرور اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۷)	جلد۲	صفحہ۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۲۲)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۴

یہ معرفت خاصہ ہے۔

بندہ نوافل کے ذریعے قرب حاصل کرتا جاتا ہے صحت وتندرستی کے دور میں بندگی کا کیف لیتا ہے خوشحالی وفارغ البالی میں دعا ومناجات سے بہرہ ور ہوتا ہے جب اس کی صحت نہ رہے اور خوشحالی کی بجائے تنگ دستی آ جائے جوانی کی بجائے بڑھاپا آ جائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے جب بھی وہ دست بدعا ہوتا ہے کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ اس کی پناہ میں آنا چاہتا ہے رحیم اللہ ضرور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ -عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -قَالَ :

مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهُ فِیْ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ.

سلسلة الاحادیث الصحیحه / رقم الحدیث (۵۹۳) جلد۲ صفحہ۱۴۱

المستدرک للحاکم جلد۱ صفحہ۵۴۴

قال الحاکم: حدیث صحیح

التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۵۴۴

قال الذھبی: صحیح

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۳۹۳) جلد۵ صفحہ۲۴۸

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن غریب

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۳۸۲) جلد۳ صفحہ۳۸۸

قال الالبانی: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شدائد ومصائب میں اس کی دعائیں قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں مانگے۔

خوشحالی وفارغ البالی میں جسے دعا کرنے کی عادت ہو، حالت تونگری میں دعا کرنے کو ترک نہ کرے، جب ظاہراً کسی چیز کی ضرورت نہ ہو ہر چیز کی فراوانی ہو وہ اس وقت اللہ الکریم کی بارگاہ میں دست بدعا رہے تو ایسے آدمی پر جب مشکل وقت آتا ہے، جب تنگدستی اپنے ڈیرے جمانے لگتی ہے، جب مصائب وآلام کی تند ہوائیں چلنا شروع ہوتی ہیں تو اس وقت وہ جب بارگاہ ذوالجلال میں دعا کے لیئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس سے مصائب وآلام کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور تنگدستی کی جگہ پھر تونگری لے لیا کرتی ہے۔

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۴۲۲) جلد۲ صفحہ۴۷۳
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۲۸) جلد۲ صفحہ۲۷۶
قال الالبانی: لغیرۃ
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۳۴۹۷) جلد۱۰ صفحہ۱۱۳

دعاء میں وسعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -فِیْ صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ" وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّداً وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَداً فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعاً یُرِیْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

---

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۰)	جلد۴	صفحہ۱۹۰۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۳۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۸۲)	جلد۱	صفحہ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۱۲)	جلد۳	صفحہ۱۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۲۶۷)	جلد۱۱	صفحہ۴۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۷)	جلد۱	صفحہ۱۹۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۷)	جلد۱	صفحہ۱۰۲
قال الالبانی:	صحیح		

صلاۃ کی ادائیگی کیلئے قیام فرمایا تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو ایک اعرابی نے یوں دعا کی: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّداً وَلا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَداً ۔

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ فرما۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے اعرابی سے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بے پایاں اور بے حساب ہیں آج تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو ناپ سکے۔ اس رحیم اللہ کی رحمتیں انگنت اور لا متناہی ہیں اسی طرح وہ ذات اقدس جن کے سر انور پر اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کا تاج سجایا آپ کا دل انور بھی اپنے ہر امتی کیلئے عنایات کریمانہ سے لبریز ہے اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- ہر لمحہ اور ہر گھڑی اپنی امت کیلئے خیر خواہ ہیں۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے سامنے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہے اس حیی وقیوم اللہ کی عنایات کی حد بندی کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے گوارا ہو سکتا ہے وہ ذات اقدس واطہر -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- جو اپنے ہر امتی کیلئے رؤوف ورحیم ہے اگر کوئی آپ ہی کی امت کو اللہ کی رحمتوں سے دور کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے برداشت ہو سکتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں بھی ایسے ہی ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں کو محدود کرنا چاہا اور اللہ کی کرم نوازیوں سے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے امتیوں کو محروم کرنا

چاہا تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اسے اس پر واضح فرمادیا کہ اے دعا مانگنے والے تو نے اللہ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کوئی محدود نہیں کرسکتا۔

آج ہمیں بھی چاہیئے کہ جب ہم دعا مانگیں تو اپنی دعاؤوں میں تمام اھل اسلام کو شامل کریں۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تمام امت کی بھلائی اور خیر کی دعائیں مانگیں۔اس کا دوہرا فائدہ ہوگا ایک اللہ الکریم راضی ہوگا اور دوسرا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا دل انور خوش ہوگا تو جس سعید کیلئے حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-خوش ہوجائیں اور اللہ الکریم راضی ہوجائے اسے اور کیا چاہیئے بلکہ اسے اپنے بخت پر ناز کرنا چاہیئے۔

اے اللہ! اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تمام امت پر رحم وکرم فرما۔

اے رب العالمین! تمام اھل اسلام کو مشکلات سے نجات عطا فرما اور انکی جھولیاں اپنے خزانوں سے بھرپور فرما اور انہیں وہ کچھ عطا فرما جو تیری شان کریمی ورحیمی کے لائق ہے۔

اے ارحم الراحمین! اپنا سحاب رحمت حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی امت پر یوں برسا کہ اس امت کا کوئی بھی فرد محروم نہ رہے بلکہ ہر ایک کو رحمتوں اور سعادتوں سے لبریز فرما اور انہیں دین ودنیا کے انعامات سے سرفراز فرما اس عالم ناپائیدار میں ایمان ووقار سے زندگی کی ساعتیں گزارنے کی توفیق عطا فرما اور عالم آخرت میں، باقی رہنے والے جہاں میں جنت الفردوس سے ہمکنار فرما اور اپنے دیدار کی لذت سے شادکام فرما کر اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما۔ آمین

يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَكَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِيْباً فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

جمعۃ المبارک کے دن

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ -اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -ذَكَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهِ سَاعَةٌ" لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ" مُسْلِمٌ" وَهُوَ قَائِمٌ" یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَبِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
کتاب الدعاء	رقم الحدیث (۱۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۵۶
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۹۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۴
حلیۃ الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۲۶۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۴۸۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۴۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۴۶۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۴۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۹۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴
شرح صحیح مسلم (للقاضی عیاض)	رقم الحدیث (۸۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۸۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۲۳

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۱)	جلد ۷	صفحہ ۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الموطا الامام مالک		جلد ا	صفحہ ۱۰۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۳۶)	جلد ا	صفحہ ۵۵۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/ رقم الحدیث (۷۰۰)		جلد ا	صفحہ ۴۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۱۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۱۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۴۷)	جلد ا	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ا	صفحہ ۱۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳۰)	جلد ا	صفحہ ۴۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ا	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳۱)	جلد ا	صفحہ ۴۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۹۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے جمعۃ المبارک کے دن کا ذکر فرمایا اور فرمایا:

اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بھی عبدِ مسلم اسے پالے اس حال میں کہ وہ کھڑے صلاۃ ادا کررہا ہو تو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادے گا اور ہاتھ کے اشارہ سے واضح فرمایا کہ وہ گھڑی مختصر ہے۔

-☆-

جمعۃ المبارک سید الایام ہے۔ یہ دن سراپا خیر و برکت ہے اسکی ہر ساعت برکات الٰہیہ سے معمور ہے۔ اسکا کوئی لمحہ عنایات ربانیہ سے خالی نہیں اس کے باوجود اس میں کچھ لمحات ایسے ہیں جن میں برکات الٰہیہ کا نزول جوبن پر ہوتا ہے۔ اللہ الکریم کے لطف وکرم کی برسات ہوتی ہے سحاب جود خوب برستا ہے۔

لیلۃ الجمعہ - جمعۃ المبارک کی رات میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ لیلۃ الجمعہ کی اس مبارک ساعت کا تعین نہیں ہے۔

اس میں بھی یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ اللہ الکریم کا عبد کسی بھی لمحہ غافل نہ ہو بلکہ رات کے ہر لمحہ کو ذکر و فکر تسبیح و تقدیس اور مناجات و دعا میں بسر کرے۔ اھل ایمان پر لازم ہے کہ ہر رات صلاۃ العشاء باجماعت ادا کریں اور صلاۃ الفجر بھی باجماعت ادا کریں لیکن جمعۃ المبارک کی رات خصوصی خیال رکھیں تاکہ اس مبارک رات کی عشاء کی صلاۃ اور فجر کی صلاۃ ادا کرنے والے

کو اللہ ذوالجلال والاکرام ساری رات عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا تو اس رات میں وہ قبولیت دعا کی گھڑی بھی آ جائے گی جب قبولیت دعا کی گھڑی عبادت میں شمار ہوگی تو اللہ الکریم اس کی دعا کو ضرور شرف قبولیت بخشے گا۔

یوم الجمعۃ : جمعۃ المبارک کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ علماء اسلام کے اس ساعت کے بارے میں (۴۷) اقوال ملتے ہیں اکثریت نے یہ ساعت صلاۃ العصر کے بعد بیان کی ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

علماء کرام کے یہ متعدد اقوال اس بات کی طرف لے جاتے ہیں کہ اھل ایمان کو جمعۃ المبارک کی کوئی بھی ساعت ضائع نہیں کرنی چاہیئے بلکہ تمام دن یاد خدا میں گزارنا چاہیئے اور زبان وقلب سے پورا دن اپنے ایمان کی سلامتی کی دعا مانگنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان پر لطف وکرم فرمائے اور ساعتِ جمعۃ المبارک نصیب فرمائے۔

نصف رات کو

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ -عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ -قَالَ :

تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّیْلِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَیُسْتَجَابُ لَهٗ ،هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَیُعْطٰی. هَلْ مِنْ مَکْرُوْبٍ فَیُفَرَّجُ عَنْهُ فَلا یَبْقٰی مُسْلِمٌ'' یَدْعُوْبِهٖ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ اِلَّا زَانِیَةً تَسْعٰی بِفَرْجِهَا اَوْ عَشَّاراً.

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۰۷۳) جلد۳ صفحہ۶۲

المعجم الاوسط رقم الحدیث (۲۷۶۹) جلد۲ صفحہ۱۳۳

قال محمد حسین محمد حسن اسماعیل: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد منبع الفوائد رقم الحدیث (۴۴۷۲) جلد۳ صفحہ۲۴۳

کنز العمال رقم الحدیث (۳۳۵۷) جلد۲ صفحہ۱۰۵

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۵۲۳) جلد۳ صفحہ۲۳۰

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۱۶۳) جلد۱ صفحہ۶۱۷

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۲۳۹۱) جلد۲ صفحہ۶۱۰

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے

ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کر دیا جائے؟

ہے کوئی دکھ و کرب میں مبتلا کہ اس کے دکھوں کا مداوا کر دیا جائے؟

تو اس گھڑی ہر مسلم جو بھی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول و منظور فرماتا ہے سوائے زانیہ کے اور خلاف شرع مسلمان تاجروں سے ان کے مال کا دسواں حصہ لینے والا۔

-☆-

تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ.

دن بھر کے تھکے ماندے لوگ رات کو سو جاتے ہیں۔ جیسے جیسے تاریکی گہری ہوتی جاتی ہے سکون چھاتا جاتا ہے۔ فسق و فجور میں مبتلا لوگ بھی تقریباً آدھی رات تک خواب کی دنیا میں چلے جاتے ہیں لوگ غفلت کی چادر تانے بے سدھ سو رہے ہوتے ہیں ادھر اللہ کی کرم نوازی کروٹ لیتی ہے اور نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دروازہ کھل جائے تو آمد و رفت میں آسانی ہوتی ہے۔ سہولت سے دروازے کے راستہ آیا جایا جا سکتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو نیچے کی چیزیں اوپر جاتی ہیں اور اوپر کی چیزیں نیچے آتی ہیں یعنی مناجاتیں کلمات طیبات اعمال صالحہ سب ان دروازوں سے گزر کر حریم ذات تک پہنچتے ہیں۔

اِلَيۡهِ يَصۡعَدُ الۡكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ يَرۡفَعُهٗ.

اسی ذات تک کلمات طیبات چڑھتے ہیں اور اعمال صالحہ بھی اس تک پہنچتے ہیں۔

ادھر اوپر سے اللہ کی رحمات، اسکی کرم نوازیاں، اسکی عنایات اس کی بے پایاں شفقتیں سب نیچے آتی ہیں اس دروان جو بھی دعا مانگی جاتی ہے وہ شرف قبولیت سے مشرف ہوتی ہے۔

يُنَادِیْ مُنَادٍ:

ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔ اس ندا میں کتنا کیف ہے اس ندا پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ بندہ گناہ کی دلدل میں پھنسا اللہ کی نافرمانیوں میں مگن ہے اپنی آخرت تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے لیکن کریم اللہ کی کرم نوازیاں پھر بھی اسے اپنی آغوش میں لینا چاہتی ہیں اور اسکی کرم نوازی ندا کا روپ دھار لیتی ہے اور جو بھی اس ندا پر لبیک کہتا ہے کامیابی و کامرانی اسکا مقدر ٹھہرتی ہے۔

هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰی:

آدھی رات کو شروع ہونے والی ندا بڑی پر کیف اور راحت بخش ہے۔ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔ کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کی جھولی بھر دی جائے۔

کاش مصائب میں گھرے اور پریشان حال مسلمین اس ندا پر توجہ دیں اور ان نوری لمحات میں بستر سے اٹھ کر خالق و مالک سے لو لگائیں اس کی بارگاہ میں اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کا رونا روئیں وہ کریم اللہ ضرور کرم فرمائے گا اور اپنے وعدہ کے مطابق ان کی دعائیں قبول فرمائے گا۔

گناہ و معصیت کی دلدل میں پھنسا انسان ان لمحات کی قدر کرے اس وقت اٹھ کر اپنے عصیاں کی معافی مانگے اور پشیماں ہو کر اس کریم اللہ کی بارگاہ میں ملتجی ہو تو وہ اللہ ضرور کرم فرمائے گا اس کی لوحِ دل کو معصیتوں کے داغوں سے پاک کر دے گا۔ خلوصِ دل سے مانگی گئی دعا ان لمحات میں رد نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی کرم نوازیوں کے طفیل ہم سب کو ان نور بھرے لمحات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ:

کیا کوئی کرب میں مبتلا ہے کہ اس کے کرب کو ختم کر دیا جائے۔ کرب انسان کو چین سے سونے نہیں دیتا یہ کرب انسان کے دل کو ٹھیس پہنچاتا رہتا ہے اس کا اطمینان، اس کا سکون غارت جاتا ہے۔ کبھی یہ کرب اپنی ذات کے حوالہ سے ہوتا ہے، کبھی کاروبار کے حوالہ سے اور کبھی دوست احباب کے رویے سے، کبھی بہن بھائیوں سے عدم تعاون سے اور کبھی اولاد کی بے راہ روی سے تو جو مسلم بھائی رات کی تاریکی میں آدھی رات کے بعد اللہ کی بارگاہ میں اپنی اس دلی تکلیف کے ازالہ کے لیئے عرض کرتا ہے تو وہ رحیم و کریم اللہ جس کے دستِ قدرت میں کل عالم ہے ضرور اسے اس کے کرب و رنج سے نجات دے گا اس کی اس وقت مانگی گئی دعا رائیگاں نہیں جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ ؟ قَالَ : جَوْفَ اللَّیْلِ الآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلٰوتِ الْمَکْتُوْبَاتِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۵۱۰)	جلد۵	صفحہ۳۰۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۴۹۹)	جلد۳	صفحہ۴۴۱
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۴۸۹۲)	جلد۴	صفحہ۱۷۳
عمل یوم الیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث(۱۰۸)			صفحہ۱۸۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۱۲۷۷)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۱۲۷۷)	جلد۱	صفحہ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری(للبیہقی)/رقم الحدیث(۴۳۸۶)		جلد۲	صفحہ۶۳۸
السنن الکبری(للبیہقی)/رقم الحدیث(۴۶۶۱)		جلد۳	صفحہ۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۶۹۵۵)	جلد۱۳	صفحہ۲۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامۃ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہِ اقدس میں عرض کی گئی کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعاء۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- قَالَ:

يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرِ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۹)	جلد۵	صفحہ۲۹۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد۳	صفحہ۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۴۷۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۹۰)	جلد۱۰	صفحہ۱۶۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۱)	جلد۲۵	صفحہ۱۸۸ (کتاب التوحید)
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد۵	صفحہ۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۱۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۲۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔رات کا نصف برکات الٰہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ میں اللہ کی عنایات کا جوبن نرالا ہوا کرتا ہے اوراس گھڑی بارگاہ ذوالجلال میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸
سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا لامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سر بندگی جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا کرتے ہیں، دستِ سوال دراز کر کے اپنی ارواح کو مزید قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی -رضی اللہ عنہ- کے وصال کے بعد کسی سے ملے تو اس نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنایئے اور سنایئے کیسی بیتی؟

آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا میں بڑے بڑے القابات سے مشہور تھے ان القابات نے کوئی فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو چند رکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات سے نوازا گیا۔

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں رات کے ثلث اول کا تذکرہ ہے ملاحظہ ہو:

اِنَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ : هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ.

ترجمہ:

اللہ عزوجل امہال فرماتا ہے یہاں تک کہ جب رات کا ثلث اول چلا جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی دعا مانگنے والا یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

ان تینوں احادیث مبارکہ میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا سلسلہ رات کے ثلث اول (پہلے تہائی حصہ) کے گزرنے کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے۔ جب رات کا نصف ہوتا ہے تو اس کے لطف وکرم کی بارش میں تیزی آجاتی ہے عنایات الٰہیہ کا جوبن نرالا ہو جاتا ہے لیکن جب رات کا آخری تیسرا حصہ ہوتا ہے تو کرم الٰہی کی بارش میں مزید تیزی آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا نزول پوری آب وتاب سے ہوتا ہے۔ رحمان ورحیم اللہ کا لطف وکرم انسانی عقل وفکر سے زیادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اے ہمارے رحیم وکریم پروردگار! رات کے ان لمحات میں ہمیں اپنی عبادت کا ذوق وشوق عطا فرما۔

اے عزت وجلال والے اللہ! رات کی ان مبارک گھڑیوں میں ہمیں مناجات کا کیف عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! سحری کے استغفار کی، مناجات کی سب کو سعادت نصیب فرما۔ یہ سب کچھ تیرے ہی لطف وکرم سے ہے اور تیری عنایات کریمانہ کے بغیر کچھ بھی نہیں۔

حالتِ سجدہ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَقْرَبُ مَایَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِد" فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۱۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۶۵)	جلد۹	صفحہ۳۸۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد۱	صفحہ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
إرواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد۲	صفحہ۲۰۷
قال المحقق:	صحیح		
السنن الکبری (للبیہقی)	/رقم الحدیث (۲۶۸۶)	جلد۲	صفحہ۱۵۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۱۵)	جلد۹	صفحہ۲۱۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی		جلد۲	صفحہ۲۲۶

سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔

-☆-

اھل ایمان اللہ کی بارگاہ میں ہر حالت میں دعائیں مانگتے ہیں وہ جیسے بھی دعا مانگیں رحیم وکریم اللہ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دعائیں مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ان میں ایک حالت سجدہ ہے۔

سجدہ کی حالت میں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے۔ پاؤں رکھنے کی جگہ پر جب سر رکھا جاتا ہے تو بندہ میں وصف عاجزی نمایاں ہوا کرتا ہے اور یہی وصف عاجزی انسانیت کی معراج ہے اور بندگی کا شرف ہے عاجزی وفروتنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے تو جو بندہ مومن سر سجدہ میں رکھ دے وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز ہوتا ہے۔اب اھل ایمان کو چاہیئے کہ وہ جب دعائیں مانگیں تو کبھی سجدہ کی حالت میں بھی دعا مانگ لیا کریں کیونکہ حالت سجدہ میں جو مانگا جاتا ہے کریم اللہ اسے اس سے ضرور نوازتا ہے۔

یاد رہے! ہمارا ازلی دشمن شیطان جو بارگاہ خداوندی سے دھتکارا گیا وجہ واضح ہے کہ اس نے سجدہ سے انکار کردیا تھا اور فرشتے مقرب بارگاہ ٹھہرے وجہ واضح ہے کہ انہوں نے سر جھکا کر سجدہ کر کے اپنے خالق مالک کو راضی کرلیا اور جو اللہ کو راضی کرلیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر کرم ہی کرم فرماتا ہے۔

ابلیس کو جتنا دکھ اھل ایمان کے سجدوں سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز اور کسی اور عمل سے نہیں ہوتا وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو علم ہے کہ میں ایک سجدہ نہ کرنے سے مستحق لعنت ہوا یہ آدم کا بیٹا

سجدہ پر سجدہ کر کے رحمت کا سزاوار ٹھہرتا ہے میں تو انکار سجدہ سے جہنم کا ایندھن بنا یہ آدم کا بیٹا سجدہ پر سجدہ کر کے جنت کی دائمی و سرمدی نعمتوں کا مستحق ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کے صدقے ہم سب کو سر بندگی جھکانے کی سعادت ارزانی فرمائے اور سر سجدہ میں رکھ کر بارگاہِ خالق و مالک سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اذان کے وقت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مَاتُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحِمُ بَعْضُ بَعْضاً.

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۶۴۵۹) جلد۳ صفحہ۵۰۲
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۴۷۶۹) جلد۴ صفحہ۱۲۴
سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۵۴۰) جلد۳ صفحہ۳۴
صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۵۴۰) جلد۲ صفحہ۱۰۸
قال الالبانی: صحیح
جامع الاصول رقم الحدیث (۲۰۹۹) جلد۳ صفحہ۴۰۵
المستدرک علی الصحیحین جلد۱ صفحہ۱۹۸
التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۱۹۸
قال الالبانی: وھو حدیث صحیح باستثناء درواية وتحت المطر فانها ضعیفه
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۳۲۷) جلد۲ صفحہ۱۱۳
قال الالبان: صحیح
الاذکار للنووی رقم الحدیث (۱۵) صفحہ۶۹
قال المحقق: قال الحافظ حدیث حسن صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت سھل بن سعد -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں اذان کے وقت دعا اور جہاد کے وقت جب بعض بعض کو تہہ تیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

-☆-

اذان کا وقت اور جہاد کا وقت دونوں ہی باعثِ برکت ہیں سجدہ و بندگی کیلئے جب بلایا جارہا ہو اللہ اکبر اللہ اکبر کی مسحور کن آواز آرہی ہو اس کی کبریائی و عظمت کے عملی اظہار کی طرف

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۰۶) جلد ۱ صفحہ ۲۶۱
قال المحقق: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۶۶) جلد ۱ صفحہ ۲۲۵
قال الالبانی: لغیرہ
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۳۲۷) جلد ۲ صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی: حسن
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۲۰) جلد ۵ صفحہ ۵
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح
المعجم الکبیر (للطبرانی)/رقم الحدیث (۵۷۵۶) جلد ۶ صفحہ ۱۳۵
مصنف (ابن ابی شیبہ)/رقم الحدیث (۹۲۹۱) جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴

بلایا جارہا ہوا اللہ الواحد کی الوہیت کی گواہی دی جارہی ہو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی رسالت کی برملا گواہی دی جارہی ہو صلاۃ وفلاح کی طرف بلایا جارہا ہو۔ اس پرودگار عالم کی کبرائی کے ڈنکے بج رہے ہوں اور اس کی الوہیت کا سر عام اقرار کیا جارہا ہو ان نور بھرے اور رحمتوں سے لبریز وقت میں جو بھی مرد مومن اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں دست بدعا ہوگا کریم اللہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اپنی رحمتوں سے مالامال کردیا کرتا ہے دعا مانگنے والا اس برکت والے لمحات میں جو کچھ بھی مانگے سخیوں کا سخی اور داتاوؤں کا داتا جلاجلالہٗ وہ کچھ عنایت فرمادیتا ہے۔

اذان کی آواز پر شیطان کی حالت دگرگوں ہوتی ہے اس کے حواس اس کے قابو میں نہیں رہتے اور وہ دم دبا کر بھاگ جاتا ہے جہاں تک اذان کی آواز آتی ئے شیطان ان حدود سے باہر نکل جاتا ہے۔اب غور فرمایئے شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اور ہر وقت انسان کوراہِ حق سے پھسلانا چاہتا ہے اور اپنے دام تزویر میں اولاد آدم کو گرفتار کرنا چاہتا ہے۔اذان کے لمحات وہ لمحات ہیں جب ازلی دشمن بری حالت میں بھاگ جاتا ہے اس وقت دعا کیلئے اٹھا ہوا ہاتھ بلا روک ٹوک عنایات ربانیہ کو متوجہ کرلیتا ہے اور دعا مانگنے والے کے کاسۂ گدائی کو بھر دیا جاتا ہے۔

زمین پیاسی ہوتی ہے خزاں کا موسم اپنے گہرے پنجے گاڑے ہریالی کو ختم کر چکا ہوتا ہے انسان تو انسان چرند پرند پانی کو ترستے ہیں اللہ الکریم کا کرم جوش میں آتا ہے اور بارانِ رحمت کا نزول شروع ہوتا ہے جہاں پژمردہ کلیوں میں حیات نو آجاتی ہے اداس چہرے کھل اٹھتے ہیں پیاسی مخلوق کو سکون ملتا ہے اس رحمتوں وکرم نوازیوں سے بھرپور لمحات میں جو مرد مومن

اللہ الوھاب کی بارگاہ میں دعا کیلیے ہاتھ اٹھاتا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اٹھے ہوئے ہاتھوں کو گوہر مراد سے بھر دیتا ہے۔ رب تعالیٰ مخلوق پر کرم کر رہا ہو اس کا جودوسخا جوبن پر ہو اور مخلوق کے چہرے رحمات الٰہیہ سے شاداب ہوں ان لمحات میں مانگنا یقیناً فیروز بختی ہے اور مانگنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

ظاھری بارش سے خشک سالی ختم ہو جاتی ہے قحط کا دورانیہ سمٹ جاتا ہے اسی طرح دعا سے کرم کی بارش شروع ہو جاتی ہے جس سے انسانیت کے بختِ خفتہ کو بیداری ملتی ہے اجڑے نصیب آباد ہوتے ہیں دل کی مردہ زمین زندگی کی بہاروں سے آشنا ہوتی ہے۔

اے خالق و مالک! ہمیں رحمتوں والے لمحات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں وہ فکر و سوچ عطا فرما جو تیری رحمتوں کے لمحات میں تجھے یاد کرنے کا کیف لے اور تیری بارگاہ بے کس پناہ میں آ کر سکوں و اطمیناں سے لبریز ہو۔

اذان سننے کے بعد

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ -قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ -مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْاَذَانَ

"اَشْھَدُاَنْ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ - رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبّاً وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِالْاِسْلَامِ دِیْناً"

غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد۴	صفحہ۴۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۲۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۵)	جلد۲	صفحہ۲۶۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحدیث (۹۲۹۸)		جلد۱۰	صفحہ۲۲۶
مسند ابی یعلیٰ (الموصلی) / رقم الحدیث (۷۲۲)		جلد۲	صفحہ۷۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۹۳)	جلد۴	صفحہ۵۹۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث(۷۲۱)	جلد۱	صفحہ۳۹۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث(۷۲۱)	جلد۱	صفحہ۴۸
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۵۹۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۳۸۷۷)	جلد۳	صفحہ۲۹۲
سنن النسائی	رقم الحدیث(۶۷۵)	جلد۲	صفحہ۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۶۷۸)	جلد۱	صفحہ۲۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۵۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۵۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث(۴۲۱)		صفحہ۲۲۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۷۵۶)	جلد۱	صفحہ۴۵۱
قال الحاکم:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۳۸۸)	جلد۱	صفحہ۲۵۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث(۲۵۴)		جلد۱	صفحہ۲۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث(۴۵۸)	جلد۱	صفحہ۲۷۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۶۶۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۹

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی اذان سن کر جو یہ دعا مانگے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

"اَشْهَدُاَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِالْاِسْلامِ دِيْناً"

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔ میں اللہ کو رب مان کر حضرت محمد-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوا۔

اذان اور اقامت کے درمیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ لاَ یُرَدُّ فَادْعُوْا.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۹۶) جلد ۴ صفحہ ۵۹۳

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح (بالفاظ مختلفۃ)

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۴۲۵) جلد ۱ صفحہ ۲۲۲

قال المحقق: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۲۱۳۹) جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن (بالفاظ مختلفۃ)

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۰۵) جلد ۱ صفحہ ۲۶۱

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۲۶۵) جلد ۱ صفحہ ۲۲۵

قال الالبانی: صحیح لغیرہ

المصنف لعبد الرزاق رقم الحدیث (۱۹۰۹) جلد ۱ صفحہ ۴۹۵

عمل الیوم واللیلۃ (للنسائی) / رقم الحدیث (۶۷) صفحہ ۱۶۷

عمل الیوم واللیلۃ (للنسائی) / رقم الحدیث (۶۸) صفحہ ۱۶۸

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی اس وقت دعا مانگا کرو۔

اذان اور اقامت کے دوران بڑا برکت والا وقت ہے اذان سے لوگوں کو بندگی کیلئے بلایا گیا ہے اور اقامت صلاۃ کا قیام ہو رہا ہے۔ اس دوران بندگانِ خدا اللہ ذوالجلال والاکرام کے حضور حاضر ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی شرف قبولیت سے سرفراز ہو گی۔

عمل الیوم واللیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث (۶۹)			صفحہ ۱۶۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۴
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۶۰۴
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۶
مصنف (ابن ابی شیبہ)/رقم الحدیث (۹۲۹۳)		جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۵
مصنف (ابن ابی شیبہ)/رقم الحدیث (۹۲۹۶)		جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۶

ماءِ زمزم پیتے ہوئے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا يُشْرَبُ لَهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۷۸۵)		صفحہ ۵۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۹۹۸۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۷۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۹
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۰
قال الالبانی:	صحیح		

زمزم کا پانی پیتے جو دعا مانگی جائے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

-☆-

حضرت ابراھیم- علیہ الصلاۃ والسلام- اپنی اھلیہ اور اپنے دودھ پیتے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ وادی میں بحکم الٰہی چھوڑ گئے تو جاتی مرتبہ عرض کر کے

رَبِّ اِنِّیٓ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ.

اے میرے رب میں نے اپنی ذریت کو تیرے حکم سے وادی غیر ذی ذرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس ٹھہرا دیا ہے۔

اس وادی مبارک میں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اھلیہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا اضطراب اور انکی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعائیں رنگ لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس وادی میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔اس چشمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے ایک اللہ تعالیٰ کی مقبول بندی سے نسبت ہے۔

اللہ کی مقبول بندی سے نسبت والے پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کو ان نسبتوں کا بڑا پاس ہے یہ پانی فقط ایک مقبول بارگاہ الٰہی سے منسوب ہے اس پانی میں شفا رکھ دی گئی جو نیت اور مقصد رکھ کر پانی پیا جائے اللہ اس نیت و مقصد کو پورا فرماتا ہے۔

یہ تو ایک عورت سے منسوب پانی ہے تو جس جگہ تمام انسانیت کے سردار کل بنی آدم کے پیشوا انبیاء و رسل کے امام حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جلوہ افروز ہوں وہ پاکیزہ و طاہر شہر جس

زمزم کا پانی پیتے جو دعا مانگی جائے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

-☆-

حضرت ابراھیم- علیہ الصلاۃ والسلام- اپنی اھلیہ اور اپنے دودھ پیتے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب وگیاہ وادی میں بحکم الہٰی چھوڑ گئے تو جاتی مرتبہ عرض کر کے

رَبِّ اِنِّیۡ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ.

اے میرے رب میں نے اپنی ذریت کو تیرے حکم سے وادی غیر ذی ذرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس ٹھہرادیا ہے۔

اس وادی مبارک میں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اھلیہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا اضطراب اور انکی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعائیں رنگ لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس وادی میں پانی کا چشمہ جاری کردیا۔اس چشمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے ایک اللہ تعالی کی مقبول بندی سے نسبت ہے۔

اللہ کی مقبول بندی سے نسبت والے پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کو ان نسبتوں کا بڑا پاس ہے یہ پانی فقط ایک مقبول بارگاہ الہٰی سے منسوب ہے اس پانی میں شفارکھ دی گئی جو نیت اور مقصد رکھ کر پانی پیا جائے اللہ اس نیت ومقصد کو پورا فرماتا ہے۔

یہ تو ایک عورت سے منسوب پانی ہے تو جس جگہ تمام انسانیت کے سردار کل بنی آدم کے پیشوا انبیاء ورسل کے امام حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-جلوہ افروز ہوں وہ پاکیزہ وطاہر شہر جس

کے نام کی مٹھاس آج بھی کشت ایمان کو تازہ کرتی ہے جس کی ہوائیں جس کی فضائیں اھل ایمان کے ایمان کی غذا اور روح ہیں اس شھر مبارک کے پانی کا عالم کیا ہوگا۔

اگر کوئی مرد مومن نیت صالح سے اس شھر مبارک کا پانی نوش کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اپنی کرم نوازیوں سے مالا مال کرے گا۔

اے مدینہ! تیری بہاروں کو سلام

اے شھر نبی! تیری عظمتوں پر قربان

تیرے پانی میں کس درجہ مٹھاس ہے تیرا پانی کس درجہ خیرات و برکات سے لبریز ہے با ایمان اس مبارک پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے گی اللہ الکریم کے کرم سے امید ہے وہ دعا شرف قبولیت کو پہنچے گی

بلکہ اس دعا کے طفیل باقی دعائیں بھی قبولیت کی خلعت زیبا سے آراستہ ہونگی۔

حضور ضیاء الامہ -رحمۃ اللہ علیہ- مدینہ منورہ حاضر ہیں کسی ارادت مند نے ایک متبرک پانی پیش کر دیا تو آپ کی آنکھیں بھیگ گئیں اور فرمایا:

مجھے شھر مدینہ میں کوئی اور پانی پلاؤ گے؟

میں تو شھر نبی -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا پانی پینے کیلئے آیا ہوں۔

لیلة النصف من شعبان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۷۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد	صفحہ۴۱۴
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۰۰۶)	جلد۶	صفحہ۴۲۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۱۵۶۳)		جلد۴	صفحہ۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۴۲)	جلد۶	صفحہ۱۹۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۵	صفحہ۱۹۱

اللہ تعالیٰ نصف شعبان (پندرہ شعبان) کی رات کو مطلع ہوتا ہے تو تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن کے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَاَكْمَلُ التَّحِيَّةِ کیلئے بعض بڑی ہی بابرکت راتیں پیدا فرمائی ہیں۔ان خیرات و برکات سے لبریز ایک رات نصف شعبان کی رات ہے جسے ہمارے ہاں شب برات کہتے ہیں۔اس مقدس رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو نظر کرم سے دیکھتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ مغفرت و بخشش کیلئے اپنی مخلوق کو دیکھ رہا ہو تو اھل ایمان کو چاہیئے کہ وہ ان لحات کو غفلت کی نذر نہ کریں بلکہ وہ ہمہ تن متوجہ ہو کر خالق و مالک کی بندگی کا کیف لیں اس کے حضور طویل سجدے کریں کہ یہ سجدے اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں اور سجدہ کرتے وقت مسلم اللہ تعالیٰ کے مزید قریب ہو جاتا ہے۔

اس مبارک رات کو اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنا چاہیئے۔ جب رحیم و کریم نظر رحمت سے دیکھ رہا ہو اور اس کی طرف سے عام مغفرت کی نوید مل رہی ہو تو ان لحات میں اس سے مانگنا ازلی سعید ہونے کی نشانی ہے جو اس کے در سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے تو ایسی مبارک راتوں کو رحیم و کریم کو ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔

اس مبارک رات کو اھل اسلام اجتماعی طور پر بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اجتماعی طور پر اس سے دعائیں مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مجھے مجمع میں یاد کرو تو میں اس سے بہتر مجمع میں تمہیں یاد کروں گا۔

جب اھل اسلام ایک مجمع میں سر سجدہ میں رکھ کر اسے یاد کریں گے تو وہ اپنے وعدہ کے مطابق ان

اھل اسلام کواس سے بہتر مجمع میں یاد فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی بندے کو بہتر مجمع میں یاد کر لینا اس کے سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے اور وہ یقیناً ازلی و ابدی انعامات کا مستحق ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ در جنت کشادہ کر دیتا ہے۔

لیلۃ القدر میں

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَااَدْرَاکَ مَالَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِخَیْر" مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ الرُّوحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَام" هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

ترجمہ:

بے شک ہم نے اس قرآن کریم کولیلۃ القدر میں نازل فرمایااور آپ کیا جانیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟لیلۃ القدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔اس رات نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لیکر سراپا سلامتی ہےاور یہ رات طلوع فجر تک ہے۔

-☆-

یہ خیر وبرکت سے لبریز رات لیلۃ القدر ایک ہزار ماہ سے بہتر وافضل ہے یعنی ایک مومن اگرایک ہزار ماہ عبادت و بندگی کرتا رہےاور دوسرا مومن اس ایک رات کوعبادت کرے تو اس رات عبادت کرنے والے کی عبادت اس سے بہتر وافضل ہوگی۔

یہ عظیم الشان رات خواب غفلت کے مزے لیکرنہیں گزارنی چاہیئے بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس رات کی صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر باجماعت ادا کی جائے پھراس کے بعد ساری رات عبادت وبندگی میں گزارنی چاہیئے نوافل ادا کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے

درود شریف پڑھتے ہوئے اللہ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہوئے اور بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں دعائیں مانگتے ہوئے یاد رہے اس رات مانگی گئی دعائیں تقدیر بدلنے کیلئے کافی ہیں۔

جو آدمی رات بھر دعا مانگتا رہا گویا وہ ہزار ماہ دعا مانگتا رہا تو اللہ الکریم اس رات دعا مانگنے والے کومحروم نہیں رکھتا بلکہ اپنی عنایات بے پایاں سے سرفراز فرماتا ہے اوراس کے دامن کو اپنی رحمات سے بھر دیتا ہے۔

اس رات اپنے لیئے اپنے اھل خانہ کیلئے اپنے دوست احباب کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔اس رات اپنے وطن عزیز کی سلامتی کیلئے دین حق کے غلبہ کیلئے اور اسلام کے عروج کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کوشرف قبولیت سے نوازتا ہے اور دعا مانگنے والے کواپنے در سے محروم نہیں رکھتا۔

وہ زبان رحیم وکریم کو بڑی پسند ہے جواس کی جناب میں التجائیں کرتی ہے اور اپنی تمام مرادات کیلئے اس حی وقیوم کے در پرلو لگائے رکھتا ہے۔

افطاری کے وقت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ لَدَعْوَةً مَاتُرَدُّ.

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

روزہ دار افطاری کے وقت دعا مانگتا ہے ایسی دعا ہے جسے رد نہیں کیا جاتا۔

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۲۲۸
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۲۲۸
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۵۷۵)	جلد۲	صفحہ۵۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۴۲)	جلد۶	صفحہ۳۴۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۶
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۴۳۷)	جلد۱۱	صفحہ۹۷
إرواء الغلیل	رقم الحدیث (۹۲۱)	جلد۴	صفحہ۴۱

اللہ الکریم اھل ایمان کی ہر دعا کو سنتا ہے۔ اھل ایمان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے اس کی بارگاہ میں کوئی دستِ دعا دراز کرے وہ کریم اس کی دعا کو قبول نہ کرے یہ کیسے ہوسکتا ہے لیکن کچھ ایسے مواقع بھی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود وعدہ فرماتا ہے کہ یہ دعا رد نہیں کی جاتی۔

روزہ دار اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوا کرتا ہے۔ اس نے کھانا پینا صرف اور صرف رضائے الٰہی کیلئے ترک کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ.

روزہ میرے لیئے ہے اور اسکی جزاء میں دونگا۔

یہ اعزازات، یہ انعامات قیامت کے دن ملیں گے سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کی افطاری کی گھڑی کو بڑا باعث برکت قرار دیا اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی اس کا وعدہ ہے کہ وہ دعا رد نہیں کی جاتی بلکہ اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

اے اھل ایمان! آپ جب بھی روزہ رکھیں یہ روزہ فرض روزہ ہو یا نفلی روزہ اس کی افطاری کی سعادتوں سے لبریز گھڑیوں کو نہ بھولیے گا۔ ان پر بہار لمحات میں اللہ کے حضور دست دعا بلند کر دیجئے۔ انشاء اللہ العزیز مولیٰ تعالیٰ تمہاری ہر دعا کو اپنے وعدہ کے مطابق قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوا کرتے ہیں۔

میدان جہاد میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً.

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۹۳۸) جلد۱ صفحہ۶۰۴

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۴۷۶۹) جلد۴ صفحہ۱۲۴

سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (۲۵۴۰) جلد۳ صفحہ۳۴

صحیح سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (۲۵۴۰) جلد۲ صفحہ۱۰۸

قال الالبانی: صحیح

جامع الاصول رقم الحدیث (۲۰۹۹) جلد۳ صفحہ۴۰۵

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۴۰۶) جلد۱ صفحہ۲۶۲

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۶۶) جلد۱ صفحہ۲۲۵

قال الالبانی: صحیح لغیرہ

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۳۲۷) جلد۲ صفحہ۱۱۳

قال الالبانی: حسن

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۵۸۰) صفحہ۴۴۵

قال الحاکم: حدیث صحیح الاسناد

ترجمة الحديث:

حضرت سھل بن سعد -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

دو وقت مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی یا بہت کم رد کی جاتی ہے
اذان کے وقت دعاء اور جھاد کے وقت دعا جب بعض بعض کو قطع کر رہے ہوں۔

-☆-

بعض اوقات میں کچھ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ استجابت دعا کے وقت ہوتے ہیں۔ اذان کے وقت اللہ کی رحمتوں اور اسکی بندگی کی طرف بلایا جارہا ہوتا ہے اگر کوئی اس وقت اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ ذوالجلال سے دعا مانگے تو رب العالمین اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

جب اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر جنگ جاری ہو اھل اسلام اپنی جانوں کے نذرانے بارگاہ الٰہی میں بصد محبت وعقیدت پیش کررہے ہوں اس وقت مانگی گئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

جھاد کے وقت جسے اللہ تعالیٰ یاد رہے اس کا واضح مفہوم ہے کہ وہ ظاہری نام ونمود کیلئے یا اپنے خاندان یا قبیلہ کی برتری کیلئے نہیں لڑ رہا بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھے دشمن سے ٹکرا رہا ہے۔ ایسا شخص یقیناً اللہ کی رحمتوں کا سزاوار ہے اور اسکے خصوصی انعامات کا مستحق ہے۔

جھاد کے وقت اکثر باقی دعائیں بھولی ہوتی ہیں اس وقت اسلام کے غلبہ ودین حق کی برتری کی دعا یاد رہتی ہے اور میدانِ جنگ میں کامیابی وکامرانی کی دعا مانگی جاتی ہے تو مفہوم

بالکل واضح ہوا۔

اے اھل ایمان یہ تمہارا قتال کرنا صرف ایک بہانہ ہے تمہیں عزت وسرفرازی سے نوازنے کا ذریعہ ہے جنگ میں کامیابی وکامرانی کثرتِ تعداد یا اسلحہ کی فراوانی پرنہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اُسی کا حکم ہے میدان جہاد میں دعا مانگو قبول ہوگی یعنی ادھر تم دشمن سے لڑ رہے ہو لیکن تمہارا دل اللہ کی جانب متوجہ ہیں اور اسی سے عرض کریں وہ یقیناً فتح ونصرت سے ہمکنار کرے گا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر''

یوم عرفہ

عَنْ عَمرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْم عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر"۔

سنن الترمذی رقم الحدیث(۳۵۹۶) جلد۵ صفحہ۳۳۹
قال الترمذی: حسن غریب
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث(۳۵۸۷)
قال الالبانی: حسن
اتحاف السادۃ المتقین جلد۴ صفحہ۳۷۴
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث(۲۵۹۸) جلد۲ صفحہ۹۲
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث(۸۶۹۸) جلد۶ صفحہ۳۱۲
صحیح الترغیب والترهیب/رقم الحدیث(۱۵۳۶) جلد۲ صفحہ۲۲۶
قال الالبانی: حسن لغیرہ
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ/رقم الحدیث(۱۵۰۳) جلد۴ صفحہ۶
مصابیح السنۃ رقم الحدیث(۱۸۷۶) جلد۲ صفحہ۲۵۳

ترجمة الحديث:

جناب عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ عمرو کے دادا -رضی اللہ عنہ- سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بہتر دعاء یوم عرفہ کی دعا ہے اور بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام نے مانگی:

لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْيءٍ قَدِيْر".

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں (ہمارا الہ) وحدہٗ لاشریک ہے کل بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

-☆-

امام مسجد دعا مانگتے ہوئے اجتماعی دعا مانگے

عَنْ ثُوْبَانَ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ –عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ– قَالَ : لا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ اَنْ یَنْظُرَ فِیْ جَوْفِ بَیْتِ امْرِیءٍ حَتّٰی یَسْتَأْذِنَ فَاِذَا نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلا یَؤُمَّ قَوْماً فَیَخُصَّ نَفْسَہٗ بِدَعْوَۃٍ دُوْنَھُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلَاۃِ وَھُوَ حَاقِنٌ".

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۲۳۱۴) — جلد ۱۶ — صفحہ ۳۰۰

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۵۷) — جلد ۱ — صفحہ ۳۷۳

قال الترمذی: حدیث ثوبان حدیث حسن

صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۵۷) — جلد ۱ — صفحہ ۲۰۸

قال الالبانی: ضعیف: الا جملة (ولا یقوم إلی الصلاة وهو حقن)؛ فصحیحة

صحیح الادب المفرد للبخاری / رقم الحدیث (۱۰۹۳) — صفحہ ۴۲۱

قال الالبانی: صحیح دون جملۃ الامامۃ

مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۱۰۷۰) (نحوہٗ) — جلد ۱ — صفحہ ۳۱۴

مصابیح السنۃ — رقم الحدیث (۷۷۲) — جلد ۱ — صفحہ ۳۹۶

سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۹۰) — جلد ۱ — صفحہ ۷۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ثوبان -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کسی آدمی کیلئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں بغیر اجازت دیکھے جب اس نے گھر مین دیکھ لیا تو وہ گھر میں داخل ہو گیا اور وہ آدمی قوم کی امامت نہ کروائے جو دعا مانگتے ہوئے اس قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیئے دعا مانگے اور کوئی آدمی صلاۃ کی ادائیگی کیلئے کھڑا نہ ہو اس حال میں کہ وہ حاقن ہو۔

-☆-

یہ دین حق دین اسلام چادر اور چار دیواری کے تقدس کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ اس دین اسلام کے والی حضور سید العالمین -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے اپنے ماننے والوں کو بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر کسی نے جھانک لیا تو اس نے صرف جھانکا نہیں بلکہ وہ گھر میں داخل بھی ہو گیا ہے اور کسی کے گھر بے اجازت داخل ہونا محمود و مستحسن نہیں۔ بلا اجازت داخل ہونے سے کئی قسم کی قباحتیں جنم لیتی ہیں اور آپ کی محبت میں گرہ پڑ جاتی ہے بالآخر یہ محبت نفرت میں بدل جاتی ہے بسا اوقات بلا اجازت کسی گھر میں داخل ہونا کسی جان کے ضیاع کا سبب بھی بنتا ہے۔ ان خدشات کے پیش نظر محمد عربی -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے غلاموں کو کسی کے گھر بلا اجازت داخلہ سے روک دیا گیا ہے۔

جو آدمی قوم کی امامت کرواتا ہو صلوات میں مصلی امامت پر جلوہ گر ہوتا ہو لوگ اس کی اقتداء میں عبادت و بندگی کا کیف لیتے ہوں تو ایسے آدمی کو دعا مانگتے وقت ان سب نمازیوں کا

خیال رکھنا چاہیئے وہ اپنی دعاؤں میں ان سب کو شریک کرے یعنی جب وہ دعا مانگنے لگے تو ایسے صیغوں سے دعا مانگے جو اجتماعیت پر دلالت کرتے ہوں اور جس میں تمام مسلم بھائی شریک ہو جاتے ہوں اور ایسے صیغوں کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیئے جو صرف اس کی ذات تک محدود ہونے پر دال ہوں۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صلوات کے بعد اجتماعی دعا خیر القرون میں شائع و رائج تھی جو صحابہ کرام امامت کرواتے وہ دعا مانگتے تھے اور سب کیلئے دعا مانگتے شاید کسی امام نے نماز کے بعد صرف اپنے لیئے دعا مانگی ہو تو مخبر صادق۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور آئمہ مساجد کو حکم دیا کہ وہ جب دعا مانگنے لگیں تو سب کے لیئے دعا مانگیں۔

جس آدمی کو پیشاب و پاخانہ کا زور ہوا سے چاہیئے کہ وہ پہلے مرحاض جا کر فارغ ہو لے پھر صلاۃ ادا کرے ایسی صورت میں صلاۃ ادا کرنا خشوع و خضوع کے منافی ہے جو صلاۃ کی روح ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صلوات پر محافظت کی سعادت عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین ببرکتہ سید الانبیاء والمرسلین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

صبح و شام
کی
مسنون دعائیں

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحيٰی۔

ترجمہ

اے میرے اللہ! تیرے ہی نام پر مجھے مرنا ہے اور تیرے ہی نام پر مجھے جینا ہے۔

وہ انسان بڑے بختوں والا ہے جس کی موت کی ابتداء اللہ کے نام سے ہو اور اس کی زندگی بھی پروردگار کے نام سے شروع ہو۔

جس کی زندگی کا آخری سانس لا الہ الا اللّٰہ پر ختم ہو رہا ہو وہ یقیناً جنتی ہے اور جس نے اپنی قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے پہلا جملہ یہ ادا کیا ربیّ اللّٰہ میرا رب اللہ ہے وہ بھی یقیناً نجات یافتہ ہے اور وہ شخص جو قیامت کے روز اُٹھا اور اس کی زبان پر ذکر الٰہی

صحیح اذکار			صفحہ ۱۱۸
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۴۷۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۴
امتاع الاسماع		جلد ۸	صفحہ ۸۳
فتح الباری	رقم الحدیث (۷۳۹۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۶۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۹۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۰۸

تھا وہ بھی اللہ کی رحمتوں کا مستحق ہے۔

سوتے وقت یہ کلمات اس لئے کہے گئے کہ نیند کو موت کی بہن کہتے ہیں گویا عرض کی جا رہی ہے اے پروردگار! میں اپنی نیند کی ابتداء تیرے نام سے کر رہا ہوں اور توفیق دے کہ اگر بیدار ہوں تو بیداری کی ابتداء بھی تیرے ہی ذکر سے کروں۔

یہ دعا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں پہلو لیٹ کر اور اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ نَحْیَا وَ بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد۴	صفحہ۳۵۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد۳	صفحہ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۲)	جلد۵	صفحہ۲۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۱)	جلد۳	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۸)	جلد۴	صفحہ۳۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۶۹۵)	جلد۹	صفحہ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۶۳)	جلد۱	صفحہ۴۶۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۱۰)	جلد۹	صفحہ۵۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

اے ہمارے اللہ! تیرے ہی حکم سے ہماری شام ہوتی ہے اور تیرے ہی حکم سے ہماری صبح ہوتی ہے۔ تیرے ہی حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم پر موت آئے گی اور تیری ہی طرف پھر اُٹھ کر حاضر ہونا ہے۔

زمین کو جب تاریکی اپنی لپیٹ میں لیتی ہے تو جرائم پیشہ افراد مختلف النوع جرائم کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ تاریکی میں اکثر لوگ آرام کر جاتے ہیں اور کوئی دیکھنے والا بھی ان کے علم میں نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اس تاریکی میں دلیر بن کر بدیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ انسانی نفس انسان کو برائی کی تلقین کرتا ہے اگر اللہ کی تائید و نصرت شاملِ حال نہ ہو تو انسان گناہوں کے گرداب میں پھنس کر غرق ہو جائے۔

-۞-

درج بالا دعاء میں اپنے عجز کا اعتراف کیا گیا ہے اور اللہ وحدہ لاشریک سے درخواست کی گئی ہے کہ ہمیں اپنی آغوش رحمت میں رکھنا اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی مے سے شادکام رکھنا۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۵)	جلد۳	صفحہ۲۴۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۲۵)	جلد۵	صفحہ۱۱۲
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۵۶۴)		صفحہ۳۷۸
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۴۰)	جلد۱۰	صفحہ۲۴۴

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر . اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا . اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۱۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۹۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۵۳
قال الھیثمی:	رجالہ رجال الصحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۱
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم اللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۲۳)		صفحہ ۱۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

شام اس حالت میں ہوئی کہ ہم اور ساری کائنات اللہ کے قبضہ واختیار میں ہے۔ تمام خوبیاں اور کمالات بھی اللہ کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہٰ نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ تمام حکمرانی اسی کے لئے ہے اور تمام حمد وثناء کا سزاوار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! مجھے اس رات کی خیر وبرکت بھی عطا فرما دے جسے رات اپنے پردے میں لے لے اور اے میرے اللہ! میں اس رات کے شر سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے بھی پناہ کا طلبگار ہوں جو رات کی تاریکی میں روپوش ہوگئی ہے۔

اے میرے اللہ! مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لے سستی وکاہلی سے جو تیری اطاعت و بندگی سے محروم کردے جو تیری بندگی کا اہل نہ رہنے دے۔ بڑھاپے سے اور کبرسنی کے برے اثرات سے۔ دنیا کے فتنہ وفساد سے اور قبر کے عذاب سے۔

المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۳۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۸۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۱

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِی مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ . لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ .

ترجمہ:

اے اللہ! جو بھی نعمت مجھے ملی یا تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی کوئی انعام ملا وہ صرف تیری ذات وحدہ لاشریک کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! ساری حمد وثناء تیرے لئے ہے اور شکر و سپاس بھی تیرے لئے ہے۔

رسول عربی سیّدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
جس آدمی نے بوقت صبح ان کلمات سے اپنی زبان کو معطر کیا اس نے دن کا شکر ادا کرلیا

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۳)	جلد۴	صفحہ۳۵۲
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۳)		صفحہ۱۳۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۷۶)	جلد۶	صفحہ۴۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد۴	صفحہ۲۴۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۶۱)	جلد۳	صفحہ۱۴۲
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۲۸)	جلد۵	صفحہ۱۱۵

اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اس نے رات کا شکر ادا کیا۔

الٰہی ہم تیرا شکر نہ ادا کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔ الٰہی ابدالآباد تک درودوں کی بارش ہو تیرے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جس نے ہمیں تیرے شکر کا طریقہ بتا دیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالاٰخِرة . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالعَافِيَةَ فِی دِيْنِی وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ . اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَدْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِی وَ مِنْ فَوْقِیْ وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۱۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۲
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمہ:

اے میرے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوالی ہوں۔

اے میرے اللہ! میں اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں تیری ذات سے معافی اور عافیت کا سائل ہوں۔ اے میرے اللہ! وہ امور جو میرے لئے باعث شرمندگی ہوں انہیں تو اپنی رحمت کی چادر میں چھپا لے اور میرے دل کی گھبراہٹ اور تشویشات کو امن نصیب فرما۔

اے میرے اللہ! میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اے میرے اللہ! میں تیری عظمت و رفعت کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس بات سے کہ کوئی میرے نیچے سے حملہ کر کے مجھے ختم کر دے۔

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۶۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۲۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۱)	جلد۳	صفحہ۲۴۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۸۵)	جلد۴	صفحہ۳۹۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۷)	جلد۱۰	صفحہ۲۳۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۰)		صفحہ۴۱۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۴۵)	جلد۲	صفحہ۲۰۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۵۶۶)		صفحہ۳۷۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۲۹۶)	جلد۱۲	صفحہ۳۴۳

اللہ وحدہ لاشریک نے انسان کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا۔ خلافت و نیابت کا تاج مرصع اس کے سر کی زینت بنایا۔ اب اس خلیفۃ اللہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک سے اپنا رشتہ و تعلق برقرار رکھے۔ یہ دعائیں اس تعلق کو برقرار رکھنے کے لئے ممد و معاون ہیں۔ درج بالا دعاء کتنی ہمہ گیر ہے وہ انسان جسے دین و دنیا میں اہل و مال میں عفو عامہ نصیب ہو جائے اسے اور کیا چاہیے۔

اَلْعَافِيَةُ دِفَاعُ اللّٰهِ عَنِ الْعَبْدِ وَ عَافَاهُ عَنِ الْمَكْرُوْهِ.

اللہ تعالیٰ کا بندے سے ہلاک کرنے والی چیزوں کا دور کرنا اور اسے مکروہات سے بچانا عافیت کہلاتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَافِيَةُ، دَفْعُ جَمِيْعِ الْمَكْرُوْهَاتِ فِى الْبَدْنِ وَالْبَاطِنِ فِى الدُّنْيَا وَالْآ خِرَةِ.

انسان کے ظاہر و باطن سے، دنیا و آخرت میں تمام مکروہات کا دور کرنا عافیت کہلاتا ہے۔

اس بات پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے کہ اس نے اٹھتے ہی اپنی یاد کی توفیق عطاء فرمائی۔

لا اِلَہَ اِلّا اللّٰہُ وَ حدَہ لا شَرِیکَ لَہ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر. وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلا اِلَہَ اِلااللّٰہُ واللّٰہُ اکْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ.

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے تمام فرمانروائی اور تمام بادشاہت اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی ذات حق کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام خوبیاں بھی اسی کیلئے ہیں اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور برائی سے روگردانی اور نیکی کی ہمت اسی اللہ تعالیٰ کی توفیق پر موقوف ہے۔

-❁-

یہ کتنی خیرات و برکات سے بھرپور کلمات ہیں۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ: وہ مبارک کلمہ ہے کہ اگر سو سالہ مشرک ایک مرتبہ اسے پڑھے تو اللہ جل جلالہ سو سالہ شرک کے گناہوں اور غلاظتوں سے پاک کر دیتا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ: ان دو کلمات کا اجر و ثواب اتنا ہے کہ اس سے قیامت میں اعمال تولنے والا میزان بھر جائے گا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ: مسلمان کا شعار ہے جس کے ذریعے وہ روزانہ سینکڑوں مرتبہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کرتا ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ: کو حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرش کا خزانہ فرمایا ہے۔

سو کر اٹھتے وقت ان کلمات کا ورد یقیناً اسے اس طرح پاک کر دے گا جس طرح وہ پیدا ہونے والے دن پاک تھا۔اسی لئے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کلمات کے بعد مغفرت و بخشش کی دعا مانگی جائے یا کوئی بھی دعا مانگی جائے قبول ہوگی اور اس کے بعد وضو کر کے نماز ادا کی جائے تو وہ نماز بھی یقیناً قبول ہوگی۔

صحیح البخاری کے راوی امام عبداللہ فربری فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ رات کو میری آنکھ کھلی تو میں نے فوراً اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کلمات طیبات کو زبان سے ادا کر دیا پھر آنکھ لگ گئی تو دیکھا کہ کوئی خواب میں آ کر میرے پاس اس آیت کی تلاوت کر رہا ہے:

وَھُدُوْاِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَھُدُ وا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْد.

انہیں طیب وطاہر قول کی ہدایت نصیب کر دی گئی اور انہیں اللہ تعالیٰ کے صراطِ مستقیم کی بھی رہنمائی فرمادی گئی۔

شیطان انسان کا دشمن ہے اور اس کی ہر گھڑی یہ خواہش بلکہ کوشش ہوتی ہے کہ اولادآدم کو صراطِ مستقیم سے پھسلا دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ اس کیلئے بند کر دیا جائے۔رسول عربی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ازلی دشمن کے طریقہ واردات کو ان الفاظ میں

بیان فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۷۷۶)	جلد۲	صفحہ۲۰۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۳۰۶)	جلد۷	صفحہ۱۳۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داوَد	رقم الحدیث(۱۳۰۶)	جلد۱	صفحہ۴۸۷
صحیح سنن ابی داوَد	رقم الحدیث(۱۳۰۶)	جلد۱	صفحہ۳۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۸۹۳)	جلد۱	صفحہ۴۷۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۶۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۹۴۴)	جلد۱	صفحہ۴۹۹
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۶۴۷)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۱۸۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۲۱۹)	جلد۱	صفحہ۳۸۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۴۱۸۱)	جلد۶	صفحہ۶۹
صحیح الاذکار			صفحہ۱۲۵

ترجمہ:

تم میں سے جب بھی کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی، گردن کی پشت پر تین

مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۸۶۹)	جلد۱	صفحہ۴۳۰
قال الالبانی:	المحقق متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۴۶۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۳)	جلد۶	صفحہ۲۹۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۶۲۷۸)	جلد۱۱	صفحہ۱۶۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
شرح مشکل الآثار		جلد۱	صفحہ۱۴۵
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۴۶۴۳)	جلد۲	صفحہ۷۰۵
قال البیھقی:	رواۃ البخاری فی الصحیح		
مسند حمیدی	رقم الحدیث (۹۶۰)	جلد۲	صفحہ۴۲۶
سنن النسائی		جلد۳	صفحہ۲۰۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۰۶)	جلد۱	صفحہ۵۲۳
قال الالبانی:	صحیح		

گانٹھیں مضبوطی سے لگا دیتا ہے اور ہر گانٹھ کی جگہ پر تھپکیاں دیتا ہے اور کہتا ہے رات لمبی ہے سو یارہ۔

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ایسے کلمات کی تعلیم ارشاد فرمائی جن کے پڑھ لینے سے وہ رات بھر شیطان کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے بلکہ وہ کلمات طیبات اس کیلئے ایک مضبوط قلعہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس قلعہ کو عبور کرنا شیطان کے بس میں نہیں۔

ان کلمات طیبات میں درج بالا دعاء کا پہلا حصہ (وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر '') تک ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو آدمی صبح ان کلمات طیبات کو زبان سے ادا کرے وہ شام تک، جو شام کو ادا کرے وہ صبح تک شیطان کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

بعض خوش نصیب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی پیروی میں اس درجہ کمر بستہ ہوتے ہیں کہ شیطان کا ان تک گزر مشکل ہو جاتا ہے بلکہ وہ جس جگہ موجود ہوں وہ ساری جگہ شیطان کے اثرات بد سے محفوظ رہتی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول عربی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَاسَلَكْتَ فَجًا اِلَّا سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًا غَيْرَكَ.

اے عمر! تو جس راستہ سے گزرتا ہے شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ سے گزر جاتا ہے۔

ایک صاحب بصیرت نے دیکھا دو شیطان مسجد کے دروازے پر کھڑے ہیں ایک

دوسرے سے کہہ رہا ہیں مسجد کے اندر داخل ہو جاؤ اور نمازی کے دل میں وسوسہ ڈال کر اسے نماز سے برگشتہ کر دو۔ اس نے جواباً کہا:

نمازی کے قریب جو سویا ہوا آدمی ہے مجھے اس سے ڈر لگ رہا ہے کیونکہ اس کے جسم سے نکلنے والا سانس مجھے جلا کر ختم کر دے گا۔ وہ صاحبِ بصیرت مسجد کے اندر داخل ہوا تو دیکھا حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ لیٹے ہوئے ہیں۔ ہاں ہاں جو فرد بشر احکام خداوندی پر عمل پیرا ہو اور اس کی ہر سانس سے اللہ تعالیٰ کی صدا بلند ہوتی ہو تو شیطان اس کے نزدیک نہیں جا سکتا۔

شیطان ہر سونے والے پر گرہیں نہیں لگا سکتا بلکہ اسے ہی اپنی گرفت میں کرتا ہے جو یادِ خدا سے غافل ہو اور انسان ہوتے ہوئے بھی انسانیت سے فروتر ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ارشاد گرامی ہے:

فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْحَلَّتْ عُقْدَة'' فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَة'' فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَة كُلُّهَا.

پھر اگر سونے والا بیدار ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جائے گی اور اگر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ بھی کھل جائے گی اور اگر اس نے نماز ادا کی تو اس کی سب کی سب گرہیں کھل جائیں گی۔ جو آدمی اٹھ کر ان امور کو سرانجام نہ دے اسے خبیث النفس اور کسلان کہا گیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دعا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِىْ عَلٰى دِيْنِكَ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

ترجمہ:

اے دلوں کو پھیرنے والے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد حق سے نہ پھیر اور ہمیں اپنے جنابِ خاص سے رحمت عطا فرما یقیناً تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔

-۞-

ترمذی میں اتنا اضافہ ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اکثر یہی دعاء مانگتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَیْسَ آدَمِیّ " اِلَّا وَقَلْبُهُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعَ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَذَاغَ ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۴۵۵)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۶۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۳۹۹)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۴۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۸۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۴۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۰۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

اے ام سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دوانگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ جس کا چاہتا ہے دل سیدھا رکھتا ہے اور جس کا چاہتا ہے دین سے پھیر دیتا ہے۔

اس دعاء کے آخر میں اللہ کے اسماء میں سے اسم ''الوھاب'' ذکر ہے۔

وھاب کی تشریح کرتے ہوئے محمد بن علان لکھتے ہیں:

اَلْوَهَّابُ صِيْغَةُ مُبَالَغَة'' اِذْهُوَ الْوَاهِبُ لِجلائِلِ النِّعَمِ وَدَقَائِقِهَا فَمَا فِي الْكَوْنِ شَيْءٌ'' جَلَّ اَوْقَلَّ اِلّا وَهُوَ مِنْ فَضْلِهِ وَنِعْمَتِهِ۔

وہاب مبالغہ کا صیغہ ہے وہ اللہ بڑی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے اور چھوٹی بھی کائنات میں کوئی چیز بڑی ہو یا چھوٹی سب اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام سے ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ:

مَامِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْناً وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيّاً الا كَانَ حَقّاً عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

ترجمہ:

میں نے اللہ تعالیٰ کو رب مانا اور میں اس پر دل وجاں سے راضی ہوں اور میں نے

المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۰۱۶۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۱۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۲۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۵
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۵	صفحہ ۱۹
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۶
قال الحاکم:	حدیث صحیح الاسناد		
قال الذھبی:	صحیح		

اسلام کو اپنا دین منتخب کیا اور میں اس پر بھی راضی ہوں اور میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان لایا اور میں اس پر دل وجاں سے راضی ہوں۔

یہ کتنی مختصر اور پیاری دعاء ہے۔

اللہ ہمارا ربّ ہے اس کی ربوبیت دائمی، ہمہ گیر اور عالمگیر ہے۔ہم اسی کے سامنے تسلیم ورضا سے سر جھکاتے ہیں اس کی قدرت میں اس کی تخلیق میں اور اس کی ربوبیت میں کوئی نقص نہیں وہ ہر عیب سے منزہ ہے۔

اسلام ہمارا دین ہے یہ دین بھی زمان ومکان کی حدود پر حاوی ہے ہر رنگ ونسل، خطہ وملک پر محیط ہے۔اس کے نظام عبادات میں، اس کے نظام معاشیات میں، اس کے نظام سیاسیات اور نظام اخلاق میں کوئی کجی نہیں اس کا ہر نظام افراط وتفریط سے پاک ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کائناتی اور آفاقی ہے۔ فیضانِ نبوت سے ہر خاص وعام، اپنے بیگانے، جن وبشر، ملائکہ ومقربین سب مستفیض ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں، رسالت میں زہد وتقویٰ میں خلوص وللٰہیت میں، سیرت وکردار میں، حسن وجمال میں کوئی نقص نہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس ذاتِ حق کو نظیف لطیف اور طیب وطاہر پیدا فرمایا۔ ہمارا ان ساری باتوں پر ایمان ہے یہ ایمان جبری نہیں بلکہ رضا وخوشی سے ہے اور ہزار سعادت وبرکات کے ساتھ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح وشام تین تین مرتبہ اس کلمہ کو زبان سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنے ذمہ لے لی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے کو راضی اور خوش کردے گا۔

یہ کتنی عظیم بشارت ہے کہ فقط ان کلمات سے اللہ تعالیٰ بندے کو راضی کرے گا اگر اب بھی ہم یہ نعمت حاصل نہ کرسکیں تو یہ ہماری حرماں نصیبی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ أَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَاوَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَیْکَ النُّشُوْرَ. وَاِذَا أَمْسٰی قَالَ:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَاوَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَیْکَ النُّشُوْرَ.

سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد۴	صفحہ۳۵۰
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد۳	صفحہ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۲)	جلد۵	صفحہ۲۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۱)	جلد۳	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۶۸)	جلد۴	صفحہ۳۲۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۶۸)	جلد۵	صفحہ۳۸۲
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	جلد۳	صفحہ۶۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۶۹۵)	جلد۹	صفحہ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۶۳)	جلد۹	صفحہ۵۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرَ.

اے ہمارے اللہ! تیرے ہی حکم سے ہماری شام ہوتی ہے اور تیرے حکم سے ہماری صبح ہوتی ہے تیرے ہی حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم پر موت آئے گی اور تیری ہی طرف موت کے بعد پھر اٹھ کر حاضر ہونا ہے اور جب شام ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بِکَ اَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَاوَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۵
قال شعیب الارنوؤط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۲
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۵۶۴)		صفحہ ۳۷۸
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۴۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۴۴
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۹۹)		صفحہ ۳۰۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۹۹)		صفحہ ۴۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم واللیلۃ (ابن سنی)	رقم الحدیث (۳۵)		صفحہ ۲۰

اے اللہ! تیری ہی توفیق و اعانت سے ہم شام کرتے ہیں اور تیرے ہی کرم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے موت سے ہمکنار ہوں گے اور موت کے بعد قیامت کو تیری ہی بارگاہ میں پھر اٹھ کر حاضر ہوں گے۔

بِکَ اَصْبَحْنَا

سورج جب مشرق سے طلوع کرتا ہے تو ہر طرف اجالا ہو جاتا ہے لوگ اپنی اپنی خواب گاہوں سے نکل کر کاروبار زندگی میں مگن ہو جاتے ہیں ایک بندہ مومن جب اپنے بستر سے اٹھتا ہے تو اس کی زبان، قلب و قالب اللہ وحدہ لاشریک کا شکر ادا کرتی ہے اور وہ اعتراف کرتا ہے کہ اے خالق و مالک میرا اس بستر سے اٹھنا تیری توفیق و اعانت سے ہے تیری کرم نوازی سے میں اس دن کے اجالے سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ دن میں کاروبار کے معاملات میں اکثر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو فراموش کر دیا جاتا ہے تو ایک مسلم عرض کرتا ہے (بِکَ اَصْبَحْنَا) اے اللہ تیری توفیق و مدد سے ہم صبح کر رہے ہیں اور یہ نعمت توفیق ہم سے چھین نہ لینا تیری اسی مدد سے ہم تیرے اطاعت گزار گی۔

اے رحیم و کریم اللہ (بِکَ اَصْبَحْنَا) ہماری صبحیں تیرے کرم سے ہیں ہمیں عبادت و بندگی کی سعادت سے بہرور فرمائے رکھنا اور اپنے حضور سر بندگی جھکانے کی نعمت سے محروم نہ کرنا۔ اے اللہ! سب کچھ تیرے قبضہ و اختیار میں ہے۔ ہم تیرے بندے ہیں ہمیں بندگی میں ہی دن گزارنے کی سعادت بخشنا۔

بِکَ اَمْسَيْنَا

زمین کو جب تاریکی اپنی لپیٹ میں لیتی ہے تو جرائم پیشہ افراد مختلف النواع جرائم کیلئے

کمر بستہ ہو جاتے ہیں وہ اس لئے کہ تاریکی میں اکثر لوگ آرام کر جاتے ہیں اور کوئی دیکھنے والا بھی ان کے علم میں نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اس تاریکی میں دلیر بن کر بدیوں کا ارتکاب کرتے ہیں انسانی نفس انسان کو برائی کی تلقین کرتا ہے اگر اللہ کی تائید ونصرت شامل حال نہ ہو تو انسان گناہوں کے گرداب میں پھنس کر غرق ہو جائے۔

درج بالا دعاء میں اپنے عجز کا اعتراف کیا گیا ہے اور اللہ وحدہ لاشریک سے درخواست کی گئی ہے کہ ہمیں اپنی آغوش رحمت میں رکھنا اور اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی مے سے شاد کام رکھنا۔

بِکَ نَحْیَا

اے اللہ! اے خالق و مالک ہماری زندگی وحیات تیرے قبضہ میں ہے ہمارے سانس تیرے حکم سے چل رہے ہیں اور ہماری رگوں میں حرکت تیرے اذن سے ہے ہم سراپا انکسار بن کر تیری جناب میں تیری حاکمیت کاملہ کا اقرار کرتے ہیں اور اپنی بندگی وعبدیت کا برملا اعلان کرتے ہیں۔

اے خالق و مالک! اب تیری بارگاہ میں التجا ہے کہ یہ زندگی یہ تیرا عطیہ ہم سب کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری میں بسر کرنے کی سعادت بخش دے جتنے سانس ہمارے مقدر میں ہیں اپنی یاد کی سعادتِ ارزانی فرمادے اس عالم آب وگل میں ہمیں ایمان کی بہاروں سے مزین فرمائے رکھنا اور زندگی کے آخری سانس تک اپنی کبریائی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے والوں میں رکھنا اور جب اس دنیا سے رخصت ہوں تو ہماری زبانوں اور ہمارے دلوں کی دھڑکنوں میں تیرا نام ہو اور ایمان وایقان کی نعمت عظمیٰ کے ساتھ (اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ) جاری ہو۔

بِکَ نَمُوْتُ

اے اللہ! اے ہمارے خالق و مالک ہم اعتراف کرتے ہیں کہ زندگی و موت تیرے ہاتھوں میں ہے۔ ہر ذی نفس کو ایک دن موت کی وادی میں جانا ہے تو یہ موت عدم محض نہیں بلکہ ایک دوسرے جہاں منتقل ہونا ہے تو اے ہمارے رب! جب تو ہمیں اس جہاں سے عالم برزخ لے جائے تو ایمان کی دولت سمیت لے جانا، ہماری قبروں کو جنت کے باغات بنا دینا اور اپنی رضا کا پروانہ نصیب کر دینا۔

اِلَیْکَ النُّشُوْرَ

اے ہمارے رب! ہمارا ایمان ہے کہ ایک دن ہم سب اپنی اپنی قبروں سے نکل کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہ فانی جہاں فنا ہو جائے گا ہم سب باقی جہاں میں پہنچ جائیں گے اس یوم قیامت پر ہم ایمان کامل رکھتے ہیں۔

اب ہماری درخواست ہے، ہماری التجا ہے اور ہم عاجزوں کی تیری جناب میں دعا ہے کہ اس عالم فانی میں ہمارے ایمان کی حفاظت فرمانا اور ہمیں اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمانا، صلوات مکتوبات (فرض نمازوں) کی پابندی کی سعادت بخشنا اور نوافل کی بھی توفیق دے دینا، دن ورات چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی لمحہ غافل نہ کرنا سب کچھ تیرے اختیار میں ہے ہمیں اپنا بندہ بنائے رکھنا اور کسی بھی لمحہ نفس و شیطان کے حوالے نہ کرنا۔

اے کریم اللہ! ہم پورے ایمان سے کہتے (اِلَیْکَ النُّشُوْرَ) ہمیں عالم آخرت کے انعامات سے سرفراز فرما دینا۔

عَنَ اَبَانَ بُنِ عُثْمَانَ ،قَالَ : سَمِعُتُ عُثُمَانَ - يَعُنِیَ: ابُنَ عَفَّانَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ- يَقُولُ : سَمِعُتُ رَسُولَ اللّٰه – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ -يَقُولُ : مَنُ قَالَ بِسُمِ اللّٰهِ الَّذِیُ لاَ يَضُرُّمَعَ اسُمِهٖ شَیُئی" فِی الاَرُضِ وَلاَ فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيُعُ الُعَلِيُم . ثَلاثَ مَرَّاتٍ - لَمُ تُصِبُهُ فَجُأَةُ بلاءٍ حَتّٰی يُصُبِحَ ، وَمَنُ قَالَهَا حِيُنَ يُصُبِحُ - ثَلاثَ مَرَّاتٍ- لَمُ تُصِبُهُ فَجُأَةُ بَلاءٍ حَتّٰی يُمُسِیَ .

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۶۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۰
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمہ:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے جس نے شام کے وقت تین مرتبہ پڑھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم.

(اس اللہ کے نام سے جس نام کی معیت ہو تو ارض وسماء کی کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی اور وہ اللہ سمیع وبصیر ہے)

اسے صبح تک اچانک آنے والی مصیبت نہیں آئے گی اور جس نے ان کلمات کو صبح کے وقت تین مرتبہ ادا کیا تو اسے شام تک اچانک آنے والی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۷۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۴
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۱۵)		صفحہ ۱۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ مَااَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ ذَالِکَ الْیَوْمِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۲
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۳)		صفحہ ۱۳۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۷۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۵
صحیح ابن حبان (واللفظ لہ)	رقم الحدیث (۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۲
قال شعیب الارنووط:	قال الحافظ: حدیث حسن		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۵

جس نے صبح کے وقت یہ کلمات

اَللّٰھُمَّ مَااَصْبَحَ بِی مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

اے اللہ! جو بھی نعمت مجھے ملی یا تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی کوئی انعام ملا وہ صرف تیری ذات وحدہ لاشریک کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! ساری حمد وثناء تیرے لئے ہے اور شکر وسپاس بھی تیرے لئے ہے۔

تو اس آدمی نے اس دن کا شکر ادا کر لیا۔

-❁-

رسول عربی سیّدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

جس آدمی نے بوقت صبح ان کلمات سے اپنی زبان کو معطر کیا اس نے دن کا شکر ادا کر لیا اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اس نے رات کا شکر ادا کیا۔

الٰہی ہم تیرا شکر نہ ادا کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔ الٰہی ابدالآباد تک درودوں کی بارش ہو تیرے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جس نے ہمیں تیرے شکر کا طریقہ بتا دیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: کَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ - اِذَا اَمْسٰی قَالَ:

أَمْسَیْنَا وَأَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرِ مَافِیْهَا وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ

بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَانُھَرِمِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.
وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِکَ اَیْضاً اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ.

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۱۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۳
قال شعیب الارنوؤط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۹۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۵۳
قال الھیثمی:	رجالہ رجال الصحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۱
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم للیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۲۳)		صفحہ ۱۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۳۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۸۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۱

ترجمہ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور نبی اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شام ہوتی یہ دعا مانگا کرتے تھے:

أَمْسَيْنَا وَأَمسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر . اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَافِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا . اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

اور جب صبح ہوتی تو یوں دعا مانگتے:

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗلَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر . اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَافِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

شام اس حالت میں ہوئی کہ ہم اور ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے قبضہ واختیار میں ہے۔ تمام خوبیاں اور کمالات بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ وحدہ' لاشریک ہے۔ تمام حکمرانی اسی کے لئے ہے اور تمام حمد وثناء کا سزاوار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! مجھے اس رات کی خیر و برکت بھی عطا فرما دے جسے رات اپنے پردے میں لے لے اور اے میرے اللہ! میں اس رات کے شر سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے بھی پناہ کا طلب گار ہوں جو رات کی تاریکی میں روپوش ہوگئی ہے۔ اے میرے اللہ!

مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لے سستی و کاہلی سے جو تیری اطاعت و بندگی سے محروم کر دے جو تیری بندگی کا اہل نہ رہنے دے۔ بڑھاپے سے اور کبرسنی کے برے اثرات سے، دنیا کے فتنہ وفساد سے اور قبر کے عذاب سے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- يَدَعُ هٰذِهِ الدَّعَواتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَة ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ۔ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَدْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ م بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۱۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۲
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۴

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح وشام ان کلمات سے دعا مانگنا ترک نہ کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْئَلُکَ الْعَفُوَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالاٰخِرَ ة . اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی دِيْنِی وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ .

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۴۴)	جلد۳	صفحہ۴۸۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۲۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۱)	جلد۳	صفحہ۲۴۱
قال شعیب الارنوؤط:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۸۵)	جلد۴	صفحہ۳۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۷)	جلد۱۰	صفحہ۲۳۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۰)		صفحہ۴۱۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۴۵)	جلد۲	صفحہ۲۰۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۵۶۶)		صفحہ۳۷۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۲۹۶)	جلد۱۲	صفحہ۳۴۳

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَدْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ م بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِيْ وَأعَوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

اے میرے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوالی ہوں۔

اے میرے اللہ! میں اپنے دین ودنیا اور اپنے اہل ومال میں تیری ذات سے معافی اور عافیت کا سائل ہوں۔

اے میرے اللہ! وہ امور جو میرے لئے باعث شرمندگی ہوں انہیں تو اپنی رحمت کی چادر میں چھپالے اور میرے دل کی گھبراہٹ اور تشویشات کو امن نصیب فرما۔

اے میرے اللہ! میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔

اے میرے اللہ! میں تیری عظمت ورفعت کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس بات سے کہ کوئی میرے نیچے سے حملہ کرکے مجھے ختم کردے۔

-۞-

اللہ وحدہ لاشریک نے انسان کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا۔ خلافت ونیابت کا تاج مرصع اس کے سر کی زینت بنایا۔ اب اس خلیفۃ اللہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک سے اپنا رشتہ وتعلق برقرار رکھے۔ یہ دعائیں اس تعلق کو برقرار رکھنے کے لئے ممدومعاون ہیں۔ درج بالا دعاء کتنی ہمہ گیر ہے وہ انسان جسے دین ودنیا میں اہل ومال میں عفو عامہ نصیب ہوجائے اسے اور کیا چاہیے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ۔ أَنَّہٗ اَمَرَ رَجُلاً ، اِذَا اَخَذَ مَضْجِعَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفّٰھَا ۔ لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا : إن أَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا ، وَاِن اَمَتَّھَا فَاغْفِرْلَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ .

فَقَالَ رَجُلٌ : اَسَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ عُمَرَ ؟ قَالَ : مِنْ خَیْرٍ مِنْ عُمَرَ ، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ .

ترجمہ :

اے اللہ! تو نے ہی میرے نفس وروح کو پیدا فرمایا اور تو ہی میری روح قبض فرمائے گا۔ میری جان کا مرنا اور جینا تیرے قبضہ واختیار میں ہے اگر تو نے میری جان کو زندہ رکھنے کا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۵۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۸۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۴۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۵۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۷۹۷)		صفحہ ۴۶۶

فیصلہ فرمایا ہے تو میرے روح و جسم کو گناہوں نافرمانیوں سے محفوظ فرما اگر تو نے موت دینے کا فیصلہ کرلیا ہے تو میری جان کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے عام معافی عطا فرما اور دنیا و آخرت میں عافیت نصیب فرما۔

نیند کو موت کی بہن کہا جاتا ہے۔ وہ نیند جس میں قیامت سے قبل بیداری نہ ہو اسے موت کہتے ہیں۔ اس دعا میں اللہ جل جلالہ کی تین شانوں کا ذکر کیا گیا ہے:

۱۔ پیدا فرمانے والا

۲۔ زندگی دینے والا

۳۔ موت سے ہمکنار کرنے والا

سوتے وقت ان تین شانوں کا اپنی زبان سے اظہار اپنی بے بسی اور عجز کا اعتراف ہے۔ بحرِ عجز و نیاز میں ڈوب کر عرض کی جاتی ہے کہ اے اللہ! اگر میری زندگی کے کچھ لمحات باقی ہیں تو مجھے ہر برائی، نافرمانی اور شر سے محفوظ فرما اور اگر وقت پورا ہو چکا ہے تو میرے سابقہ گناہوں کو معاف فرما اور دونوں جہانوں میں مجھے عافیت اور اطمینان و سکون نصیب فرما۔

عَنْ جَابِرٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

اِذَا رَأٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَیَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا .

وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ .

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۲۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۴۲۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۴۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰۳)	جلد ۶	صفحہ ۲۵۷۱

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور تین مرتبہ پڑھے:

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

میں اللہ کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں مردود شیطان کے شر سے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ پہلو بدل لے۔

-۞-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۳۵)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۲۷۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۰۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹۸

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- أَنَّ اَبَابَکْرٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! عَلِّمْنِیْ شَیْئاً اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ : قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ کُلِّ شَیْئٍ وَمَلِیْکَهٗ أشهَدُ اَن لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِهٖ.

قُلْ ذَالِکَ اِذَا اَصْبَحْتَ ،وَاِذَا اَمْسَیْتَ، وَاِذَا أَوَیْتَ اِلٰی فَرَاشِکَ.

صحیح الاذکار			صفحہ۱۱۵
سنن ابی داود	رقم الحدیث(۵۰۶۷)	جلد۴	صفحہ۳۵۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث(۵۰۶۷)	جلد۳	صفحہ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۴۰۳)	جلد۵	صفحہ۲۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۳۹۲)	جلد۳	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث(۲۷۵۳) جلد۲-۶		صفحہ۵۸۰
قال الالبانی:	حدیث صحیح		

ترجمہ:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے ایسی دعا کی تعلیم دیجئے کہ جب میں صبح کروں یا شام کروں تو وہ دعا مانگا کروں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کرو یا شام کرو تو اللہ کی بارگاہ میں یہ عرض کیا کرو: اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰات وَالاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیئٍ وَمَلِیْکَہٗ أشھَدُ اَن لا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ.

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے! اے غیب وشہادت کے جاننے والے! اے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی الہ (معبود) نہیں میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کی شرک کی ترغیب سے۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۰۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۸
قال الھیثمی:	رواہ احمد واسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب فی الدعاء	رقم الحدیث (۸۸)		صفحہ ۱۵۲

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم صبح کرو یا شام کرو یا جب تم اپنے بستر پر دراز ہو تو یہ (درج بالا) دعا مانگا کرو۔

-۞-

بوقت صبح جب ہر سو اُجالا ہو رہا ہو سورج تاریکی کی موٹی چادر کو تار تار کر رہا ہو اور شام کے وقت جب سورج ڈوب رہا ہو تاریکی کرہ ارض پر بسنے والوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لے رہی ہو اس وقت ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تعلیم دی گئی ہے۔

جس اللہ جل جلالہ نے اتنا بڑا نظام چلایا ہے کبھی رات ہے، کبھی دن، کبھی سردی ہے، کبھی گرمی، کبھی بارش ہے اور کبھی خشکی وہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑے نظام چلانے پر قادر ہے۔

وہ اللہ تعالیٰ جو انسان کو نیند سے ہمکنار کرتا ہے اور اسے جب نیند کی وادی میں دھکیلتا ہے تو اسے گردو پیش کی خبر نہیں رہتی وہ پھر اچانک اسے بیداری عطا کرتا ہے۔

روزانہ نیند و بیداری کا چکر اسی وحدہ لاشریک کی طرف سے فرزند آدم کو اس بات کی دعوت ہے کہ سوچ جو اللہ تعالیٰ روزانہ موت وحیات سے گزارتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جملہ کائنات کو یکبارگی موت سے ہم آغوش کر دے اور پھر سب کو زندہ کر کے اپنی بارگاہ میں کھڑا کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک دن بارگاہِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی:

یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے چند کلمات تعلیم فرمادیجئے جنہیں میں صبح وشام پڑھا کروں۔

رسول عربی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج بالا دعا کی تعلیم دی اور فرمایا:

قُلْهَا إذا اصبَحْتَ وَاِذَا أمسيت و إذا اخذت مضجعک.

صبح وشام اور جب سونے لگو ان کلمات سے دعا مانگا کرو۔

ان کلماتِ طیبات میں اللہ وحدہ لاشریک کو آسمانوں اور زمین کا خالق، غیب وشہادت کا عالم ہر چیز کا ربّ اور مالک کہہ کر پکارا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا بہترین انداز ہی یہ ہے کہ اس کی تعریف وتوصیف کی جائے۔ اس کی حمد وثناء کرنا اس کی رحمتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے اور جب اس کے ساتھ اس کے معبود حقیقی ہونے کی گواہی بھی دی گئی تو یہ بات نور در نور ہوگئی۔

بعدہ اس کی پناہ مانگی گئی۔ ہاں جو بھی اس کی محفوظ پناہ اور مضبوط حفاظت میں آنا چاہے وہ اپنی شانِ بندہ پروری سے ضرور اپنی پناہ وحفاظت میں لیتی ہے۔

اے اللہ! ہم سب کو اپنی پناہ میں پناہ لینے کی سعادت عطا فرما۔ جو تیری پناہ میں آ گیا وہ شیاطین جن وانس کی شرانگیزیوں اور نفس کی وسوسہ اندوزیوں اور اس کی باطل ترغیبات کے اثر سے محفوظ و مامون ہو گیا۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الاَرْضِیْنَ وَمَا أقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضَلَّتْ ۔ کُنْ لِیْ جَاراً مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَد'' اَوْ اَنْ یَبْغٰی عَلَیَّ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلاَ اِلٰهَ غَیْرُکَ وَلاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

ترجمہ:

اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور ہر اس چیز کے پروردگار جس پر آسماں سایہ فگن ہیں۔ اے زمینوں کے رب اور ہر اس چیز کے رب جسے زمین اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔

اے شیاطین اور ان کے گمراہ کنندگان کے مالک مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لینے والا ہو جا اپنی تمام مخلوقات کے شر سے، کوئی مجھ پر زیادتی نہ کرے اور نہ مجھ پر ظلم ڈھائے۔ عزت والا اور ہر شر سے محفوظ ہے وہ آدمی جسے تو اپنی پناہ میں لے لے۔ تیری حمد و ثنا کا مقام بہت بلند ہے۔ تیرا غیر الہ اور معبود نہیں ہو سکتا کیونکہ تیرے علاوہ کوئی لائق عبادت اور مستحق الوہیت نہیں ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بے خوابی کی شکایت تھی انہوں نے اپنی اس تکلیف کا اظہار رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سوتے

وقت اس دعا کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

انسان کتنا ناقص اور بے بس ہے۔ اگر اسے نیند نہ آئے تو اس کے تمام امور میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور اس کا تمام نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ انسان کو نیند جیسی نعمت کے لئے بھی اللہ کی پناہ گاہ درکار ہے۔ اس دعا میں اللہ کی عظمت و رفعت کا اظہار بھی ہے اور اپنے بے بسی اور بے چارگی کا اعلان بھی ہے۔ ان چیزوں کے بیان کے بعد اللہ سے اس کی پناہ طلب کی جا رہی ہے۔

واقعی اس انسان کو کوئی مخلوق تکلیف نہیں پہنچا سکتی جو اللہ کی پناہ گاہ میں پناہ لے لے۔ اور یقیناً وہ آدمی آفات و بلیات سے مامون محفوظ ہے جسے اللہ اپنی حفاظت دامن کے حصار میں لے لیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : جَاءَ رَجُل" اِلَی النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ الْبَارِحَةَ ؟ قَالَ:

أَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ . اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ لتَامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّکَ۔

صحیح اذکار			صفحہ۱۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۷۰۹)	جلد۵	صفحہ۲۵۴
سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث(۳۵۱۸)	جلد۴	صفحہ۱۳۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث()	جلد	صفحہ
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۲۸۵۲)	جلد۳	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۸۹۸)	جلد۱۳	صفحہ۲۷۴
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۳۸۹۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۶

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ

ایک آدمی حضور نبی کریم -صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی یارسول اللہ! رات مجھے ایک بچھو نے کاٹ لیا:

تو حضور -صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اگر تم شام کو یہ کلمات کہہ دیتے تو تم کو بچھو ضرر نہ پہنچاتا۔

اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ لتَامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّکَ

میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامات کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں۔

-۞-

اس دنیا میں مخلوق ایک دوسرے کو ضرر پہنچاتے ہیں بعض موذی جانور ہیں جو انسان کو تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں بعض موذی صفت انسان ہیں جو کسی دوسرے کو اچھا کھاتے اچھا

صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۳۸۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۷۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۵۸۸)		صفحہ ۳۸۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علیٰ شط مسلم		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۷	صفحہ ۱۴۳

پیتے نہیں دیکھ سکتے۔ وہ اس آدمی کے درپئے آزار ہوتے ہیں اور اس کو تکلیف پہنچا کر دم لیتے ہیں۔ ایسے موذی جانوروں اور موذی انسانوں سے بچنے کا نسخہ حضور نبی کریم۔صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے درج بالا دعا کی صورت میں عطا فرما دیا ہے۔ جو مسلم پورے ایمان وایقان سے اس دعا کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر موذی کی اذیت سے محفوظ رکھتا ہے۔

اذیت وتکلیف آنے کے بعد واویلا کیا جاتا ہے اس کی تدارک کی کوشش کی جاتی ہے تو کیا یہ دانائی نہیں کہ اذیت سے بچاؤ کا پہلے ہی سدِ باب کرلیا جائے۔ کلمات الٰہیہ کی پناہ وحفاظت میں آیا جائے اور یاد رہے کہ اللہ عزوجل کی پناہ وحفاظت میں آنے والا کبھی خائب وخاسر نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامیاب وکامران ہوا کرتا ہے۔

اے رحیم وکریم اللہ! ہم سب مسلمین کو آفات وبلیات سے محفوظ فرما اور ہمیں حیات مستعار کے بقیہ ایام اپنی رضا کی خاطر بسر کرنے کی سعادت عطا فرما آمین یا رب العالمین ببرکة سید المرسلین – صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَأَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِی عِلماً وَلاَ تزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْهَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِن لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

ترجمہ:

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں۔

اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے اور میں تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں۔

میں اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوالی ہوں۔

اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت سے نوازنے کے بعد میرے دل کو

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۳۱)	جلد۱۲	صفحہ۳۴۱
عمل الیوم اللیلۃ	رقم الحدیث (۸۶۵)		صفحہ۴۹۵
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۱)	جلد۴	صفحہ۳۴۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۱۱۸)	جلد۱۱	صفحہ۴۱۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۲۵)	جلد۲	صفحہ۲۳۳

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

راہِ ہدایت سے نہ پھیر اور مجھے اپنی جناب خاص سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو ہی سب سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔

-۞-

ابدالا باد تک اللہ درود سلام بھیجے اس نبی عربی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے اپنے امتیوں کو سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے درِ خدا کھادیا کتنی پیاری تعلیم ہے۔ سونے لگو اللہ کو یاد کرو۔ استغفار کرو۔ رو بہ کرو اور جن آنکھ کھلے اُسی اللہ کو یاد کرو اس کی حمد وثناء کرو۔ حصولِ رحمت کے لئے اس کی جناب میں جھولی پھیلا دو۔ دن میں بے شمار مشغولیتیں ہیں۔ ہزاروں کام ہیں۔ علم و معرفت اللہ کا نور ہے یہ وہ خزانہ ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ آنکھ کھلتے ہی اس بارگاہ صمدیت میں دعاء ہے کہ اے اللہ جب سورج اپنی آنکھ کھولے مجھے آج پھر علم و معرفت کے چند موتی عطا فرمانا اور اپنی رحمتوں سے میری جھولی بھر دینا۔ اے اللہ! کوئی الہ نہیں مگر تو ہی ہے۔ تو ہر عیب نقص سے پاک ہے۔ اے اللہ! میں اپنے گناہوں کے لئے تیری جناب سے مغفرت کا طالب ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوالی ہوں۔ اے اللہ! میرے لئے علم و مغرفت میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ہدایت سے نہ پھیر اور مجھے اپنی جنابِ خاص سے رحمت عطا فرما یقیناً تو ہی سب سے بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْماً وَلَا تَزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

-۞-

نیند سے بیدار ہوتے ہی اللہ کا ذکر اس کی الوہیت کے اقرار کے ساتھ کتنا عمدہ فعل ہے اور پھر یہ کہنا اے اللہ! تو معبود حقیقی ہے تو ہر نقص سے پاک ہے۔ تیری ذات میں تیری صفات میں تیرے اسماء میں کوئی نقص نہیں۔ اسی کے بندہ ہونے کا اقرار ہے۔

بندہ یہ بھی تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے لیکن میں گناہوں کی آلودگیوں سے لتھڑا ہوا ہوں۔ میرا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا اور سونا جاگنا سب کا سب خطاؤں سے خالی نہیں اس لئے وہ کہے اے میرے خالق و مالک! میں اپنے گناہوں کی معافی تجھ سے مانگتا ہوں تو میرے گناہوں پر قلم عفو پھیر دے اور میرے باطن کو پاک وصاف کر دے۔

اے اللہ! تیرا در رحمت بڑا وسیع ہے تو نے اپنے لطف وکرم سے میرے گناہوں کو معاف کر دیا ہے اب اپنی رحمتوں میں سے مجھے بھی حصہ عطا فرما اور میری خالی جھولی کو پانی خصوصی رحمتوں سے بھرپور فرما۔

اے اللہ! میرے علم ومعرفت میں اضافہ فرما۔ میری نظر میں دنیا کی کوئی قدر ومنزلت نہ رہے کہ میں اس فانی لذتوں سے کنارہ کش ہو جاؤں اور مجھے وہ دل بینا عطا فرما جس سے میری نظر میں صرف تو ہی تو رہ جائے۔

علم وہی ہے جس سے قربِ الٰہی نصیب ہو اور جو علم اللہ تعالیٰ سے دور کر دے وہ علم نہیں سب سے بڑی جہالت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً روایت کرتی ہیں:

كُلَّ يَوْمٍ لَا أَزْدَادُ فِيهِ عِلْماً يُقَرِّبُنِيْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا بُوْرِكَ لِيْ شَمْسِ ذَالِكَ الْيَوْمِ ۔

ہر وہ دن جس میں مجھے ایسا علم نہ ملے جو مجھے اللہ تعالیٰ کے اور قریب کر دے تو اس دن کے سورج میں میرے لئے کوئی برکت نہ ہو۔

حضور سیّد العالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں ہر دن بلکہ ہر آن اضافہ ہوتا ہے اور آپ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے اور قریب ہوتے ہیں وہ اللہ کے محبوب جن کی علم کا کنارہ ہمیں نظر نہیں آتا وہ ہر روز اپنے اللہ سے مزید علم کی دعا مانگتے تھے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی روزانہ اپنے اللہ سے جہاں اور بہت کچھ مانگتے ہیں وہاں علم و معرفت میں اضافہ کا بھی سوال کریں۔

قلب کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تغیر و تبدل میں دیر نہیں لگتی وہ انسا بڑا خوش نصیب ہے جس کا دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمان – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالا : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اِذَا أَوىٰ اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ : بِاسْمِکَ اللّٰهُمَّ أَحْيَا وَاَمُوْتُ وِاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَا تَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۱۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۲۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۱)	جلد ۵	صفحہ ۶۵۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۵۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۲۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۶ ۷
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۳۱۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۵
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۵	صفحہ ۱۱۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۱۱)	جلد ۵	صفحہ ۹۸
قال للبغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحۃ		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵۸
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۵)		صفحہ ۳۱۳

صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۵)		صفحہ ۴۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۳۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۴۲
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۸۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۸۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۴۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۳۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۳
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۴۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۴۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۷۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۱
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۶۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۰۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اے میرے اللہ! تیرے ہی نام سے مجھے بیدار ہونا ہے اور تیرے ہی نام سے مجھے سونا ہے۔

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب استراحت فرمانے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے:

بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ أَحْیَا وَاَمُوْتُ ۔

اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں نیند کے بعد دوبارہ بیدا فرمادیا۔

-۞-

المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۶۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۷۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۶۳)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۸۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۱۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند جامع	رقم الحدیث (۳۳۳۱)	جلد ۵	صفحہ ۱۲۲

وہ انسان بڑے بختوں والا ہے جس کی موت کی ابتداء اللہ کے نام سے ہو اور اس کی زندگی بھی پروردگار کے نام سے شروع ہو۔

جس کی زندگی کا آخری سانس لا الہ الا اللّٰہ پر ختم ہو رہا ہو وہ یقیناً جنتی ہے اور جس نے اپنی قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کا صحیح صحیح جواب دے دیا وہ بھی یقیناً نجات یافتہ ہے اور وہ شخص جو قیامت کے روز اٹھے اور اس کی زبان پر ذکر الٰہی ہو وہ بھی اللہ کی رحمتوں کا مستحق ہے۔

سوتے وقت یہ کلمات اس لئے کہے گئے ہیں کہ نیند کو موت کی بہن کہتے ہیں گویا عرض کی جا رہی ہے اے پروردگار! میں اپنی نیند کی ابتداء تیرے نام سے کر رہا ہوں اور توفیق دے کہ اگر بیداری کی ابتداء بھی تیرے ہی ذکر سے کروں۔ یہ دعا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں پہلو لیٹ کر اور اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر مانگا کرتے تھے۔

اٹھتے وقت اللہ کی حمد و ثناء اس بات کا اظہار ہے کہ الٰہی! میں نے تیری توفیق سے بیداری کی ابتداء تیرے نام سے کی ہے اور اپنی نعمت توفیق شامل حال رکھنا تا کہ پورا دن بھی تیرے ذکر و فکر اور بندگی میں گزاروں۔

جس طرح تو نے نیند کے بعد بیداری دی اسی طرح تو قادر ہے اور میرا اس پر ایمان ہے کہ تو موت کے بعد دوبارہ زندگی دے گا اور اپنے دربار میں طلب کرے گا۔ اس نیند کے بعد تو نے مجھے اپنی حمد و ثناء کی توفیق نصیب فرمائی ہے اس طرح محض اپنے فضل و کرم سے موت کے بعد حشر میں بھی اپنی حمد و ثناء کی توفیق عطا فرمانا۔

✡

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ خَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ:

اے اللہ ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ! اے عرش عظیم کے پیدا فرمانے والے! اے ہمارے پروردگار! اے ہر چیز کے پیدا فرمانے والے! اے دانے اور گٹھلی کو چیر کر اس سے پودے نکالنے والے! اے تورات، انجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے! اے اللہ میں تیری جناب میں پناہ کا طالب ہوں ہر جانور کے شر سے جو مکمل تیرے قبضہ میں ہیں۔ مجھ سے میرا دین و دنیا کا ہر قرض دور کر دے اور مجھ سے دنیا و آخرت کی تنگ دستی دور کر کے خوشحالی نصیب فرما دے۔

قربان جائیں اس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے ایسی عمدہ دعاؤں کی

تعلیم دے کرامت کی جلوتوں کے ساتھ اس کی خلوتوں کو بھی پاکیزہ کر دیا۔ اس دعاء کا ہر ہر لفظ روح کی گہرائیوں میں اتر جانے والا ہے اور انسان کی عظمت کو اجاگر کرنے والا ہے۔ اے فرزند آدم تیری عظمت اسی میں ہے کہ تو اپنے پروردگار کی جناب میں جھک جا اور تیری رفعت اس میں ہے کہ تو سوتے وقت اس ذاتِ حق سے ہمکلام ہو جا۔

اس دعا کے روای حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی سونے لگے تو دائیں کروٹ سویا کرے پھر اس کے بعد مذکورہ دعا پڑھے۔

اس حدیث میں بھی دائیں کروٹ لیٹنے کا حکم ہے اور یہی ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعَذَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیطَانِ وَاَنْ یَحضَرُوْنَ۔

ترجمہ:

میں اللہ کے کلمات تامات کی پناہ کا طلب گار ہوں اللہ کی غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کی وسوسہ اندازیوں سے اور اس بات سے بھی کہ وہ میرے پاس آئیں۔

نیند میں ڈر جانے کے مختلف اسباب ہیں:

۱۔ اللہ کی ناراضگی ہو اس ناراضگی کو انسان نیند میں ملاحظہ کرتا ہے۔

۲۔ خبیث فطرت لوگ جادو منتر سے ڈراتے ہیں

۳۔ شیطانِ رجیم کی وسوسہ اندازی نیند میں خوفناک صورت اختیار کرتی ہے اور انسان ڈر جاتا ہے۔

۴۔ شیاطین خود انسان کے پاس آ کر اسے ڈراتے ہیں۔

صحیح الاذکار صفحہ ۱۲۹

اللہ کے کلمات طیبات وہ حفاظتی قلعے ہیں کہ یہاں تک کسی کی رسائی نہیں جو مرد مسلمان ان حفاظتی قلعوں میں پناہ لے لیتا ہے پھر اسے کسی دشمن سے ایذا کا خوف نہیں رہتا۔ اس دعا میں اللہ کے کلمات کی پناہ طلب کرنے میں یہی حکمت کارفرما ہے۔

اس دعا کے مؤثر ہونے پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کتنا اعتقاد تھا اس کا اندازہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ آپ کا جو بیٹا بالغ ہو جاتا اسے اس دعا کی تلقین کرتے کہ وہ اسے اپنا معمول بنا لے اور جو بیٹا چھوٹا ہوتا یہی دعا کسی کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں لٹکا دیتے۔

حصول خیر و برکت کے لئے اللہ کا نام یا کوئی دعا لکھ کر گلے میں بطور تعویذ لٹکانا صحابہ کرام کی سنت مبارکہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَافَكُمْ مَنْ لاَ كَافِیَ لَهٗ وَلاَ مُؤْوِیَ لَهٗ ۔

ترجمہ:

حمد و ثناء کا مستحق ہے وہ اللہ جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور وہ ہمارے لئے کافی ہوا (کہ اس نے تمام ضرورتیں پوری فرما دیں) اور آرام کے لئے ٹھکانا دینے والا ہے۔

انسان کے روز و شب اللہ کے انعامات اور احسانات سے گزر رہے ہیں۔ نیند کے لئے آرام دہ جگہ کا مل جانا بھی احسان ہے۔

مقام بندگی یہ ہے کہ انسان جملہ احسانات کو یاد رکھنے اور ان احسانات کے حوالہ سے

صحیح الاذکار صفحہ ۱۲۲

اس ذاتِ حق کی حمد وثناء کرے۔

مذکورہ دعا میں سونے سے قبل پورے دن کے احسانات الٰہی کو یاد کر کے تعریف و توصیف کی تعلیم دی گئی ہے۔ کھلانے اور پلانے کے احسان کو ''اطعمنا و سقانا'' میں ذکر کیا اور بقیہ تمام انعامات کو ''کَفَانَا'' میں ذکر کر دیا گیا۔

ہزاروں درود ہوں اس نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے ہمیں اتنی حسین دعاؤں کی تعلیم دی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

اِذَا أَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ ، فَلْیَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهٖ ، فَلْیَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْیُسَمِّ اللّٰهَ ، فَاِنَّهٗ لَا یَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰی فِرَاشِهٖ - فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَضْطَجِعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَلْیَقُلْ : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ ! رَبِّیْ بِکَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِی فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۴)	جلد۵	صفحہ۲۵۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۲۰)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۹
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۵۰)	جلد۲	صفحہ۷۳۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۵۰)	جلد۳	صفحہ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۱۳)	جلد۵	صفحہ۹۹
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۸۴)	جلد۲	صفحہ۷۳۶

ترجمہ:

اے میرے پروردگار! تیرے نام کی برکت سے میں لیٹ رہا ہوں اور تیری ہی مدد سے اٹھوں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک لیا مجھے موت دے دی تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو نے میری جان کو چھوڑ دیا مجھے زندہ رہنے دیا تو اس کی حفاظت فرمانا ان عنایات کے ساتھ جن سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

اسلامی تعلیم ہی یہ ہے کہ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے جو کام اسمِ الٰہی کے بغیر ہو اس سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ نیند بھی اللہ کی نعمت ہے۔ ہمارا دین ہمیں درس دیتا ہے کہ سونے کے عمل کو نام خدا سے مربوط کرو ہوسکتا ہے یہ زندگی کی آخری نیند ہو۔

اسی اللہ وحدہ لاشریک سے عرض ہے اگر تیری تقدیر میں میری موت ہے تو میرے گناہوں سے چشم پوشی کرنا ان پر قلم عفو پھیرنا اور مجھے اپنے عذاب سے بچا کر اپنی رحمت و جنت میں جگہ عنایت فرمانا۔

اور اے اللہ! اگر تیرا فیصلہ یہ ہے کہ میں چند گھڑیاں اور دنیا میں رہوں تو میری دستگیری

مصابیح السنۃ رقم الحدیث (۱۷۰۷) جلد۲ صفحہ۱۸۲

المسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۹۲۵) جلد۸ صفحہ۶۱

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

المسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۷۹۸) جلد۷ صفحہ۴۹۰

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

کرنا۔ شاہراہِ حیات پر بڑی پھسلن ہے کہیں میں جادۂ حق سے پھسل نہ جاؤں میرا کھلا دشمن شیطان گھات لگائے بیٹھا ہے مجھے اس کے حوالہ نہ کرنا اور نفس مجھے برائی کی ترغیب دیتا رہتا ہے ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا مجھ پر وہ عنایات اور کرم نوازیاں فرما جو تو اپنے صالح اور نیک بندوں پر فرماتا ہے اور تیری وہ توفیق واعانت جو نیک بندوں کی حفاظت فرماتی ہے وہ مجھے بھی عنایت فرما۔ معلم انسانیت رسول عربی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے سے قبل بستر جھاڑ لیا جائے اور یہ دعا دائیں پہلو لیٹ کر پڑھی جائے۔

عَنْ حَفْصَةَ،اُمِّ الْمُوْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَرْقُدَ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ قِنِی عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

ترجمہ:

اے اللہ! مجھے عذاب سے بچالے جس قیامت کے دن تو اپنے سارے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ اس دعا کے ضمن میں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ

سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۰۴۵)	جلد۲	صفحہ۷۳۱
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم احدیث (۵۰۴۵)	جلد۳	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم الیلۃ (ابن سنی)	رقم الحدیث (۷۳۲)		صفحہ۳۳۹
فتح الباری		جلد۱۱	صفحہ۱۲۷
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۱۰۹

صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سونے کا طریقہ بھی ذکر فرماتی ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دائیاں ہاتھ مبارک رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر لیٹتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا اظہار ثواب کی صورت میں ہے اور ناراضگی کا اظہار عذاب کی صورت میں ہے۔

مرد مومن اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور اس وحدہ لاشریک کی رضا کا طالب رہتا ہے اس لئے سوتے وقت اسی اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ اپنی ناراضگی اپنے عذاب سے محفوظ فرما۔ اس دعا کے پڑھ کر سونے والے کو اگر اس رات موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی پر امید رکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے غضب اور عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ'' يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ'' قَالَ مِثْلَ مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلَيْهِ ۔

الاذکار			صفحہ۱۱۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۶۹۲)	جلد۵	صفحہ۲۴۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۹۵۴)	جلد۱	صفحہ۵۰۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۶۵۳)	جلد۱	صفحہ۴۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
عمل والیوم اللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث(۵۶۸)		صفحہ۳۸۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۴۸۰)	جلد۵	صفحہ۲۸۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۴۶۹)	جلد۳	صفحہ۴۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث(۵۰۹۱)	جلد۴	صفحہ۲۵۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث(۵۰۹۱)	جلد۳	صفحہ۲۵۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم -صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس مردِ مومن نے جب صبح ہو اور جب شام ہو تو ایک مرتبہ یہ کلمہ ادا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ ۔

تو کوئی آدمی بھی اس سے افضل اعمال قیامت کو نہ لا سکے گا ہاں وہ آدمی جس نے اس کی مانند یہ کلمہ مبارک (سو مرتبہ) ادا کیا اس سے زیادہ ادا کیا۔

-۞-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ

انسان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اس کی یاد کے انوار سے اپنے باطن کو منور کرے۔ اللہ تعالیٰ کے جس بھی بابرکت نام کا ذکر کیا جائے اس نام مبارک کی برکات اس ذکر کرنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور اس کی دامن کو معمور کر دیتی ہیں۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۶۰)	جلد۳	صفحہ۱۴۲
قال شعیب الارنؤط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۸۳۵)	جلد۱۴	صفحہ۴۲۹
قال حمزہ احمد الزین:			

سبحان اللہ! کا ورد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والا جب کثرت سے تسبیح کرتا ہے تو یہ مبارک جملہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس کہنے والے کے باطن کو پاک کر دیا جاتا ہے۔اس کلمہ مبارکہ کے تکرار سے من میں اجالا ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک مومن کو وہ انعامات ملتے جن کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے والا جب کثرت سے اس کی حمد وثناء کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اسے یوں پاک وصاف کر دیتا ہے کہ پھر جو بھی سلیم الطبع نظر والا اسے دیکھتا ہے اس کی زبان سے بھی اس کے بارے میں کلمات خیر نکلا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے۔یاد رہے کہ ذکر یہ کلمات طیبات کے تکرار کے لئے کسی صاحب نسبت بزرگ سے اجازت ضروری ہے جو کام کسی کی اجازت واذن سے کیا جائے اس کی برکات انگنت ہوا کرتی ہیں۔

عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِی الْبَرَّاءُ بْنُ عَازِبٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ : إِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ : اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِیْ اِلَیْکَ وَأَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ إِلَیْکَ رَغْبَةً وَرَھْبَةً إِلَیْکَ لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ إِلَّا اِلَیْکَ . آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْھُنَّ مِنْ آخِرِ کَلَامِکَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَةِ.

قَالَ فَرَدَّدْتُھُنَّ لِاَسْتَذْکِرَھُنَّ فَقُلْتُ : اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ : قَالَ قُلْ : آمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۱۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۸۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۸۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۸۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۴
قال الترمذی:	وھذا حدیث حسن صحیح		

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۷
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۷۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۸
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۲۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۴۶)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۴۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۷۰۸)		صفحہ ۹۷
مسند حمیدی	رقم الحدیث (۷۲۳)		صفحہ ۳۱۶
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۲۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۹۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۵۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۳۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۶۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
عمل الیوم اللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۷۷۴)		صفحہ ۴۵۷

ترجمہ:

اے اللہ! میں نے اپنی ذات کو تیری چوکھٹ پر جھکا دیا اور اپنے تمام کام تیرے سپرد کر دیئے اور تیری ذات کو اپنا پشت پناہ بنالیا تیرے قہر و جلال سے ڈرتے ہوئے اور تیری کریم و رحیم ذات کی رغبت کرتے ہوئے میرے اللہ! تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں اور کوئی نجات گاہ نہیں ۔میرا کامل ایمان ہے تیری اس کتاب پر جو تو نے اپنے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی اور میرا کامل ایمان ہے تیرے اس نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسے تو نے خلعتِ رسالت سے سرفراز فرمایا ہے۔

عمل الیوم اللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۷۷۵)		صفحہ ۴۵۷
عمل الیوم اللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۷۸۰)		صفحہ ۴۵۹
عمل الیوم اللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۷۸۲)		صفحہ ۴۶۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۱۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۰۲
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۱۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۰۳
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۶۵۸۳)	جلد ۹	صفحہ ۷۵
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۴۵
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۶۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:

(اے براء) جب تم بستر پر سونے کا ارادہ کرو پہلے وضو کرو جیسے نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاؤ اور اس کے بعد مذکورہ دعا پڑھو۔

حضرت براء فرماتے ہیں کہ اس دعاء کی تعلیم کے بعد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تم اس رات انتقال کر جاؤ تو تمہارا انتقال فطرت اسلام پر ہوگا۔

باوضو رہنا بہت بڑی سعادت ہے۔ جو انسان باوضو رہتا ہے فرشتے اس کی نیکیاں لکھتے رہتے ہیں اور جب وہ باوضو سو جائے تو جب تک سویا رہے گا انشاء اللہ فرشتے اس کی نیکیوں کے دفتر بھرتے رہیں گے۔

اس دعا کے ضمن میں حضرت براء والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ انسان دائیں کروٹ سوئے۔

سب سے بڑی دولت یہ ہے کہ انسان دنیا سے باایمان رخصت ہو جو آدمی یہ دعا پڑھ کر سوئے اگر وہ اس رات انتقال کر جائے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت ہے کہ وہ آدمی ایمان ساتھ لے کر رخصت ہوا ہے۔

حضرت براء کی اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ

اے براء سونے سے پہلے یہ دعا تیرا آخری قول ہو۔ یعنی اس دعا کے بعد سو جا اور سونے

سے پہلے کسی قسم کی گفتگو نہ کرنا۔

ان دعاؤں میں وہ الفاظ جو زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکلے ہوں برکت اور فوائد انہی الفاظ میں ہیں۔ اگر آپ ان کی جگہ اپنی طرف سے کچھ اور لگا دیں اگرچہ مفہوم نہ بدلا ہو تو بھی اس بات میں نہ برکت ہے اور نہ منبع خیرات و برکات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے۔

اس دعا کے آخر میں الفاظ ہیں "نَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ" حضرت براء فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس دعا کی تعلیم دی میں نے دعا یاد کر کے آپ کو سنائی تو آخر میں میں نے کہہ دیا برسولک الذی ارسلت ۔یعنی نبی کی جگہ رسول کا لفظ لگا دیا ظاہر ہے اس سے مفہوم میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصحیح کرتے ہوئے فرمایا: "نَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ" یعنی جو میں نے الفاظ کہے ہیں وہی یاد کرو۔

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ. (تین مرتبہ)

ترجمہ:

میں اللہ جل جلالہٗ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کی درخواست کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ حیّ ہے ہمیشہ رہنے والا ہے وہ قیوم ہے ساری کائنات کا وجود اس کی ذات سے وابستہ ہے اور وہ سب کا کارساز ہے اور اسی اللہ کی جناب میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

اسی دعا میں اللہ کے دو نام ''حیّ و قیوم'' سے اسے یاد کیا گیا ہے اور استغفار اور توبہ بھی ہے۔ یہ دعا الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہے لیکن اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ ارشادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنیئے:

جس آدمی نے بستر پر لیٹتے ہوئے اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا اللہ اس کے سب گناہ معاف فرمادے گا۔ اگرچہ وہ گناہ درختوں کے پتوں، ریگستان، عالم کے ذروں اور دنیا کے دنوں جتنے ہوں۔

اللہ کی شان کریمی پر قربان جائیں کہ مختصر سے جملے انہیں خلوصِ دل سے ادا کرنے سے ساری زندگی کے گناہ مٹ جائیں یہ اتنا عظیم خزانہ ہے کہ اس کی نظیر نہیں پیش کی جاسکتی۔

اَللّٰھُمَّ قِنِی عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ۔(تین مرتبہ)

ترجمہ:

اے اللہ ! مجھے عذاب سے بچانے جس قیامت کے دن تو اپنے سارے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔

-۞-

اس دعاء کے ضمن میں حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے سونے کا طریقہ بھی ذکر فرماتی ہیں۔آپ فرماتی ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم اپنا دائیاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر لیٹتے تھے۔اللہ کی رضا کا اظہار ثواب کی صورت میں ہے اور ناراضگی سے ڈرتا ہے اور اس وحدہ لاشریک کی رضا کا طالب رہتا ہے۔اس لئے سوتے وقت اسی اللہ سے درخواست ہے کہ اپنی ناراضگی ،اپنے عذاب سے محفوظ فرما۔اس دعاء کو پڑھ کر سونے والے کو اگر اس رات موت آجائے تو اللہ کی شانِ کریمی پر امید رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے اللہ سے اپنے غضب اور عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

صحیح الاذکار صفحہ ۱۲۱

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیئٍ وَ مَلِیْکَہٗ أشھَدُ اَن لا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ شِرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ۔

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۱۵
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰٦۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰٦۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۴٦
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۷۵۳) جلد ٦-۲		صفحہ ۵۸۰
قال الالبانی:	حدیث صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۰۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱٦۸
قال الھیثمی:	رواہ احمد واسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے! اے غیب وشہادت کے جاننے والے! اے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی الہ (معبود) نہیں میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک کی ترغیب سے۔

-❁-

بوقت صبح جب ہر سو اجالا ہو رہا ہو سورج تاریکی کی موٹی چادر کو تار تار کر رہا ہو اور شام کے وقت جب سورج ڈوب رہا ہو تاریکی کرہ ارض پر بسنے والوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لے رہی ہو اس وقت ان الفاظ سے اللہ کے حضور دعاء کی تعلیم دی گئی ہے۔

جس اللہ جل جلالہ نے اتنا بڑا نظام چلایا ہے کبھی رات ہے کبھی دن کبھی سردی ہے کبھی گرمی کبھی بارش ہے اور کبھی خشکی وہ اللہ اس سے بھی بڑے نظام چلانے پر قادر ہے۔

وہ اللہ جو انسان کو نیند سے ہمکنار کرتا ہے اور اسے جب نیند کی وادی میں دھکیلتا ہے تو اسے گردو پیش کی خبر نہیں رہتی وہ پھر اچانک اسے بیداری عطا کرتا ہے۔

روزانہ نیند و بیداری کا چکر اسی وحدہ لاشریک کی طرف سے فرزند آدم کو اس بات کی دعوت ہے کہ سوچ جو اللہ روزانہ موت وحیات سے گزارتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جملہ کائنات کو یکبارگی موت سے ہم آغوش کردے اور پھر سب کو زندہ کر کے اپنی بارگاہ میں کھڑا کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

ایک دن بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے چند کلمات تعلیم فرمادیجئے جنہیں میں صبح وشام پڑھا کروں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج بالا دعاء کی تعلیم دی اور فرمایا:

قُلْهَا إِذَا اَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

صبح وشام اور جب سونے لگو ان کلمات سے دعا مانگا کرو۔

ان کلمات طیبات میں اللہ وحدہ لاشریک کو آسمانوں اور زمین کا خالق، غیب وشہادت کا عالم ہر چیز کا رب اور مالک کہہ کر پکارا گیا ہے۔

اللہ سے مانگنے کا بہترین انداز ہی یہ ہے کہ اس کی تعریف وتوصیف کی جائے۔ اس کی حمد وثناء کرنا اس کی رحمتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے اور جب اس کے ساتھ اس کے معبود حقیقی ہونے کی گواہی بھی دی گئی تو یہ بات نور درنور ہوگئی۔

بعدہ اس کی پناہ مانگی گئی۔ ہاں جو بھی اس کی محفوظ پناہ اور مضبوط حفاظت میں آنا چاہے وہ اپنی شانِ بندہ پروری سے ضرور اپنی پناہ وحفاظت میں لیتا ہے۔

اے اللہ! ہم سب کو اپنی پناہ میں پناہ لینے کی سعادت عطا فرما۔ جو تیری پناہ میں آگیا شیاطین جن وانس کی شرانگیزیوں اور نفس کی وسوسہ اندوزیوں اور اس کی باطل ترغیبات کے اثر سے محفوظ ومامون ہوگیا۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنصَارِیِّ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ عَنِ النَّبِیِّ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ قَالَ :

مَنْ قَرَأَ الآیَتَیْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقْرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَا ۔

صحیح الاذکار			صفحہ۱۹۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۸۹۰)	جلد۵	صفحہ۴۰۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۸۸۱)	جلد۳	صفحہ۱۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۷۸۶)	جلد۴	صفحہ۱۴۷۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۸۰۷)	جلد۲	صفحہ۲۲۶
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث(۶۱۴)		صفحہ۸۶
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث(۸۰۰۴)	جلد۵	صفحہ۹
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث(۷۲۱)		صفحہ۴۳۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۵۵۴)	جلد۱۷	صفحہ۲۰۵

ترجمہ:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں تو یہ دو آیتیں کافی ہوں گی۔

انفاق فِی سَبِیْلِ اللّٰہ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

نشانِ بندگی

قُلْ لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ آمَنُوا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَ عَلَانِیَۃً مِنْ قَبْلِ اَنْ یَاتِیَ یَوْمٌ لَابَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلَالٌ۔[1]

ترجمۃ:

(اے میرے حبیب!) میرے ان بندوں سے فرما دیجئے جو ایمان لے آئے ہیں کہ وہ صلاۃ کو پورے حقوق سے ادا کریں اور ہم نے جو انہیں رزق دیا ہے اس سے خرچ کریں سِرًّا بھی اور عَلَانِیَۃً بھی اس سے پہلے کہ آئے وہ دن جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہو گی اور نہ باطل دوستی ہو گی۔

-۞-

اس آیت کریمہ میں اللہ ذوالجلال والاکرام اھل ایمان کو صلاۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنے کا ارشاد فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہر بندے پر لازم ہے۔ بندہ حقیقی بندہ اس وقت کہلاتا ہے جب وہ اپنے مالک کے احکامات کو دل و جان سے تسلیم کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خالق و مالک ہے وہ رازق

(۱) ابراھیم ۳۱

ہے وہ معطی و منعم ہے اس کے ہاتھ ہر قسم کی بھلائی ہے اس کا حکم ماننا ہر آدمی پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان کیلئے حکم ہے کہ وہ اس کی راہ میں اس کے رزق سے خرچ کریں۔ اب جو اس کی راہ میں خرچ کرتا جائے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے درجات بلند ہوتے جائیں گے اور وہ فرمانبردار بندوں کی فہرست میں آ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ اس کا عبدِ مطیع دونوں جہانوں میں سرخرو ہوا کرتا ہے وہ جہاں سے بھی گزرتا ہے رحمات الٰہیہ کی معیت میں گزرتا ہے اور ازلی دشمن شیطان اس کی طرف میلی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا کیونکہ اسے علم ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے اور عبد مطیع کا اپنے مالک سے رشتہ گہرا ہو کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مزید مضبوط کرنے والا شیطان اور اس کے حیلوں سے محفوظ رہا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اس کے دیے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جانتا ہے
جواس کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ اَوْنَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَار - اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْر - لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ا

ترجمہ:

اور جوتم راہ حق میں خرچ کرتے ہو اور یا تم کوئی نذر مانتے ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اگر تم اپنے صدقات کو علانیہ دو تو یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اور اگر تم ان صدقات کو لوگوں سے چھپا کر دو اور فقراء کو دو تو یہ تمہارے لیئے بہت بہتر ہے اور اللہ دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خوب باخبر ہے۔

انہیں ہدایت دینا آپ کے ذمہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ھدایت عطا فرماتا ہے اور جو تم مال خیر کی راھوں میں خرچ کرتے ہو وہ تمہاری اپنی بہتری کیلئے ہے (اے میرے حبیب کے غلامو!) تم خرچ نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اور جو تم مال خرچ کرو گے اس کا

پورا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ:

انسان جب مال خرچ کرتا ہے تو یا وہ فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے یا فی سبیل الطاغوت خرچ کرتا ہے یہ اسکے اندر کی کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ. کے الفاظ ہمیں جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں کبھی کبھی انسان ظاہری طور پر خیر میں مال خرچ کرتا ہے لیکن اس کے اندر کا چور کچھ اور ارادہ رکھتا ہے۔ یہ ارادہ عام آدمی سے تو چھپ سکتا ہے یہ نیت اپنے کسی دوست یا عزیز واقارب سے تو چھپ سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے یہ ارادہ یہ نیتیں نہیں چھپ سکتیں۔اسی لیے انسان کو مال خرچ کرنے سے پہلے اپنی نیت وارادہ درست کرنا چاہیے تا کہ علیم وخبیر اللہ اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ:

جو لوگ آج راہ باطل میں خرچ کرتے ہیں یا ظاہری طور پر تو امور خیر میں خرچ کرتے نظر آتے ہیں لیکن ان کی نیتوں میں فتور ہے وہ نیۃً غیر حق میں خرچ کرتے ہیں تو ایسے بدنصیب لوگ اپنی جانوں پر ظلم وزیادتی کرنے والے ہیں۔ جب قیامت کے دن ایسے افراد کو سزا دی جائے گی جب روز محشر باطل کو ترویج دینے والوں کو نار جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس وقت ان پرستانِ باطل کا کوئی مدد ومعاون نہ ہوگا کوئی حمایتی اور دستگیر نہ ہوگا۔

اعمال میں اظہار واخفاء

فرائض علانیہ ادا کرنے چاہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ ہر آدمی کو محیط ہے اس کیلئے

فرض صلاۃ مسجد جا کر ادا کرنا بہتر وافضل ہے، فرض صدقہ یعنی زکاۃ دینے میں اس کا اظہار بھی بہتر ہے لیکن

عبادات نافلہ میں اخفا بہتر ہے لوگوں کی نظروں سے بچ کر نفل عبادت کرنا مستحسن ہے۔فرض صلوات کے بعد نوافل یا فرض زکاۃ کے بعد دیگر صدقات وخیرات چھپ کر ادا کرنے چاہیں تا کہ انسان شیطانی فریب میں نہ آ جائے۔شیطان ریا کاری جیسی بیماری میں مبتلا کرنے میں بڑا ماہر ہے وہ وسوسہ اندازی سے ایمان والے سے حلاوت ایمان چھین لیتا ہے۔

وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَاءَ وَجۡهِ اللّٰهِ:

ہر دور میں لوگ اپنا اپنا مال خرچ کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی خرچ کرتے رہیں گے وہ کس لیئے خرچ کرتے ہیں اور کس غرض سے خرچ کریں گے ہم اسے اللہ علیم وخبیر جل جلالہٗ کے سپرد کرتے ہیں وہی دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے اور اسکی نگاہ سے کائنات کا کوئی ذرہ بھی پوشیدہ نہیں۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کس درجہ پاک باطن تھے کہ ان کے اخلاص وللّٰہیت کی گواہی خود رب العالمین دے رہا ہے۔وہ جو بھی مال خرچ کرتے اس میں نام ونمود کا شائبہ تک نہ ہوتا، یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ وَيُزَكِّيۡهِمۡ کے وصف سے متصف رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے قلوب کو، ان کے صدور کو یوں پاک وصاف کر دیا کہ رشک قدسیاں ٹھہرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی کیا یہی ایک عظمت کافی نہیں کہ ان کا خالق ومالک ان کے اخلاص کا گواہ ہے صرف گواہ ہی نہیں بلکہ ان کے لوجہ اللہ خرچ

کرنے کو قرآن کریم میں محفوظ کر رہا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے افراد، محشر تک اس زمین پر پیدا ہونے والے احباب جب بھی قرآن کریم کھولیں انہیں محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلاموں کے خلوص، ان کے باطن کی کیفیات اور ان کے تعلق باللہ کا علم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے توسل سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے پاک وطاہر سینوں کے صدقے ہمیں اخلاص جیسی لازوال نعمت عطا فرمائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کااسوۂ مبارکہ

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم شَيْئاً قَطُّ
فَقَالَ : لا

المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد ا	صفحہ ۳۶۷
قال محمد حسین			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۷۶)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۹۰
قال شعیب الارنووَط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۱۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۸
صحیح بخاری	رقم الحدیث (۶۰۳۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۶۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۵
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۷۲۰)		صفحہ ۲۳۸
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۷۹)		صفحہ ۱۲۰
الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۷۹)		صفحہ ۱۰۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کبھی ایسا نہ ہوا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہوتو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جواب میں ''نہیں'' فرمایا ہو۔

-۞-

اس حدیث پاک میں صحابی رسول، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کتنے مختصر الفاظ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور جود وسخا کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ اس دنیا میں بڑے بڑے سخی ہوئے، ایک سے ایک بڑھ کر راہ خدا میں خرچ کرنے والے ہوئے لیکن پھر بھی وہ کسی نہ کسی موقع پر اکتا جاتے ہیں، ایک آدمی کو بار بار آتے دیکھ کر ان کی طبیعت میں غصہ آ جاتا ہے وہ ایک حد تک تو دیتے جاتے ہیں اس کے بعد وہ بھی دینے سے انکاری ہو جاتے ہیں لیکن قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے جود وسخا کا کوئی کنارہ نہیں، جو دیتے ہیں تو خداداد عطیات سے دیتے چلے جاتے ہیں- مانگنے والے کا دامن تنگ ہو جائے الگ بات ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا میں کوئی کمی نہیں آتی۔

دیکھئے! ساری زندگی دریائے جود وسخا لہریں مارتا ہے، سخاوت وعنایات کے سمندر کی موجیں ابھرتی رہیں اور ہر ایک کے دامن کو گوہر مراد سے بھرتی رہیں اس طویل عرصہ میں ایک بھی ایسا شخص نہیں کہ اس نے آپ سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے اسے ''نہ'' کردی ہو۔ یہ ''لا'' کا لفظ آپ کی زبان پر آیا ہی نہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ.

اے میرے حبیب! آپ خلق عظیم پر ہیں۔

حضرت ملا جیون صاحب نور الانوار خلق عظیم کی تشریح کے ضمن میں لکھتے ہیں:

هُوَ الْجُوْدُ بِالْكَوْنَيْنِ وَالتَّوَجُّهُ اِلٰى خَالِقِهِمَا. (نور الانوار صفحہ ٦)

خلق عظیم: دونوں جہاں سخاوت میں دے دینا ہے۔ ان جہانوں کے خالق کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے سخی تھے کہ بسا اوقات لوگ فانی چیزیں لینے کیلئے آتے آپ انہیں باقی جہاں کی باقی نعمتیں عطا فرما دیتے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان سخاوت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَسْماً فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانُوا اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ قَالَ: إِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ اَنْ يَسْأَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ، اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ، وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں میں کچھ مال تقسیم فرمایا تو میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! میرے نزدیک جن کو آپ نے مال عطا فرمایا ان سے دوسرے لوگ زیادہ حقدار تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انہوں نے میرے بارے میں دو باتوں میں سے ایک نہ ایک اختیار کر کے مجھے مجبور

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۵۶)	جلد ۷	صفحہ ۱۳۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۵۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۷

کردیایا تو یہ مجھ سے سختی سے سوال کرتے پس مجھے ان کو دینا پڑتا یا یہ مجھے بخیل قرار دیتے حالانکہ میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔

-۞-

عہد رسالت میں جب لوگ اسلام میں داخل ہوتے تو ان میں سے بعض ایسے احباب بھی ہوتے جنکی پہلی ساری زندگی تہذیب وتمدن سے دور گزری ہوتی تو وہ جب اسلام میں داخل ہوتے تو بسا اوقات ان سے ایسی حرکات کا ظہور ہوتا جن کو ایک سلیم الفطرت انسان عجب محسوس کرتا۔ اس حدیث پاک میں ایسے کچھ لوگوں کا تذکرہ ہے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہی کچھ ایسے مطالبات کر بیٹھے جن کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں نوازا اور ان کی دلجوئی اور تالیفِ قلب کا خیال رکھا جس کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی نہ رہ سکے اور اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کر دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور شفیق برتاؤ اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ ان نومسلمین کو پہلے نوازا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان احباب کو پہلے نوازا جس کا اثر یہ ہوا کہ اسلام ان کے قلوب میں رچ بس گیا پھر وہ وقت آیا کہ یہی بدویانہ زندگی گزارنے والے مہذب دنیا کے امام ومقتداء بن گئے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جب ان کی تربیت کرنے والے اور ان کے باطن کو اجلا ومصفی کرنے والے سید الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوں۔ ہاں جو بھی فیضان نبوت سے بہرہ ور ہوا وہ باقی ساری دنیا کا امام وپیشوا بن گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وسعتِ سخاوت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ شَیْئاً اِلاَّ اَعْطَاہُ ، وَلَقَدْ جَاءَ ہُ رَجُل" فَأَعْطَاہُ غَنماً بَیْنَ جَبَلَیْنِ ، فَرَجَعَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ : یَاقَوْمِ ! اَسْلِمُوْا ، فَاِنَّ مُحَمّداً یُعْطِیْ عَطَاءَ مَنْ لاَ یَخْشَی الْفَقْرَ وَاِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَایُرِیْدُ اِلاَّ الدُّنْیَا ، فَمَا یَلْبَثُ اِلاَّ یَسِیْراً حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا .

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اسلام کے نام پر جس چیز کا سوال کیا گیا تو آپ نے وہ چیز ضرور عطا فرمائی۔ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا تو حضور نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں اسے عطا فرمادیں وہ (یہ بکریاں لے کر) اپنی قوم کے پاس واپس گیا اور کہا: اے میری قوم! اسلام قبول کرلو کیونکہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس شخص کی طرح خرچ کرتے ہیں جسے فقر کا اندیشہ نہ ہو۔ بیشک (کبھی کوئی) آدمی صرف دنیا حاصل کرنے کیلئے اسلام قبول کرتا مگر تھوڑی ہی دیر بعد اسے دین اسلام دنیا اور دنیا میں موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۱۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۸۵
ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۵۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس روایت کردہ حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صفتِ سخا کا انداز ملاحظہ ہو۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا سحاب جودوکرم جب برسنے پرآتا ہے تو یوں برستا ہے کہ اس سے فیض یاب ہونے والے اپنی تنگ دامانی کا احساس کرنے لگتے۔ حضور نبی عربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بحرِ عطاء وبخشش میں جب لہریں اٹھتیں اور فیض بار ہوتی تو پیاسی زمینوں کو اتنا نوازا جاتا کہ وہ ساتھ والوں کو فیض یاب ہونے کی دعوت دیتی۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی عنایات کریمانہ کا سورج جب چمکتا تو تاریک دل اس درجہ منور وروشن ہوجاتے کہ اوروں کو دعوت دیکر، بیگانوں کو بلا کر انہیں بھی اپنے من کو اجلا کرنے اور قلب وروح کو منور کرنے کا کہتے۔

یہاں تالیف قلب کیلئے ایک آدمی کو اتنے جانور عطا فرمائے کہ وہ حیرت میں ڈوب گیا کہ کیا کوئی سخی اس درجہ بھی سخاوت کیا کرتا ہے؟ پھر وہ علی الاعلان کہتا ہے:

يَاقَوْمِ ! أَسْلِمُوا ، فَإِنَّ مُحَمَّداً يُعْطِيْ عَطَاءَ مَنْ لاَ يَخْشَى الْفَقْرَ.

اے میری قوم! اسلام قبول کرلو! محمد عربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے نسبتِ غلامی استوار کرلو! یقیناً محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اس آدمی کی طرح سخاوت کرتے ہیں جسے فقر کا اندیشہ نہیں۔

جس ذاتِ اقدس کے اشارہ سے چاند شق ہوجائے، جس ذات کے ہاتھ اٹھانے سے اللہ القادر ڈوبا سورج واپس کردے، جس ذات کے بلانے سے درخت چل کر آجائیں، جس ذات کی خواہش پر پہاڑ سونا اگلنے کیلئے بے تاب ہوں تو اس ذاتِ اقدس واطہر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو فقر کا کیسا ڈر؟

وہ جب دیتے ہیں جھولیاں بھر کر دیتے ہیں۔ جب کرم کرتے ہیں تو سائل کے تمام ظروف بھر دیا کرتے ہیں۔ جب عطا پر آتے ہیں تو لینے والے کی سوچ وفکر کے پیمانے توڑ دیتے ہیں۔

اے اللہ! ان کے لطف وکرم سے ہمیں بھی سرفراز فرما۔

اے خالق ومالک! ان کی عطاء وبخشش سے ہمیں بھی فیض یاب فرما

اے فاطر السموات والارض! ان کے آفتاب ھدایت سے ہمیں بھی رخ باطن روشن ومنور کرنے کی توفیق ارزانی فرما۔

عَنْ جُبَیْرِبْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ فَلَعِقَہُ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْا اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَ ہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ فَلَوْکَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاۃِ نَعَماً، لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلاً وَلَا کَذَّاباً وَلَا جُبَاناً.

تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۳۱۹۵) — جلد۲ — صفحہ۴۱۴

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۲۸۲۱) — جلد۲ — صفحہ۸۷۳

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۵۷۷۲) — جلد۱۳ — صفحہ۸۵

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۴۸۲۰) — جلد۱۱ — صفحہ۱۴۹

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری

المصنف لعبدالرزاق — رقم الحدیث (۹۴۹۷) — جلد۵ — صفحہ۲۴۳

شرح السنۃ للبغوی — رقم الحدیث (۳۶۸۹) — جلد۷ — صفحہ۴۴۷

قال البغوی: ھذا حدیث صحیح

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۶۷۰۱) — جلد۱۳ — صفحہ۱۴۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اخلاق النبی وآدابہ لابی الشیخ / رقم الحدیث (۱۰۰) — جلد۱ — صفحہ۳۰۶

قال صالح بن الونیان: اسنادہ صحیح والحدیث صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ساتھ چل رہے تھے۔ غزوۂ حنین سے واپسی پر تو کچھ اعرابی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے چمٹ کر مانگنے لگے یہاں تک کہ حضور کو مجبوراً ایک کیکر کے درخت کے پاس لے گئے۔ اور انہوں نے آپ کی چادر اچک لی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ٹھہر گئے۔ ارشاد فرمایا: میری چادر تو مجھے واپس کردو اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر بھی چوپائے ہوتے تو میں انہیں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کردیتا تو پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔

-۞-

اس حدیث پاک میں جتنا غور کیجئے اتنا ہی کیف نصیب ہوگا۔ سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حلم و بردباری کا اندازہ ہوتا ہے وہ سراپا حلم ذاتِ اقدس کہ کسی بھی موقع پر آپے سے باہر نہیں ہوتے۔ لوگوں کے عجب برتاؤ کی وجہ سے ان سے سختی اور درشتی سے پیش نہ آتے۔ یہ آپ کے اردگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اجتماع بھی آپ کے اخلاق کریمانہ، آپ کے حلم و بردباری اور آپ کے عفو و درگزر کی وجہ سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ۔[1]

اگر آپ ترش رو، سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے گرد (فدا ہونے والے) دور چلے جاتے۔

---

(۱) آل عمران ۳/۱۵۹

غور کیجئے!

یہ اعرابی لوگ آپ سے بصد اصرار تقاضا کرتے ہیں پھر مزید سخت رویہ اختیار کرتے ہیں اور آپ کو مجبور کرتے ہیں کہ آپ پیچھے ہٹتے چلے جائیں یہاں تک کہ آپ بیری کے درخت سے جالگتے ہیں انہوں نے اس پر بس نہ کی بلکہ آپ کی چادر مبارک بھی چھین لی اس عالم میں بھی ناراض ہونے کی بجائے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم وہ لازوال ارشاد فرماتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے باطن میں امت کے لیے شفقت کے جذبات نمایاں ہو جاتے ہیں۔

لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُهٰذِهِ العَضَاةِ نَعَماً لَقَسَمْتَهٗ بَيْنَكُمْ.

اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر بھی جانور ہوتے تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔

پھر آپ نے اپنی شان پاک ظاہر کرنے کیلئے اپنی چند صفات کا ذکر کیا۔ ایسا ذکر کرنا فخر ومباہات کے ضمن میں نہیں آتا بلکہ یہ ناداں لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کے زمرے میں آتا ہے جو محمود و مستحسن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بھی ارشاد گرامی ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

اور بہر حال اپنے رب کے انعامات جو آپ پر ہیں ان کا خوب ذکر کرو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس موقع پر اپنے آپ کو تین عادات سے بری قرار دیا۔ بخیل، جھوٹا اور بزدل۔ یہ صفات مقام نبوت کے منافی ہیں ایک نبی ان مذموم صفات سے متصف نہیں ہوسکتا ہاں جس میں یہ عادات ہوں وہ اللہ کا نبی ہرگز نہیں ہوسکتا اسی طرح وہ

نفوس قدسیہ جو ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فانی ہوتے ہیں اپنی تمام خواہشات اور ترغیبات کو اتباع سنت نبوی میں قربان کر دیتے ہیں ایسے عظیم المرتبت سلیم الصدر افراد بھی ان قبیح عادات سے پاک و منزہ ہوا کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک ہی مجلس میں ستر ہزار درھم تقسیم فرما دیے

عَنْ هَارُوْنَ بنِ رِيَابٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَهُوَ اَكْثَرُ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ قَطُّ، فَوَضَعَ عَلٰى حَصِيْرٍ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا يَقْسِمُهَا فَمَارَدَّ سَائِلاً حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ھارون بن ریاب فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ستر ہزار درھم پیش کیے گئے یہ آپ کی بارگاہ میں پیش کیے جانے والے مال میں سب سے زیادہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سارے مال کو چٹائی پر رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس اسے تقسیم کرنا شروع فرمادیا تو آپ نے کسی بھی سائل کو خالی نہیں لوٹایا یہاں تک کہ سارا مال تقسیم فرما کر فارغ ہو گئے۔

اخلاق النبی وآدابہ رقم الحدیث (۹۵) جلدا صفحہ ۲۹۷

قال المحقق: اسنادہ صحیح

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کی ایک جھلک ہے۔ستر ہزار درہم آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیے گئے یہ آج کے دور کے ستر ہزار نہیں بلکہ ۱۴ صدیاں پہلے کے ستر ہزار ہیں جب کہ دنیا میں مال بہت کم تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا مال چٹائی پر پھیلا دیا ہر سائل کی جھولی بھر دی کسی کو بھی محروم نہیں فرمایا۔

یہ در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کے دونوں کواڑ ہر وقت کھلے ہیں۔آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سخاوت اپنے عروج پر ہے جو بھی بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آتا ہے محروم نہیں جاتا آپ اسے جھولیاں بھر بھر کر عطا فرماتے ہیں اسے اپنی تنگ دامانی کا احساس ہو جائے الگ بات ہے سخاوت سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کسی قسم کی کمی نہیں۔

قابل رشک

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَاحَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَیْنِ : رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالاً فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَتَہٗ فَھُمْ یَقْضِیْ بِھَاوَیُعَلِّمُھَا .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۱۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۸۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۶)	جلد ۶	صفحہ ۸۵
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۷۵)		جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۹۲۴)		جلد ۱	صفحہ ۵۵۰
قال الالبانی:	صحیح		

صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال عطا فرمایا پھر راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرا وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم وحکمت سے نوازا پس وہ اس خداداد حکمت سے فیصلہ کرتا ہے اور دوسروں کو اس حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

-۞-

حسد ایک نہایت قبیح خصلت ہے جو حسد میں مبتلا ہے اس کے اندر قباحت بدرجہ اتم موجود ہے یہ وہ قلبی بیماری ہے جس سے ایک مسلم کو محفوظ رہنا چاہیئے۔ حسد کا مفہوم یہ ہے کہ کسی پر اللہ تعالیٰ کے انعامات دیکھ کر کُڑھنا اور اندر سے جلنا اور اس سے چھن جانے کی آرزو کرنا یہ نہایت قبیح سوچ ہے جو انسان کو انسانیت کے مرتبہ سے گرادیتی ہے۔ حسد وہ آگ ہے جو انسان اپنے سینے میں خود جلاتا ہے اور خود ہی جلتا ہے اس سے نیکیاں جل کر خاکستر ہو جاتی ہیں ایسی تمنا وآرزو شریعت اسلامیہ میں حرام وممنوع ہے۔

اس کے مقابل ایک اور چیز ہے جسے ''غبطہ'' کہا جاتا ہے جسے ہم اپنی زبان میں رشک کہتے ہیں۔ اس رشک کا مفہوم یہ ہے کہ کسی پر اللہ تعالیٰ کا انعام دیکھ کر خوش ہونا اور یہ آرزو وتمنا کرنا کہ اللہ تعالیٰ یہ انعام واکرام اس سے چھینے بغیر مجھے بھی عطا کر دے۔ یہ خیال یہ سوچ وتمنا شریعت اسلامیہ میں محمود ومستحسن ہے بلکہ یہ تمنا وآرزو انسان کو مفت میں نیکیوں سے لبریز کر دیتی ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں حس، غبط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی ان دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ جو آدمی راہ حق میں مال ودولت خرچ کرتا ہے اس کے دروازے پر سائلوں

کا اژدھام رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت سے لوجہ اللہ خرچ کرتا ہے، فی سبیل اللہ بے دریغ مال لٹاتا ہے۔ اس کا دوسرا بھائی یہ سب کچھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے اس کی زبانِ قلب وقالب سے اس کیلئے دعائیں نکلتی ہیں لیکن ساتھ یہ بھی عرض کرتا ہے اے خالق و مالک! جیسا تو نے میرے اس بھائی کو نوازا ہے اور یہ تیری رضا کی خاطر اپنا مال خرچ کرتا ہے ایسے مجھے بھی توفیق عطا فرما۔ مجھے بھی اپنے خزانہ غیب سے وہ رزق عطا فرما کہ میں بھی تیری رضا وخوشنودی کی خاطر تیری ہی راہ میں مال خرچ کروں تجھے راضی کر کے ازلی سعید روحوں میں اپنا نام بھی نمایاں کرسکوں۔

دوسرا وہ آدمی جس کا سینہ علم وحکمت سے لبریز ہے۔ اللہ رب العزۃ نے اس کے سینہ کو بے کینہ بنادیا اور اسے قرآن وحدیث کے انوار سے منور کر دیا۔ اپنی پاک وبے عیب کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے طیب وطاہر فرمودات کے اسرار سے اس کا سینہ گنجینہ بنادیا وہ صبح وشام اللہ کے قرآن کی خدمت کرتا ہے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ کا درس دیتا ہے وہ ان دونوں انوار سے اپنے باطن کو منور وفروزاں کرتا ہے۔

اسے دیکھ کر اس کا مسلم بھائی اسے دعائیں دیتا ہے رات کی تاریکی میں اٹھ کر صلاۃ التہجد ادا کر کے سربسجود ہو کر بھی اسے نہیں بھولتا۔ پھر وہ بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں عرض کرتا ہے اے خالق و مالک مجھے بھی علم کی دولت عطا فرما تا کہ میں بھی تیرے قرآن کی خدمت کروں اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ کی اشاعت کروں۔

یہ دونوں آدمی اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہونگے اور ان کا یہ عمل قبولیت کی سند لے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

بہترین اسلام والا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : أَیُّ الْإِسْلَامِ خَیْرٌ"؟ قَالَ : تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸)	جلد۱	صفحہ۳۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹)	جلد۲	صفحہ۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد۲	صفحہ۲۵۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)		صفحہ۳۵۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)		صفحہ۳۸۸
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۳۰۲)	جلد۱۲	صفحہ۲۶۰
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۳۰۱)	جلد۷	صفحہ۱۸۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۸۱)	جلد۶	صفحہ۱۵۳
قال احمد محمد شاکر و حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۰)	جلد۸	صفحہ۱۱۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۶۲۷)	جلد۳	صفحہ۱۰۲۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا:

یارسول اللہ! کونسا اسلام بہتر ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم کھانا کھلاؤ اور ملاقات کرتے وقت السلام علیکم کہو اسے جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے تم نہیں پہچانتے۔

تُطْعِمُ الطَّعَامَ:

سخاوت و دریا دلی مومن کا طرۂ امتیاز ہے وہ جب دینے پر آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے بہت کچھ دے دیتا ہے۔ اس کے پاس ضرورت مندوں کا اژدھام ہوا کرتا ہے اس کے ہاں مہمانوں کی کثرت ہوا کرتی ہے۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں اس کے ہاں پوری ہوتی ہیں۔

کھانا کھلانا ایک بہت ہی اعلیٰ وصف ہے مہمانوں کو کھانا کھلانے والے مہمان نوازی کا اجر وثواب لے لیتا ہے۔ غرباء ومساکین کو کھانا کھلانے والا صدقہ وخیرات کا اجر لے لیتا ہے۔

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۳۲۵۳) — جلد۴ — صفحہ۴

قال محمود محمد محمود: اسنادہ صحیح

صحیح سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۴۳۲۶) — جلد۳ — صفحہ ۹۷۶

قال الالبانی: صحیح

ایسا وصف حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں بہترین اسلام ہے۔

سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تصوف خدمتِ خلق کا نام ہے۔

آج بھی اللہ والوں کے آستانوں میں بلا امتیاز کھانا کھلایا جاتا ہے اور اس کھانے کی برکات سے کھانے والے بھی معمور ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک مومن کو خوش کرنا ہی بہت بڑی نیکی ہے تو جہاں کوئی مردِ حق آگاہ ہوا کرتا ہے وہاں اھل اسلام کی کثیر تعداد روزانہ حاضری دیتی ہے اور ان کے لنگر سے کھانا کھا کر خوش و مسرت سے معمور ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ تعلیمات نبویہ عَلٰی صَاحِبِهَا اَلْفُ الصَّلاَةِ وَالتَّحِيَّةِ کے مطابق ہے یہی اللہ اور اسکے رسول کا حکم ہے۔ اَنْ تُطْعِمَ الطَّعَامَ کہ کھانا کھلاؤ یہی بہتر اسلام ہے۔

تَقْرَأُ السَّلَامَ:

السلام علیکم کہ اشاعت کرنا نبوی تعلیم ہے۔ جو آدمی ہر ملنے والے کو السلام علیکم کہتا ہے یہ اس کے عاجز ہونے کی نشانی ہے یہی وصفِ تواضع انسان کو انسان بنا دیتا ہے۔ جس سے جان پہچان ہے اور جس سے جان پہچان نہیں ہر ایک کو السلام علیکم کہنا انسان کے اندر سے مادہ کِبرُ (تکبر کا مادہ) ختم کر دیتا ہے تو جس کلمہ گو کے اندر تکبر نہ ہو اس کے انجام کے بارے میں پر امید رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو السلام علیکم کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے اجر میں وصف تواضع وانکساری نصیب فرمائے اور باطن کو غرور و تکبر جیسی کریہہ بیماری سے نجات عطا فرمائے۔

حفاظت الٰہیہ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُنْفِقِ ، کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِنْ ثُدِیِّهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا یُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰی جِلْدِهٖ حَتّٰی تَخْفٰی بَنَانُهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرُهٗ وَاَمَّا الْبَخِیْلُ فَلَا یُرِیْدُ اَنْ یُنْفِقَ شَیْئًا اِلَّا لَزِقَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ مَکَانَهَا فَهُوَ یُوْسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۷۷)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۵۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۶۵
قال المحقق:	صحیح		
سنن النسائی:	رقم الحدیث (۲۵۴۳)	جلد ۵	صفحہ ۷۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۹۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۵۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۹۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

بخیل اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دو آدمی ہوں ان کے بدن پر سینے سے ہنسلی تک لوہے کی زرھیں ہیں۔ بس جب خرچ کرنے والا راہ حق میں خرچ کرتا ہے تو یہ زرہ اس کے جسم پر فٹ بیٹھ جاتی ہے یا یہ زِرہ اس کے جسم پر پوری آجاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے نشان کو ظاہر نہیں ہونے دیتی۔

بہر حال چونکہ بخیل کچھ خرچ نہیں کرنا چاہتا اس لیئے زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے پس وہ بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ زرہ کشادہ نہیں ہوتی (بلکہ جسم میں پھنس جاتی ہے)۔

-۞-

زرہ انسان کی حفاظت کا سامان ہے اگر زرہ جسم پر ہو تو دشمن کے وار خطاء جاتے ہیں وہ تلوار و نیزہ سے حملہ کرے یا تیر برسائے زرہ ان سب حملوں کو ناکام بنا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو شیطانی حملوں سے بچاؤ کیلیئے ایک زرہ عطا فرمائی ہے سخاوت ودریا دلی سے وہ زرہ جسم انسان پر پھیلتی چلی جاتی ہے اور وہ پورے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ سے زرہ یوں بڑھتی چلی جاتی ہے کہ انسان کے سر کو اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے بلکہ سر سے لیکر پاؤں کے ناخن تک ہر عضو کو ڈھانپ لیتی ہے تو اس کا واضح مطلب

یہ ہوا کہ

انفاق فی سبیل اللہ کے وصف سے متصف مرد مومن سخاوت کی پر نور عادت سے مزین، اللہ کا بندہ خداداد زرہ کی حفاظت میں ہوتا ہے- شیطان ہزار بار حملہ کرنا چاہے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ وہ **اللہ الکافی** کی حفاظت میں رہتا ہے اور وہ اس عالم میں اپنی نعمت ایمان کو سلامت رکھنے میں کامیاب رہتا ہے۔

بخیل چونکہ مال خرچ نہیں کرتا اسے انفاق فی سبیل اللہ کے لفظ ہی پسند نہیں اس لئے وہ زرہ اس کے جسم پر سکڑتی جاتی ہے اس کے دو نقصان ہیں۔

زرہ کے سکڑنے سے جسم کو تکلیف ہوتی ہے کسی کروٹ چین نہیں آتا درد سے براحال ہوتا ہے اور دوسرا نقصان یہ کہ دشمن آسانی سے دبوچ لیتا ہے اور اس کا کام تمام کردیتا ہے۔

بخیل کی روح ہر وقت اضطراب میں رہتی ہے اسے سکون نام کی کوئی چیز نہیں ملتی اس پر طرفہ یہ کہ وہ، بخیل شیطان کے لئے تر نوالہ ہوتا ہے شیطان ایک ہی وار میں اس کے ایمان کا کام تمام کردیتا ہے پھر وہ مسلمانوں میں چلتا پھرتا بھی مسلمانوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ شیطان کا آلہ کار بن چکا ہوتا ہے جو ملت اسلامیہ کیلئے دردسر بنتا ہے اور کسی وقت بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الشَّیْطَانِ وَمَکْرِہٖ بِبَرْکَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ.

دینے والا ہاتھ بہتر ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ صُدَیِّ بْنِ عَجْلاَنَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ– قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :یَاابْنَ آدَمَ إِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْر''لَکَ، وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرّ'' لَکَ وَلاَ تُلاَمُ عَلٰی کَفَافٍ ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْر'' مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوامامۃ صُدَیّ بن عَجلان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم! تیرا ضرورت سے زائد مال خرچ کرنا تیرے لیئے بہتر ہے اور ضرورت سے زائد مال کو روکے رکھنا تیرے لیئے بدتر ہے۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۳۴۳)	جلد۱	صفحہ۶۹۵
السنن اکبری للبیہقی	رقم الحدیث(۷۷۸۱)	جلد۴	صفحہ۳۰۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۳۵۰)	جلد۴	صفحہ۱۵۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۳۴۳)	جلد۲	صفحہ۵۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۰۳۶)	جلد۷	صفحہ۱۱۳

اور تجھے کفاف روزی پر ملامت نہ کیا جائے گا اور (مال خرچ کرتے ہوئے) ابتداء اپنے اھل وعیال سے کر اور (سن لیجئے!) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

-۞-

اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیرٌ لَکَ :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز تعلیم کتنا حکیمانہ ہے کس تدبر وفراست سے امت کو راہ حق بتاتے ہیں۔ایک مال کی ضرورت نہیں وہ زائداز ضرورت مال اگر کسی بہتر مصرف میں آجائے اور اس سے نفع ہو تو یہیں سے ایک انسان کی دانائی عیاں ہوا کرتی ہے۔ضرورت سے زائد مال کو کسی نفع بخش کاروبار میں لگایا جاتا ہے تاکہ اس کا صحیح فائدہ حاصل کیا جائے۔

اب غور کیجئے!

مال کسی انسان کو دینا کہ وہ اسے استعمال کرکے نفع دے یہ بہتر ہے یا یہ مال خالق ومالک کی بارگاہ میں پیش کر دینا اور ذوالجلال والاکرام کی راہ میں خرچ کر دینا بہتر ہے۔

کسی دوسرے انسان کو دیے ہوئے مال میں ہزار خدشات ہیں نفع کی بجائے نقصان بھی ہوسکتا ہے وہ رقم ڈوب جانے کا بھی اندیشہ ہوا کرتا ہے لیکن خالق ومالک کو دیا ہوا مال کبھی برباد نہیں ہوتا بلکہ مال بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ مال فنا کی دنیا سے نکل بقا کے جہاں میں چلا جاتا ہے اور اس کا نفع ابدالآباد تک رہتا ہے۔

اگر یہی مال روکے رکھا اور اسے راہ حق میں خرچ نہ کیا تو یہ کسی طور پر بھی محمود نہیں ہے ایسا کرنے والا خسارہ میں ہے اس مال کا حساب اللہ کی بارگاہ میں دینا پڑے گا۔جس کے مال کا حساب اللہ لینے پر آجائے اس آدمی کی خلاصی مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب اور ناراضگی سے محفوظ فرمائے اور اپنے کرم کی دولت سے سرفراز فرمائے اور اپنی رضا کی خاطر حیات مستعار کے لمحات گزارنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ:

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کیلئے پہلے اپنے اعزہ واقارب کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس کا دوہرا فائدہ ہوگا ایک انفاق فی سبیل اللہ کا اجر وثواب ملے گا دوسرا صلہ رحمی کا ثواب ملے گا۔ ویسے بھی یہ کوئی عقل مندی نہیں کہ انسان کے قریبی رشتہ دار بلکتے رہیں اور حسرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے رہیں اور وہ صدقہ وخیرات کسی اور کو دیتا رہے۔ انسانیت اور مروت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پہلے اپنے بہن بھائیوں کو مدنظر رکھا جائے اور انکی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی:

انسان دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ دینے والا، سخاوت کرنے والا، مال راہ حق میں بانٹنے والا۔

۲۔ لینے والا، مانگنے والا۔

جب کوئی سخی کسی کو کچھ دیتا ہے، راہ حق میں خرچ کرنے والا جب کسی مفلوک الحال کی خدمت کرتا ہے، فی سبیل اللہ مال بانٹنے والا جب عطا کرتا ہے تو اس کا ہاتھ دیتے وقت اوپر ہوا کرتا ہے اور لینے والے کا مانگنے والے کا ہاتھ نیچے ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اوپر والا ہاتھ پسند ہے اور اس ہاتھ کو خیر کے وصف سے متصف کیا ہے یہاں

یہ بات یقینی ہے کہ جو ہاتھ راہ حق میں خرچ کیا کرتا ہے اس ہاتھ میں برکت بہت ہوا کرتی ہے۔ سخی ہر حالت میں سخی ہوا کرتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہوا کرتا ہے۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ :
إنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ
وَهُوَ عَلَی الْمِنبَرِ وَهُوَ یَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
اَلْیَدُ الْعُلْیَاء خَیر" مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَاءُ اَلْمُنفِقَةُ وَالسُّفْلٰی
اَلسَّائِلَةُ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۶۴۸)	جلد۱	صفحہ ۵۱۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۶۴۸)	جلد۱	صفحہ ۴۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۴۳)	جلد۱	صفحہ ۵۱۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۴۷۴)	جلد۴	صفحہ ۲۷۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۷۲۸)	جلد۵	صفحہ ۲۱۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۲)	جلد۵	صفحہ ۵۵۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیحان		
الموطا الامام مالک		جلد۲	صفحہ ۹۹۸

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حضور منبر پر جلوہ افروز تھے اور آپ صدقہ اور سوال نہ کرنے کا ذکر فرمارہے تھے

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔اوپر والا ہاتھ راہ حق میں خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

-۞-

صحیح البخاری رقم الحدیث(۱۴۲۹) جلد۱ صفحہ۴۲۶
صحیح مسلم رقم الحدیث(۱۰۳۳) جلد۷ صفحہ۱۱۱

اللہ کے خصوصی خزانوں سے
لبریز سخی افضل وبرتر

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً عَبۡداً مَمۡلُوۡکاً لاَ یَقۡدِرُ عَلٰی شَیۡیءٍ وَمَنۡ رَزَقۡنٰہُ مِنَّا رِزۡقاً حَسَناً فَھُوَ یُنۡفِقُ مِنۡہُ سِراً وَجَھۡراً. ھَلۡ یَسۡتَوٗنَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ بَلۡ اَکۡثَرُھُمۡ لاَ یَعۡلَمُوۡنَ[1]

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی اس عبد مملوک کی جو کسی چیز پر قادر نہیں اور وہ جسے ہم نے اپنی جنابِ خاص سے رزق حسن عطا فرمایا تو وہ اس رزق کو سراً وجہراً خرچ کرتا ہے کیا یہ برابر ہیں؟ (نہیں ہرگز نہیں) تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں بلکہ اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

-۞-

اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے وہ قرآن کریم میں کبھی بڑی بڑی حقیقتیں مثالوں سے سمجھاتا ہے تاکہ عام آدمی بھی اس بات کو بخوبی ذھن نشین کرلے۔ یہاں ایک مثال کے ذریعے انفاق فی سبیل اللہ کی نعمت سے سرفراز آدمی کا مقام ومرتبہ بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ اس مثال کے ذریعے راہ ہدایت پائیں اور فلاح وکامرانی حاصل کریں۔

---

(۱) النحل=/۷۵

ایک آدمی آزاد نہیں بلکہ عبد ہے پھر عبد مملوک ہے جو کسی چیز کا مالک نہیں بلکہ خود مملوک ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں بلکہ اسکا اپنا وجود بھی کسی دوسرے کی ملکیت ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے بھرے خزانے عطا فرمائے، عطیات الٰہیہ سے لبریز یہ کریم، اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہے اور اسے جو رزق دیا گیا ہے وہ رزق بھی حسن و خوبی کا مرقع ہے اور اس پر مزید لطف و کرم یہ کہ وہ آدمی بخیل نہیں بخل جیسے وصف سے کوسوں دور ہے بلکہ سخی ہے تو دل دریا سخی ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ نہیں ہر گز نہیں سخی افضل و برتر ہے، اللہ کا محبوب ہے جس کی گرد تک عبد مملوک نہیں پہنچ سکتا۔ اس سخی کے پاس اللہ تعالیٰ کے عطیات دو طرح کے ہیں۔

۱۔ سراً

ایسے عطیات اور ایسا رزق جسے صرف دل کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔

۲۔ وجھراً

اور ایسا رزق بھی جسکا ظاہری آنکھوں سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

وہ رزق جسے صرف دل کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے اس کی تفصیل کوئی صاحب دل ہی بتا سکتا ہے بس اتنا معلوم ہے کہ ایسا ساقی عرفان خداوندی کی دولت بے دریغ لٹاتا ہے جو بھی اس کی بارگاہ میں آجائے بلکہ اس کی نگاہ کرم میں آجائے اس کے خفتہ بخت بیدار ہو جاتے ہیں اور اس کی قسمت پر ملکوتی جہاں رشک کرتا ہے یہ اس سخی کے فیض سے فیض یاب ہوا ہے جس کے پاس خدائی خزانے ہیں جو اس تسلسل سے اسے نصیب ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت و دریا دلی کے متعلق حضرت خواجہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

آپ نے ہزار ہا بندگانِ خدا کو خواب غفلت سے بیدار کیا ہزاروں مردہ دلوں میں نئی جان ڈال کر محبوب حقیقی تک پہنچایا اس دنیا میں جس طرح خالی ہاتھ لے کر آئے تھے اسی طرح خالی ہاتھ لے کر سرائے باقی کا سفر کیا حتی کہ استعمال کے کپڑے بھی برادرانِ طریقت کو دے دیے۔ رحلت سے کچھ دن پہلے خوب خیرات کی۔ بعض افراد کو خیال ہوا شاید یہ خیرات دفع بلیہ کے لیے ہے۔ جب آپ کو اس بات کی خبر ہوئی فرمایا یہ سب نعمتِ وصال کا شکرانہ ہے اور فرطِ مسرت سے آبدیدہ ہو کر آپ نے یہ مصرع پڑھا

آج ملاوا کنتھ سوں سکھی سب جگ دینوں وار

آج اپنے محبوب سے ملنے کا دن ہے اسی خوشی میں تمام دولت لٹا رہا ہوں۔[1]

---

(۱) مقامات خیر صفحہ ۵۸-۵۹

اجروثواب اللہ کے ہاں

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرّاً وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔[1]

ترجمہ:

وہ لوگ جوراہ حق میں اپنے اموال دن اور رات کو سِرّاً وَّعَلَانِیَۃً خرچ کرتے ہیں ان کا اجروثواب ان کے رب تعالیٰ کے ہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

ہر نیکی کا اجروثواب عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ رب العزۃ جسے چاہتا ہے اجروثواب عطا فرماتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے والے وہ سعید لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ انکا اجروثواب اللہ کے ہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک بالکل واضح ہے کہ ان کو جو اجروثواب ملے گا وہ خصوصی شان رکھتا ہے اور اس اجروثواب کو عام اجروثواب پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ وہ رب العالمین ہے، وہ ارحم الراحمین ہے جو جسے چاہے نوازدے اور جسے چاہے اپنی عنایات کریمانہ سے سرفراز فرمائے اس پر ہر ایک کو سر تسلیم خم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر لب کشائی کی اجازت نہیں۔

---

(۱) البقرہ ۲/۲۷۴

اللہ نگران ومحافظ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِفَلَاۃٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتاً فِیْ سَحَابَۃٍ : اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذَالِکَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ حَرَّۃٍ فَاِذَا شَرْجَۃٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِاسْتَوْعَبَتْ ذَالِکَ الْمَاءَ کُلَّہٗ فَتَبِعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِہٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ فَقَالَ لَہٗ : یَاعَبْدَ اللّٰہِ ! مَا اسْمُکَ ؟ قَالَ : فُلَانٌ لِلْاِسْمُ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ : یَاعَبْدَ اللّٰہِ ! لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ ؟ فَقَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتاً فِیْ السَّحَابِ الَّذِیْ ھٰذَا مَاؤُہٗ یَقُوْلُ : اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ لِاِسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْھَا؟ فَقَالَ أَمَااِذَا قُلْتَ ھٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَایَخْرُجُ مِنْھَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَاٰکُلُ اَنَاوَعِیَالِیْ ثُلُثاً وَاَرُدُّ فِیْھَا ثُلُثَہٗ.

ریاض الصالحین رقم الحدیث (۵۶۲) جلد۱ صفحہ۴۹۰

مختصر صحیح مسلم للمنذری رقم الحدیث (۵۳۴) صفحہ۱۴۶
(تحقیق الالبانی)

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۹۸۴) جلد۱۸ صفحہ۸۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک دفعہ ایک آدمی صحرا میں چلا جارہا تھا تو اس نے بادل سے ایک آواز سنی فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ پس بادل کا یہ ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک سیاہ سنگلاخ زمین پر برسا دیا تو ان نالوں میں سے ایک نالے نے اپنے اندر سارا پانی جمع کرلیا۔ تو یہ آدمی اس پانی کے پیچھے چلنے لگا تو دیکھا ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی گینتی سے اپنے باغ کو پانی لگا رہا ہے تو اس آدمی نے اس باغ والے آدمی سے کہا یا عبداللہ! (اے اللہ کے بندے) تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلاں وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ تو اب اس باغ والے آدمی نے کہا یا عبداللہ! (اے اللہ کے بندے) تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو تو اس نے کہا میں نے سنا اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے آواز دینے والا کہتا تھا فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ یہ وہی نام ہے جو تم

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۲۶۳) جلد ۱ صفحہ ۶۶۰

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۸۶۲) جلد ۱ صفحہ ۵۱۷

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۴۱۳۱) جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۷

السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث (۷۵۱۲) جلد ۴ صفحہ ۲۲۴

نے اپنا نام بتلایا ہے۔(اب بتاؤ) تم اس باغ میں کونسا عمل کرتے ہو۔اس نے کہا جب تم یہ سب کچھ بتا رہے ہو تو میں بتاتا ہوں میں اس باغ کی پیداوار کا حساب لگاتا ہوں میں اسکا ثلث (تیسرا حصہ) اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور اس کا دوسرا ثلث (تیسرا حصہ) میں اور میرے اھل وعیال کھاتے ہیں اور اس کا تیسرا ثلث (تیسرا حصہ) اس باغ میں دوبارہ لگا دیتا ہوں۔

-۞-

اس حدیث پاک میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے اور پہلی امتوں میں سے کسی مرد صالح کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنے مال میں سے ثلث اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تھا اس کا اجر یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادل کو بھیجتا ہے جو اس کے کھیت کو سیراب کرتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اللہ سب سے بڑا کرم فرمانے والا ہے۔

یہ پہلی امتوں کے ایک صالح آدمی پر اللہ کے کرم کی ایک جھلک ہے تو اس خیر الامم کے نیک وصالح افراد پر اللہ تعالیٰ کا کس درجہ کرم ہوتا ہوگا یہ کرم کرنے والا ہی بہتر جانتا ہے۔آج اگر کسی کی کھیتی پر بارش ہو جائے اور وہ خصوصی طور پر سرفراز ہو جائے تو حیرانگی کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ دینے والا اللہ ہے اور وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت پر نہایت درجہ مہربان ہے۔

کرامت کا صدور:

فرشتے کی آواز سننا خرق عادت ہے اس اللہ کے بندے نے فرشتے کی آواز کو سنا یہ اسکی کرامت ہے جب پہلی امتوں کی افراد سے کرامات کا صدور ہوتا رہا ہے تو یہ امت بانجھ نہیں ہے اس امت کے صلحاء سے بھی کرامات کا صدور ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

صدقہ کی قبولیت اور اس کی تربیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۰)	جلد۱	صفحہ۴۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۶۳)	جلد۸	صفحہ۲۸۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۳۸)	جلد۴	صفحہ۳۲۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۷۴۶)	جلد۴	صفحہ۲۹۵
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۸۶)	جلد۳	صفحہ۳۹۴
قال الالبانی:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۱۱
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۰۴)	جلد۲	صفحہ۱۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۶۱)	جلد۲	صفحہ۱۴۴
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۶۱)	جلد۱	صفحہ۳۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۷۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۰۴۲
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۱۹)	جلد۸	صفحہ۱۱۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۷۵
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۱)	جلد۵	صفحہ۵۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۴)	جلد۲	صفحہ۲۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۴)	جلد۷	صفحہ۸۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۵۳)	جلد۱	صفحہ۶۵۶
قال المحقق:	صحیح		

جو آدمی حلال وطیب کمائی میں سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ طیب وحلال کمائی ہی کا صدقہ قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کیلئے جس نے صدقہ کیا ہے اس صدقہ کو پالتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے اور اللہ اس صدقہ کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔

-۞-

لَایَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ :

اللہ تعالیٰ طیب وطاہر مال کو قبول کرتا ہے۔ یعنی راہ حق میں جو مال دیا جائے اس کا حلال ہونا ضروری ہے ہاں اگر کسی نے حرام مال سے راہ حق میں صدقہ کیا تو یہ صدقہ اس کا رد کر دیا جائے گا اس حرام مال کی بارگاہ الٰہی میں کوئی حیثیت نہیں۔

اگر کوئی انسان چوری کرتا ہے پھر اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو یہ اس کا مال قبول نہیں بلکہ یہ اس کیلئے دوہرا وبال ہے کہ وہ احکام الٰہیہ کے استہزاء کا بھی مجرم ہے اور اللہ کے احکامات کا مذاق اڑانے والا اس کی رحمتوں سے دور بہت دور ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :مَنْ جَمَعَ مَالاً حَرَاماً ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ ؛ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فِیْہِ اَجر" وَکَانَ اِصْرُہٗ عَلَیْہِ.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۲۸۴) جلد۱ صفحہ۶۷۴

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۸۸۰) جلد۱ صفحہ۵۲۷

قال الالبانی: حسن

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے حرام مال جمع کیا تم اسے صدقہ کر دیا تو ایسے آدمی کیلئے اس میں کوئی اجر وثواب نہیں بلکہ اس کا گناہ اس پر ہے۔

انسان کو اپنی ملک میں اختیار دیا گیا کسی اور کے مال میں تصرف کی اجازت نہیں۔ جو مال اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے حلال نہیں کیا اس کیلئے اس میں سے صدقہ کرنا کسی طور پر درست نہیں۔

حلال مال سے صدقہ دینے سے بقیہ مال پاکیزہ تر ہو جاتا ہے تو جو مال سارے کا سارا حرام ہے وہ کسی طور پر بھی پاک نہیں ہوگا اور اس مال کو صدقہ کرنے کی اجازت نہیں۔

یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فُلُوَّهٗ :

حلال وطیب کمائی کو راہ خدا میں خرچ کیا جائے تو اللہ الکریم اسے قبول کرتا ہے جس مال کو اللہ تعالیٰ قبول کرے وہ مال بقیہ مال سے منفرد ہو جاتا ہے اس مال کی شان باقی مال سے ممتاز

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۲۴۰)	جلد۴	صفحہ۱۴۱
اتحاف سادۃ المتقین		جلد۶	صفحہ۱۰
کنز العمال	رقم الحدیث (۹۲۶۹)	جلد۴	صفحہ۱۵

ہوتی ہے۔

آج ہم اپنے جانوروں کے بچے پالتے ہیں گھوڑے کے بچے کو پالا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ چھوٹا سا بچہ پورا گھوڑا بن جاتا ہے۔

اللہ ذوالجلال والاکرام بھی اہل ایمان کے صدقہ وخیرات کو اپنے دست قدرت میں لیکر پالتا ہے پھر وہ چند پیسے نہیں رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ پہاڑ جتنا بن جاتا ہے تو اہل ایمان کا اللہ کی راہ میں دیا ہوا ایک روپیہ بھی قیامت کے دن پہاڑ جتنا ہوگا یہ اللہ کا فضل ہے اللہ کے فضل وکرم کو کوئی بھی اپنے پیمانے پر تول نہیں سکتا۔

انفاق فی سبیل اللہ
کا
سات سو گنا تک اجر وثواب

عَنْ خریمِ بْنِ فَاتِکٍ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ -أَ نَّہٗ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ –: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ بِسَبْعِمِائَةِ ضَعْفٍ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۴۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۰۴
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۱۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۳
قال الترمذی:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۴
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۵
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۸۳)	جلد ۶	صفحہ ۴۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۵۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۲
المستدرک للحاکم		جلد ۲	صفحہ ۸۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے فی سبیل اللہ کوئی چیز خرچ کی تو اس کیلئے سات سو گنا تک اجر لکھا جاتا ہے۔

-۞-

اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا اجر مرتب ہونے کو اس انداز میں بھی ذکر فرمایا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ[1]

ترجمہ:

ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں دانہ کی مثال ہے جو سات بالیں اگاتا ہے جس کے ہر بال میں سو (100) دانہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے دُگنا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ وسیع فضل والا اور دائمی علم والا ہے۔

-۞-

انسان کھیتی میں ایک دانہ پھینکے اس سے سات بالیں اُگ آئیں اور ہر بالیں میں سو (100) دانہ ہو تو ہر سلیم الفطرت یہ کہے گا کہ ایک دانہ کے عوض سات سو دانہ ملے ہیں یہ تو اس دنیا کے دانہ کا مشاھدہ ہے تو جس صدقہ و خیرات کو کریم اللہ اپنے کرم والے ہاتھوں میں لیکر بڑھائے

---

(۱) البقرہ ۲/۲۶۱

اور اگر اس کا اجر و ثواب سات سو گنا کر دے تو یہ جائے تعجب نہیں کیونکہ وہ سخی ہے تو سب سے بڑا سخی اس کے جود و کرم کو کوئی بھی اپنے پیمانے پر تول نہیں سکتا۔

وہی اللہ اپنے لطف و کرم کو یوں بھی بیان کرتا ہے:

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ

اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اس مقدار کو دگنا کر دیتا ہے وہ قادر و قیوم ہے وہ علیٰ کل شيء قدیر ہے۔ اگر وہ کسی صدقہ وخیرات کرنے والے کو، اس آدمی کو جو لوجہ اللہ مال خرچ کرتا ہے سات سو گنا سے بھی ڈبل کر دے تو کسی کو کیا اعتراض وہ مالک ہے اور مالک الملک ہے یہ مالک جو چاہے کرے جس کو چاہے دے یہ اس کا اختیار کامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی خاطر کام کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

فی سبیل اللہ بے حساب دو
خالق و مالک بھی
بے حساب دے گا

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا- قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ-:

لَاتُوْکِیْ فَیُوْکٰی عَلَیْکِ

اَنْفِقِیْ اَوِ انْفِحِیْ اَوْ انْضِحِیْ وَلَاتُحْصِیْ ، فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۰۲۹)	جلد۷	صفحہ۱۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۴۳۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۷
ریاض الصالحین	رقم الحدیث(۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۴۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۶۷۹۱) (مختصراً)	جلد۱۸	صفحہ۳۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۶۸۰۱)	جلد۱۸	صفحہ۳۶۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۳۵۱)	جلد۱	صفحہ۶۹۹

ترجمة الحديث:

حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کا بیان ہے کہ مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بندھن باندھ کر نہ رکھو (بلکہ خرچ کرتی رہو) ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر بندھن باندھے گا۔
خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گن گن کر دے گا۔

-۞-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس حدیث پاک میں بخل جیسی قبیح عادت پر ضرب کاری لگائی ہے اور واضح کیا ہے کہ اگر تم دینا بند کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی بند کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کی عطیات دو طرح کی ہیں:

۱۔ وہ عطیات جو کافر و مسلم میں مشترک ہیں، جو اپنوں اور بیگانوں کو ملتے ہیں یہ دنیاوی مال ہے جو بلا تفریق ہر ایک کو ملتا ہے اس میں کسی کے نیک یا بد ہونے کا دخل نہیں۔

۲۔ وہ عطیات جو صرف وہ اپنوں کو عطا فرماتا ہے اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو یہ

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۹۲۳) جلد۱ صفحہ۵۴۹
قال الالبانی: صحیح
سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۶۹۹) جلد۱ صفحہ۵۳۱
صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۶۹۹) جلد۱ صفحہ۴۷۱
قال الالبانی: صحیح

عطیات دینے بند کر دیتا ہے مثلاً یہ تقویٰ وطہارت جاتا رہے عبادت کا ذوق وشوق ختم ہو جائے۔
عفت وعصمت رخصت ہوں اور زھد وورع جیسی بیمثال دولت ہاتھ سے نکل جائے۔

جب اللہ الکریم کی بارگاہ میں گن گن کر خرچ کرو گے تو وہ بھی جب دے گا تو گن گن کر دے گا یعنی تمہارے طرف سے جب سخاوت محدود ہوگی تو اس کا عطیہ بھی محدود ہوگا یعنی چند دن عبادت کا ذوق وشوق رہے گا کچھ عرصہ تقویٰ نصیب ہوگا پھر وہی پرانی ڈگر ہوگی اس لیئے گن گن کر راہ خدا میں نہیں دیتے بلکہ

اللہ کی راہ میں بے حساب دیتے ہیں اور دیتے وقت اپنے نفس کو خوش رکھتے ہیں اس کی عادت یہ بناتے رہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں مال ودولت دیتے وقت اسے کسی قسم کی گھٹن نہ ہو جب یہ کیفیت پیدا ہوگی تو پھر

اللہ کی طرف سے بھی عنایات کریمانہ کی بارش ہوگی تقویٰ کی وہ دولت ملے گی کہ بڑے بڑے متقی دیکھتے رہ جائیں گے زھد وورع کی وہ سعادت ملے گی کہ خود زھد وورع ناز کریں گے عفت وعصمت کی وہ بہاریں نصیب ہونگی کہ فرشتے بھی سلامی کیلئے حاضری دیں گے۔

بیماریوں کا علاج

عَنِ الحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : دَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو۔

-۞-

جس بیماری کا علاج کیا جائے اور وہ علاج کسی ماہر حکیم وطبیب سے ہو رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے نجات عطا فرما دیتا ہے۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جو ساری کائنات سے افضل و برتر حکیم ہیں بیماریوں کا علاج صدقہ سے بتایا ہے تو بات بالکل واضح ہوئی کہ جو احباب صدقہ وخیرات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بیماری دور کر دیتا ہے بیماری اگر زوروں پر

الترغیب والترہیب

صحیح الترغیب والترہیب/رقم الحدیث (۷۴۴) جلد۱ صفحہ ۴۵۸

قال الالبانی: حسن لغیرہ

ہواور اطباء اسے لاعلاج قرار دیں لیکن وہ بیمار یا اس کے اعزو اقارب اللہ کی راہ میں صدقہ دینا شروع کر دیں، فی سبیل اللہ مال خرچ کریں تو انشاء اللہ وہ بیماری قابو میں آ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک دن وہ بھی آئے گا جب بیماری کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔

بیماری کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ جسمانی بیماری

۲۔ روحانی بیماری

صدقہ وخیرات سے جہاں جسمانی بیماریوں سے نجات ملتی ہے انسان شفایاب ہوتا ہے وہاں اس صدقہ سے روحانی بیماریوں سے بھی نجات مل سکتی ہے۔

ایک انسان حسد و کینہ کی بیماری میں مبتلا ہے یا تکبر جیسی کریہہ بیماری اسے لاحق ہے اگر وہ لوجہ اللہ مال خرچ کرتا ہے دین حق کی اشاعت وسربلندی کیلئے اپنی دولت صرف کرتا ہے تو اس کے بارے میں امید رکھی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ان بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے گا پھر جب یہ سخی یہ دین کا درد رکھنے والا اس جہاں سے رخصت ہوگا تو ان بیماریوں سے پاک وصاف اور مبرا ومنزہ ہو کر رخصت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے ہم سب کو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ ومامون فرمائے۔

انفاق فی سبیل اللہ
کی
برکات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ" لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِسَارِقٍ فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ، لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِزَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِغَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَزَانِیَةٍ وَغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَااَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَعْتَبِرَ فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

الترغیب والترہیب　رقم الحدیث (۲۴)　جلد ا　صفحہ ۶۹
قال المحقق: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا:

میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھ دیا صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پر صدقہ کیا گیا تو اس صدقہ کرنے والے نے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۱)	جلد۱	صفحہ۴۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۱۹)	جلد۵	صفحہ۵۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد۲	صفحہ۲۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۳۵)	جلد۱۰	صفحہ۱۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۶۵)	جلد۸	صفحہ۲۶۴
الجامع الاحکام القرآن		جلد۸	صفحہ۱۷۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۶۶۴)	جلد۵	صفحہ۵۷۷

کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیئے ہیں کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر دیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا: تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے تو نے جو زانیہ پر صدقہ کیا ہو سکتا ہے وہ زنا سے باز آ جائے اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہو سکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-۞-

اخلاص وللہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔ سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہو کر صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول و منظور فرمالیتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہو گا۔ وہ عمل جس میں نام و نمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والاکرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص وللہیت کا فیضان ملاحظہ ہو غلطی سے چور پر صدقہ کر دیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھما دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا

یہ کون ہو سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الٰہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہوا۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَت.

تیرا صدقہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والا دل برداشتہ ہو رہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد وثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریاکاری کے داغوں سے مُعَرّا تھا اور اس کا اجر وثواب صرف اللہ وحدہٗ لاشریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا توفیق الٰہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام کے اخلاص وللّٰہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاء کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات وبرکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگاران کے خوان سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحبِ آستانہ، پیکر اخلاص ووفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی بقیہ زندگی ذوق عبادت میں گزرتی ہے اور ذکر الٰہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

اَلْبِرّ کا حصول

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّاتُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْم. ؎۱

ترجمہ:

تم ہرگز "**البِر**" کونہیں پاسکتے جب تک تم اللہ کی راہ میں وہ مال خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہواور جو کچھ بھی تم فی سبیل اللہ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا ہے۔

-۞-

سید قطب لکھتے ہیں

اَلْبِرُّ – وَهُوَ جِمَاعُ الْخَيْرِ ؎۲

البر ہر قسم کی خیر و بھلائی کو کہتے ہیں۔

اس خیر و بھلائی میں اطاعت وفرمانبرداری، تقویٰ وطہارت، خوف وخشیت الٰہی، رحمت ورأفت، جنت اور دائمی انعامات سب کچھ آجاتا ہے۔

اب مفہوم واضح ہوا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار بندہ بننا چاہتا ہے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی دولت لینا چاہتا ہے دل کو تقویٰ کی دولت سے لبریز

(۱) آل عمران ۳/۹۲۔

(۲) فی ظلال القرآن ۱/۴۲۴

کرنا چاہتا ہے اپنے من کو طیب وطاہر کرنا چاہتا ہے خشیت الٰہی کے انوار سے اپنی روح کو منور کرنا چاہتا ہے اور بالآخر دائمی وسرمدی انعامات کی جگہ جنت جانا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے جس چیز سے محبت کرتا ہو اسے فی سبیل اللہ خرچ کرے۔

فی سبیل اللہ کی کئی شاخیں اور شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل ایسے کام میں معاونت ہے جس سے دین کو تقویت ملے اس دور میں دینی مدارس کے قیام اسلامی درسگاہوں کے انتظام وانصرام میں اپنی قیمتی اور محبوب متاع خرچ کرنا چاہیئے یاد رہے دینی درسگاہوں کی آبادکاری میں خرچ کیا ہوا ایک روپیہ دیگر جگہ خرچ کیئے ہوئے سو روپیہ سے بہتر وافضل ہے کیونکہ اس عمل سے دین حق کو تقویت ملتی ہے تو جس خوش نصیب کا مال ودولت اللہ تعالیٰ دین کی اشاعت وترویج میں لگالے اسے اپنے مقدر پر ناز کرنا چاہیئے یاد رہے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا وسیع سلسلہ جو حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر حضور سید العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک ان گنت صدیوں پر محیط ہے یہ دین حق، دین اسلام کی اشاعت وترویج کیلئے ہی ہے تو جس کی محبوب کمائی سے دین کو تقویت ملے وہ یقیناً انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہے اور فیضان نبوت سے لبریز سینہ عالم آخرت میں سرخرو ہوگا اور کامیابیاں اس کا مقدر ٹھہریں گی۔

فی سبیل اللہ خرچ کیا ہوا مال
اپنا مال ہے اور
بچا کر رکھا گیا مال ورثا کا مال ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ ؟ قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَاقَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَااَخَّرَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۳
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۱۱)	جلد۶	صفحہ۲۴۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۳۷۷)	جلد۲	صفحہ۷۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۴۸۶)	جلد۳	صفحہ۴۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۶۲)	جلد۱	صفحہ۶۶۰
قال المحققون:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۹۲۰)		جلد۱	صفحہ۵۴۸
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کون ہے کہ جسے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا پس ایک مومن کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور اسکے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا۔

-۞-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بڑھ کر اس بھری کائنات میں کوئی دانا و بینا نہیں ہے بلکہ عقل و خرد کی جسے بھی خیرات ملتی ہے وہ بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے ملتی ہے۔ اس حدیث پاک میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کو کس حکیمانہ انداز سے واضح کیا گیا ہے۔ انسان کو اس مال سے ہی زیادہ محبت و چاہت ہونی چاہیئے جو مال اسکا ہے اور جس مال نے اس کے پاس رہنا ہے۔ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا گیا وہی مال اس کا ہے اور جو خرچ کرنے سے رہ گیا وہ اسکا نہیں بلکہ اسکے ورثا کا ہے۔

فی سبیل اللہ خرچ کیا ہوا مال فانی مال نہیں رہتا بلکہ وہ اللہ الباقی کے کرم سے باقی بن جاتا ہے یہ جہاں ناپائیدار، اس کی اشیاء حادث، اس کا مال و متاع فانی لیکن جو اللہ کی رضا کیلئے اس کے بتائے ہوئے راہ میں خرچ کر دیا جائے وہ ناپائیدار سے پائیدار ہو جاتا ہے فانی کی صفت اس سے فنا سے ہو جاتی ہے اور وہ ابدی بن جاتا ہے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا وہ

خوش نصیب ہے جس کے مقدر میں باقی جہاں کی باقی نعمتیں ہیں اور ابدالآباد تک ان انعامات سے لطف اندوز ہوتا رہے گا۔

صدقہ دینے سے
مال کم نہیں ہوتا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَازَادَ اللّٰهُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلاّ عِزّاً وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلّ.

شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۶۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۳
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۸۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۱۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۰۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۰۷۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد ۵	صفحہ ۵۷۵
الموطا لامام مالک	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
صدقہ نے کبھی مال کم نہیں کیا اور معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع وانکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رفعت وبلندی سے نوازتا ہے۔

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۷۸۱۷) جلد۴ صفحہ۳۱۴
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۲۰۵) جلد۷ صفحہ۵۲ (الفاظ مختلف)
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیحان
ارواء الغلیل رقم الحدیث (۲۲۰۰) جلد۷ صفحہ۲۵۹
قال الالبانی: صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۳۲۸) جلد۵ صفحہ۴۳۲ (مختصر)
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۲۴۸) جلد۸ صفحہ۴۰
قال شعیب الارنؤط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۲۵۷) جلد۱ صفحہ۶۵۸
قال المحقق: صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۶۲۳) جلد۳ صفحہ۲۷۲
قال المحقق: صحیح

مَانَقَصَتْ صَدُقَةٌ مِنْ مَالٍ:

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا بلکہ صدقہ سے مال میں ایسی برکت آتی ہے جس سے تمام اہل خانہ مستفید ہوتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی حقیقت بیان ہوئی ہے آج جب صدقہ کیا جاتا ہے تو سوچ آتی ہے کہ اس سے مال میں کمی واقع ہوگی لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمادیا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے افراد ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کیا لیکن زندگی بھر انکا مال کم نہیں ہوا بلکہ ان کے مال میں اضافہ ہی ہوتا گیا یہ انکے ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہے انکا اس ارشاد گرامی پر یقین کامل ہے اور یقین کامل والا کبھی محروم نہیں رہا کرتا۔

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورفرمایا کرتا ہے کمی نہ ہونے کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

۱۔ مال میں برکت ہوجائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اس مال کا معاوضہ عطا فرمادے یعنی کہیں سے اسے مال مل جائے جہاں سے ملنے کی توقع نہ ہو یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ کا عملی ظہور ہو۔

یہ معاوضہ کبھی صالح اولاد کی صورت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مال خرچ کرنے سے نیک وصالح اولاد عطا فرماتا ہے اولاد اس ظاہری سرمایہ سے بڑا سرمایہ ہے۔ اولاد صالحہ اس جہاں میں اللہ ذوالجلال کا خصوصی عطیہ ہے۔ وہ اولاد نیکی کرے گی فعلِ خیرات کی دلدادہ ہوگی اس سے اس کا یہ جہاں تو یہ جہاں رہا عالم آخرت بھی سنور جائے گا۔

۳۔ مال کا اجر وثواب ملے گا۔

یہ اجر وثواب قیامت کو ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ کے عوض اسے جنت عطا فرمائے گا جہاں ابدی نعمتیں اس کا انتظار کر رہی ہونگی اور اللہ ذوالجلال کا جمال بھی اسے نصیب ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت اسے ملے گی۔

وَرِضْوَان" مِنَ اللّٰهِ اَكْبَر

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَن نَتَصَدَّقَ، وَوَافَقَ ذَالِكَ عِنْدِيْ مَالاً فَقُلْتُ : اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْماً. قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ . فَقَالَ: يَااَبَابَكْرٍ! مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ ؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قُلْتُ : لاَ اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَداً.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب امیر المومنین۔رضی اللہ عنہ۔نے ارشاد فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو اس وقت میرے پاس کافی مال تھا۔ تو میں نے (اپنے آپ سے) کہا اگر میں کسی دن ابوبکر سے سبقت لیجانے کا جذبہ رکھتا ہوں تو آج میں ابوبکر سے سبقت لے جا سکتا ہوں۔

مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث (۶۰۳۰) جلد ۳ صفحہ ۶۰۲۵

قال الالبانی: قلت: اسنادہ حسن"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنا آدھا مال لیکر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا اپنے اھل خانہ کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جتنا مال لایا ہوں اتنا گھر والوں کیلئے چھوڑ آیا ہوں۔ اسی دوران ابوبکر۔ رضی اللہ عنہ۔ اپنا سارا مال لے ائے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو تو انہوں نے عرض کی: میں اپنے گھر والوں کیلئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔

حضرت عمر فرماتے ہیں: میں نے (اپنے دل میں کہا) میں کسی معاملہ میں بھی ابوبکر سے بڑھ نہیں سکتا۔

-۞-

یہ ہیں ہمارے اسلاف جن پر ملت اسلامیہ کو ناز ہے۔ یہ ہیں حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ الہ وسلم کے صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنھم۔ جن سے آج بھی اس عالم رنگ و بو میں بہار ہے۔ یہ وہ خوش نصیب افراد ہیں جنہیں محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی درسگاہ کے طالب علم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ مکتب خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فیض یاب ہونے والی وہ سعید ارواح ہیں جن کے تقدس و طھارت کو قدسی بھی سلامی کرتے ہیں۔

معلم کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرو۔ یہ ہدایت کے تارے، یہ صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنھم۔ اپنے اپنے گھروں کو جاتے ہیں جتنی انہیں توفیق ملتی ہے اتنا مال بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں پیش کردیتے ہیں۔

مراد رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ بھی اپنے گھر کا رخ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد

گرامی بار باران کے دل پر دستک دیتا ہے: فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ -اے اھل ایمان خیر وفلاح کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ۔آپ دل میں ہی دل میں کہتے ہیں آج حسن اتفاق سے میرے پاس مال ودولت کافی ہے آج موقع بھی ہے اس لیئے بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں اتنا مال پیش کردوں کہ سب سے بڑھ جاؤں یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- سے بھی بڑھ جاؤں۔گھر پہنچ کر کل مال کے دو حصے کر دیے اور ایک حصہ گھر والوں کیلیئے چھوڑ کر دوسرا حصہ بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں پیش کر دیا۔

ادھر پیکر اخلاص ووفا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سن کر اپنے گھر روانہ ہوتے ہیں۔یہ مرکز صدق وصفا گھر کی ہر چیز اٹھالاتا ہے گھر میں جو کچھ بھی نظر ایا اسے اپنے سر پر رکھا اور بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو گئے۔

زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ مبارکہ نکلے:

يَاأَبَابَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ ؟

اپنے اھل خانہ بیوی بچوں کیلیئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ سید الرسل صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں جو جواب عرض کیا وہ آج بھی تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اور صدیق کے رتبہ ایمان کا اظہار کر رہا ہے۔عرض کی: **أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.**

میں اھل خانہ کیلیئے اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم چھوڑ کر آیا ہوں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو سامنے موجود ہیں اور صدیق اکبر کا جواب ہے کہ میں گھر میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ تو بات بالکل واضح ہے کہ اگر صدیق اکبر کے ایمان ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سامنے بھی ہوتے ہیں اور گھر میں بھی ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جلووں سے اھل ایمان کی کوئی بھی جگہ خالی نہیں۔

اب غور فرمایئے! حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا کچھ بھی باقی نہ رکھا کیا اس کے باوجود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کنگال ہوئے نہیں ہرگز نہیں وجہ واضح ہے کہ فرمانِ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے: مَانَقَصَتْ صَدَقَة'' مِنْ مَالٍ: صدقہ مال کم نہیں کرتا۔

مَازَادَ اللّٰہُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلاّ عِزّاً:

کسی کو معاف کر دینا بہت بڑی نیکی ہے معاف کرنے والے کو جو ایمانی مسرت ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے کبھی کسی کو اللہ کی خاطر معاف کیا ہو۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت سے سرفراز فرماتا ہے۔ جسے عزت دینے والا اللہ ہو جسے سرفرازی عطا کرنے والا وحدہٗ لاشریک ہو اس کی عزت وکرامت کا عالم کیا ہوگا۔

وَمَاتَوَاضَعَ اَحَد'' لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ:

اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رفعتیں عطا فرماتا ہے اسے وہ بلندیاں نصیب ہوتی ہیں جنکا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔

فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے سے وہ مال باقی ہو جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَابَقِیَ مِنْهَا؟ قَالَتْ مَابَقِیَ مِنْهَا اِلاَّ کَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ کُلُّهَا غَیْرَ کَتِفِهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۷۸)	جلد۴	صفحہ۲۱۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۷۰)	جلد۲	صفحہ۵۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۵۴۴)		جلد۶	صفحہ۹۷ (حصہ اول مختصر)
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۱۲۲)	جلد۱۷	صفحہ۲۶۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۴۱۹)	جلد۱۲	صفحہ۲۴۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۶۰)	جلد۱	صفحہ۶۵۹
قال المحقق:	صحیح		

بھیڑ ذبح کی (اور اس کا گوشت صدقہ کرنا شروع کر دیا) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس گوشت سے کیا بچا ہے؟

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے عرض کی: ایک بازو باقی بچا ہے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس بازو کے علاوہ باقی سب بچ گیا ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس حدیث پاک میں ایک بہت بڑی حقیقت سمجھائی ہے جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے وہ فانی نہیں ہوتا بلکہ وہ باقی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر وثواب قیامت کو عنایت فرمائے گا۔ قیامت کے دن ملنے والا اجر فانی نہ ہوگا بلکہ وہ ابدالآباد تک رہے گا۔ لیکن ہم جو چیز اپنے لیئے رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ باقی ہے اور جو اللہ کی راہ میں دے دی وہ یہ سمجھتے ہین کہ یہ چلی گئی ہے۔

آج صدقہ وخیرات کرتے وقت بہت کچھ سوچا جاتا ہے کاش ہم اپنی فکر کے پیمانے توڑ دیں اور اپنی تمام تر سوچوں کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیں جو خوش نصیب تعلیمات نبویہ کے مطابق زندگی گزارتا ہے اس کا مال ودولت سے فانی کی صفت فنا ہو جاتی ہے وہ مال اللہ الباقی کے کرم سے باقی ہو جاتا ہے بلکہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر چلنے والا خوش نصیب اپنے سانسوں کو بھی باقی بنالیا کرتا ہے جبکہ اس کا ہر سانس رضائے الٰہی کیلیئے ہوگا تو اللہ کی رضا پر ملنے والا اجر وثواب بھی لافانی ہوگا۔

امت کے والی حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے راہِ حق میں مال

خرچ کرنے والے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کتنا اعزاز بخشا اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ وَ فَنَثَرَھَافِیْ حِجْرِہٖ وَرَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُقَلِّبُھَا فِیْ حِجْرِہٖ وَیَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب جیش العسرۃ غزوۂ تبوک تیار کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جھولی میں پھیلا دیا۔

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۷۳)	جلد۳	صفحہ۱۷۱۳
قال الالبانی:	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۷۳)	جلد۳	صفحہ۱۷۱۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۶۰۹)	جلد۴	صفحہ۶۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۵۰۸)	جلد۱۵	صفحہ۲۶۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۰۱)	جلد۳	صفحہ۵۱۵
قال الالبانی:	ھذا حدیث حسن		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۲۱)	جلد۵	صفحہ۳۹۲
قال ابوعیسیٰ:	ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۶۹۹)	جلد۷	صفحہ۲۰۰

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کو اپنی جھولی میں حرکت دیتے تھے اور فرماتے تھے

ماضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْم

آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے کوئی ضرر نہیں۔

یہ جملہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دومرتبہ ارشاد فرمایا۔

-۞-

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دین حق کی اشاعت وترویج میں بار بار مال خرچ کیا کہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم راضی ہو گئے پھر یہ خرچ کیا ہوا مال باقی کیا ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بقیہ تمام زندگی کے اعمال کو حسن ورضا کی مہر سے مزین کر گئے اور آپ کی حیات مبارکہ کے ہر عمل کی خیر سے لبریز ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مہر ثبت فرمادی۔

اللہ کا لطف وکرم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنْفِقْ یَاابْنَ اٰدَمَ یُنْفَقْ عَلَیْکَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۹۶)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۹۳)	جلد۷	صفحہ۶۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۴۲)	جلد۱	صفحہ۶۹۵
قال المحققون:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۹۱۵)		جلد۱	صفحہ۵۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۹۶)	جلد۷	صفحہ۱۲۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۳۸)	جلد۸	صفحہ۲۱۱
قال احمد محمد شاکر:	ھو صحیح		

اے آدم کے بیٹے! اللہ کی راہ میں خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان دو لفظوں میں انسان سے کتنا بڑا وعدہ فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُخلِفُ الْمِيْعَاد.

اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

اس احکم الحاکمین اس رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے اَنْفِقْ يَاابْنَ آدَمَ. اے آدم کے بیٹے راہِ خدا میں مال خرچ کر يُنْفَقْ عَلَيْكَ تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

ایک مسلم کی عادت ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کرتا ہے۔ غرباء ومساکین کا خیال رکھتا ہے یتامیٰ کے سروں پر دست شفقت رکھتا ہے۔ بیواؤں کی خبر گیری کرتا ہے راہ چلتے مسافروں کو بھی عطیات دیتا ہے اگر کوئی مفلوک الحال آ جائے اسے بھی دامن بھر کر دیتا ہے اگر کوئی سوالی اس کے پاس آ جائے تو اسے بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اے انسان تو خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

اگر ایک مومن آج فی سبیل اللہ مال خرچ کرتا ہے تو انشاء اللہ کل اس پر بھی خرچ کیا جائے گا اس ناپائیدار دنیا میں اپنی ثروت راہِ حق میں لٹانے والا مایوس نہ ہو کل قیامت کے دن اس پر کرم کرنے والے بھی ہونگے۔ آج پیاسوں کو پانی پلانے والا کل حوض کوثر کے جام لبوں سے لگائے ہوئے ہوگا آج غرباء ومساکین کو کھانا کھلانے والا کل جنت میں اللہ تعالیٰ کی مہمانی کے مزے لوٹ رہا ہوگا۔

آج مال خرچ کر کے کسی کو مصیبت و پریشانی سے چھٹکارہ دلانے والا یاد رکھے کہ کل

جب اس پر نزع کا عالم ہوگا، اس پر پریشانی کا بسیرا ہوگا تو اللہ کے وعدہ کے مطابق کوئی تو آئے گا اور اسے وہ کچھ دے گا جس سے اس کی پریشانی ختم ہو جائے۔ آج اس دنیا میں کسی بے سہارا کے کام آنے والا امید رکھے کہ اگر کہیں کل اس کی عدم موجودگی میں اس کی اولاد پر کوئی آفت آئے گی تو اللہ الکریم کسی کو ان پر مامور فرمائے گا جو ان کے جملہ کام سرانجام دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کرم صرف اس جہاں میں ہی نہیں بلکہ عالم برزخ اور عالم آخرت میں بھی ہوگا۔

فرشتوں کی دعائیں لینے والا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ :
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ– صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ–:
مَامِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً وَیَقُوْلُ الْآخِرُ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِکاً تَلَفاً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہردن جس میں اللہ کے بندے صبح کرتے ہیں دوفرشتے اترتے ہیں ان میں ایک کہتا ہے:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۰)	جلد۷	صفحہ۸۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۶۹۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۴۱)	جلد۱	صفحہ۶۹۴
قال المحققون:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۹۱۴)		جلد۱	صفحہ۵۴۵
قال الالبانی:	صحیح		

اے اللہ! جو تیری راہ میں خرچ کرنے والا ہے اس اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے:

اے اللہ! جو تیری راہ میں مال کو خرچ کرنے سے روکنے والا ہے اسکا مال تلف فرما۔

-۞-

ملائکہ کی دعائیں:

جس بندہ مومن کیلئے کوئی دعاء خیر مانگنے والا ہے اسے انشاء اللہ ہر قدم پر کامیابی ملے گی۔ دعا تقدیر بدل دیتی ہے۔ پھر طیب وطاہر زبان سے نکلنے والے کلمات یقیناً دونوں جہانوں میں سرخرو کردیتے ہیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں یہ ملائکہ معصوم عن الخطاء ہیں ان کے دامن پر گناہ کا کوئی داغ نہیں یہ پاک دل وپاک زبان جب کسی کیلئے دعا کرتے ہیں تو اس کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں۔ یہ فرشتے یہ ملائکہ خود بخود کچھ نہیں کرتے بلکہ یہ وہی کرتے ہیں جو انکا خالق ومالک انکا پروردگار انہیں حکم دیتا ہے۔ تو اب غور کیجئے

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا کس قدر خوش نصیب ہے کہ اس کیلئے فرشتے دعائیں مانگتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اس کیلئے دعائیں مانگنے کا حکم صادر فرماتا ہے۔

جس آدمی کیلئے خود خالق ومالک فرشتوں کو دعائیں مانگنے کا حکم دے اس کے مقدر تک کسی کی رسائی ہوسکتی ہے بلکہ اسکے بختوں کے سامنے اوج ثریا بھی پست بہت پست ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنفِقاً خَلَفاً:

اے اللہ! تیری راہ میں خرچ کرنے والے کو اسکا بدل عطا فرما۔

ایک چیز کے بعد جو دوسری چیز آئے اسے خلف کہتے ہیں پھر اگر وہ بعد میں آنے والی

چیز خیر و برکت سے خالی ہے تو اس کیلئے خَلْف" لام کے سکون کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اگر بعد میں آنے والی خیرات و برکات سے لبریز ہے اور سعادت و عنایات اپنے دامن میں لیئے ہوئے ہے تو اس کیلئے خَلَف لام کے فتح کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

اس فرشتوں کی دعائیں خَلَف لام کے فتح کے ساتھ آیا ہے تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ اسے اللہ فی سبیل اللہ خرچ کرنے والے کو ایسا بدلہ عطا فرماتا ہے جو خیرات برکات سے معمور ہو اور سعادات و عنایات اپنے اندر سموئے ہوئے ہو۔

اب اگر اسے اس انفاق فی سبیل اللہ کے صلہ میں مزید مال و دولت ملے یا علم و ہنر ملے یا عزت و وقار کی دولت نصیب ہو تو یقین رکھیئے یہ سب کچھ مصدر خیرات و برکات ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عنایات سے مکمل طور پر لبریز ہوگا۔

خَـــلَف کا تعلق جیسے مال کے ساتھ ہے ایسے ہی اس منفق فی سبیل اللہ کی ذات کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی فرشتے یہ دعا مانگتے ہیں اے اللہ اس مال خرچ کرنے والے کو خلف عطا فرما۔ یعنی اولاد کی وہ نعمت عطا فرما جو نیکی و پارسائی سے مزین ہو وہ جب تک زندہ رہے اس کے سانسوں کا، اسکے ذکر و فکر کا اور اسکے صدقہ و خیرات کا ثواب اس خرچ کرنے والے کو ملتا رہے۔

اگر اولاد مقدر میں نہیں تو کوئی ایسی چیز اس کا خلف بنادے کہ اسکا اجر و ثواب اسے اس کی قبر میں بھی ملتا رہے اور اسکی قبر میں اس کے درجات کو رفعت و بلندی ملتی رہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفاً:

اے اللہ! جو تیری راہ میں مال خرچ نہیں کرتا اسے تلَف عطا فرما۔

یعنی اس کا یہ مال و دولت اس سے چھین لے۔ اسے مخلوق کا محتاج کردے اس کی ثروت

کوتلف کردے۔

اس دعا کے الفاظ سے کتنا غضب عیاں ہے۔

جس آدمی کا مال تلف ہوجائے وہ محتاج ہوجاتا ہے، اس کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے۔ مال کے تلف سے مراد یا تو مال کا ختم ہوجانا ہے یا مال سے برکت کا محو ہوجانا ہے۔ ہاں جس کے مال سے برکت محو ہوجائے اس جیسا بدنصیب کون ہوگا۔ پیسے تو ہیں لیکن ان سے خیر حاصل نہیں کی جاسکتی ان بے برکت پیسوں سے صرف اور صرف شر ہی مقدر میں ٹھہرتی ہے۔ جس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا اور پہننا سب شر میں لپٹا ہوا ہو اس جیسا بدبخت کون ہوگا۔

تلف سے مراد اس کی جان کا تلف ہونا بھی ہے۔ ایک تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اس پر موت واقع ہوگئی اور وہ مرگیا دوسرا اسکا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے ہر خصلت خیر چھین لی جائے وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مرا ہوا ہے۔ اس کی اولاد بگڑ جائے (العیاذ باللہ!) اسکی اہلیہ کا اس سے سلوک بگڑ جائے تو وہ بیچارہ سانس آنے کے باوجود مردہ ہے یہ اس کو اپنے کیے کی سزا ہے بخل وکنجوسی کی وجہ سے یہ وبال ہے اور اللہ کی ناراضگی کا واضح اعلان ہے۔

عذاب قبر سے نجات

عَنْ مُرْثَدِبْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْیَزْنِیِّ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ -قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ -:

اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیءُ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ ، وَاِنَّما یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی ظِلِّ صَدَقَتِہٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت مُرثد بن ابی عبداللہ الیزانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک صدقہ، صدقہ دینے والوں سے قبر کی تپش مٹادیتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کی چھاؤں میں ہوگا۔

یہ جہاں جہاں رنگ وبو ناپیدار جہاں ہے یہ جہاں قیام گاہ نہیں بلکہ گزرگاہ ہے اس جہاں میں بڑے بڑے زورآور اور اقتدار کے نشہ سے مست آئے اور اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کرتے رہے لیکن تاریخ شاھد ہے کہ آج تک اس جہاں میں کسی کے پاؤں نہ جم سکے

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۸۷۳) جلد۱ صفحہ۵۲۴

قال الالبانی: حسن

بلکہ وقت مقررہ پر ہر ایک کو اس جہاں سے رخت سفر باندھنا پڑا۔

اس جہاں سے جانے کے بعد عالم برزخ میں جانا پڑتا ہے اور عموماً انسان قبر میں اتار دیا جاتا ہے اس قبر میں اھل ایمان جو اعمال صالحہ کی دولت سے لبریز ہیں آرام سے رہتے ہیں اور انکی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے لیکن کافر و منافق کیلئے یہ قبر جہنم کا گڑھا بن جاتی ہے۔

وہ آدمی جو مومن تو ہے لیکن اس کے اعمال اچھے نہیں اس کیلئے اس قبر میں عذاب ہوسکتا ہے تو جو خوش نصیب فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے نام و نمود سے کوسوں دور صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے مال خرچ کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ صدقہ اس کی قبر کے عذاب کو مٹا دیتا ہے اس کی تپش و حرارت کو ختم کر دیتا ہے تو سادہ لفظوں میں مفہوم واضح ہوا کہ فی سبیل اللہ سخاوت کرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور قبر اس کیلئے جنت کا باغ قرار پائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبور کو اپنے اسماء حسنیٰ کا صدقہ باغات جنت بنائے۔ آمین یارب العالمین

بِبَرَكَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِيباً فِي الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ اَزْكٰهَا.

آگ سے بچنے والا

عَنْ عَدِیّ بْنِ حَاتِمٍ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ- صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -قَالَ : اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۴۱۷)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث(۶۰۲۳)	جلد۴	صفحہ۱۹۰۴
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث(۶۵۴۰)	جلد۴	صفحہ۲۰۴۸
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث(۶۵۶۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۴۸
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث(۳۵۹۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۱۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۰۱۶)	جلد۷	صفحہ۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۱۸۷)	جلد۱۴	صفحہ۱۲۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۱۸۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۱۹۰)	جلد۱۴	صفحہ۱۲۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
التاریخ الکبیر للبخاری	رقم الحدیث(۹۴)	جلد۱	صفحہ۲۹۸
تخریج الاحادیث فی التاریخ الکبیر/رقم الحدیث(۱۲۵)		جلد۱	صفحہ۳۹۴

قال دکتور محمد بن عبد الکریم: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: (اے میرے امتیو!) تم آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۶۹)	جلد۱۴	صفحہ۱۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۲۷۲)	جلد۱۴	صفحہ۴۵۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۲۸۲)	جلد۱۴	صفحہ۴۶۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۷۰)	جلد۱۴	صفحہ۱۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۹۳۸)	جلد۱۷	صفحہ۴۹۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد۲	صفحہ۲۲۰
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۶)	جلد۲	صفحہ۴۴۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۰۴)	جلد۷	صفحہ۴۳
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۶۵)	جلد۱۶	صفحہ۳۶۶
قال شعیب الارنؤوط:	حدیث صحیح		

جہنم اللہ کے غضب و ناراضگی کی جگہ ہے اس کی آگ اور اس کے شعلوں سے نجات پا جانے والا حقیقی کامیاب ہوا کرتا ہے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں نیکی کی اہمیت سے آگاہ فرماتے ہیں اور ساتھ ہی آگ سے بچاؤ کیلئے فکر و تدبیر اختیار کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔

غضب کی آگ کو رضا و خوشنودی کے پانی سے ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے جس سے اللہ راضی ہو جائے وہ آتش جہنم سے بچ جائے گا تو اس حدیث پاک میں شِقِّ تمر کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے آگ سے بچنے کا کہا گیا ہے تو بات واضح ہوئی کہ اگر اخلاص سے فی سبیل اللہ کھجور کا ٹکڑا خرچ کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کی کثرت کو نہیں دیکھتا بلکہ صدقہ دینے والے کے دل کو دیکھتا ہے اس کی نیت کو دیکھتا ہے تو جس مسلم کا دل اخلاص کی دولت سے لبریز کھجور کا ایک ٹکڑا ہی راہ حق میں خرچ کر دے خداوند دو عالم اس سے راضی ہو گا اور اس کا اجر یہ دے گا کہ اسے آتش دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔

ہر انسان کے پاس دولت کی فراوانی نہیں ہوتی۔ ہر مسلم ثروت کے وسیع ذخائر نہیں رکھتا بلکہ بعض ایسے کلمہ گو بھی ہوتے ہیں جن کے پاس نان جویں بھی نہیں ہوتی ایسے افراد کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے کہ دولت و ثروت والا سخاوت کر کے آتش دوزخ سے بچ گیا تو اس کیلئے اس حدیث پاک میں نوید ہے کہ اگر تمہارے پاس پوری کھجور نہ سہی کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی وہی اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ اللہ تعالیٰ اس خرچ کرنے کے عوض اپنے کرم سے تمہیں آتشِ جہنم سے بچا لے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ.

ظلِّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیہ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

سَبْعَة" یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّهٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌ" نَشَأَفِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُل" قَلْبُهٗ مُعَلَّق" بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَان تَحَابَّافِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُل" دَعَتْهُ اِمْرَاة" ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُل" تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لاَ تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُل" ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰)	جلد۱	صفحہ۲۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۱)	جلد۲	صفحہ۴۱۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد۴	صفحہ۵۹۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد۲	صفحہ۳۵۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا
میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے
سات خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن اس کے ظل
کے علاوہ کوئی ظل نہ ہوگا۔

۱۔ عدل وانصاف کرنے والا حکمران۔
۲۔ جوان جس کی نشوونما عبادت الٰہی میں ہوئی۔
۳۔ وہ مرد جس کا دل مساجد سے معلق ہے۔
۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی اس پر
انکا اجتماع ہوا اور اسی پر وہ جدا ہوئے۔

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۳۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۲۸)	جلد۹	صفحہ۲۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد۱	صفحہ۲۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
التمھید لابن عبدالبر		جلد۲	صفحہ۲۸۰
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۶۸۷)	جلد۱۲	صفحہ۲۳۹

۵۔ وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶۔ وہ آدمی جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے راہِ الٰہی میں کیا دیا ہے۔

۷۔ وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

-۞-

ظل الٰہی:

قیامت کے دن سورج آگ برسا رہا ہوگا گرمی اور تپش انتہا پر ہوگی پسینے بہہ رہے ہونگے لیکن کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ ٹھنڈا سایہ راحت و آرام سے لبریز ہوگا جو اس سایہ میں آ جائے گا سب غم بھول جائے گا میدان حشر میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے لیکن ظل الٰہی میں بیٹھنے والے شاداں و فرحاں ہونگے۔

ظل الٰہی سے مراد کیا ہے؟

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عرش الٰہی کا سایہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس سایہ کی نسبت اپنی طرف کر دی ہے اس ٹھنڈے سایہ کو ظل الٰہی کہا گیا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو ایک سایہ پیدا فرمائے گا اور اسے شرف

وکرامت بخشنے کیلئے اس کی نسبت اپنی طرف فرمادی ہے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس کی مراد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں ویسے بھی اُس جہاں میں وہ وہ انعامات ہیں جو آج انسانی عقل وخرد میں نہیں آسکتے۔حدیث پاک کے یہ الفاظ شاھد ہیں:

مَالاَ عَین'' رَأَتْ وَلاَ اُذُن'' سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَر.

جنت میں وہ انعامات ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا گزر ہوا۔

جب جنتی انعامات بشر کی فہم وسوچ سے وراء ہیں تو جسے اللہ تعالیٰ نے ظل اللہ کہا ہے وہ کیسے ذھن میں آسکتا ہے۔اس لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں

ظِلُّ اللّٰهِ حَقّ'' وَ کَیْفِیَّتُهٗ مَجْهُوْلَة'' وَالسَّوَالُ عَنْهَا بِدْعَة''

ظل اللہ حق ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس کی حقیقت کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

یہی وہ سایہ ہے جس میں بیٹھ کر درج ذیل اہل ایمان مزے لوٹ رہے ہونگے۔

رَجُل'' تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا:

آدمی اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرے لیکن چھپا کر کرے کسی کو خبر نہ ہوا ایسا آدمی یقیناً ریاکاری جیسی قبیح بیماری سے پاک ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہے وہ کسی سے داد کا طلبگار نہیں اور نہ دنیا میں سخی کے لقب سے مشہور ہونا چاہتا ہے۔اس کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کی رضا ہے۔ایسا آدمی جب صدقہ کرتا ہے اور اتنا چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے ایک ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کیا صدقہ کیا ہے یہ سعید روح قیامت کے دن ظل الٰہی کے

مزے لے رہی ہوگی۔

اتنا چھپا کر کرنا کہ بائیں ہاتھ کو علم ہی نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

اس کی ایک صورت بہت واضح ہے کہ انسان اپنی رقم سے کچھ رقم نکالتا ہے اور اسے دیکھے اور گنے بغیر صدقہ کر دیتا ہے تو اس نے کتنے پیسے صدقہ کیے اسکی اسے بھی خبر نہیں جب اسے خود خبر نہیں تو پھر اس کے بائیں ہاتھ کو کیسے خبر ہوگی۔ ایسا کرنے والا یقیناً پروردگار عالم کے خصوصی انعامات کا مستحق ہوگا۔

جنت میں داخلہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهما قَالَ :
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ خَصلَةً اَعْلاَهَا مَنِیْحَةُ الْعَنْزِمَامِنْ عَامِلٍ یَعْمَلُ بِخَصلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِها وَتَصْدِیْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهَا الْجَنَّةَ.

سنن ابن داود رقم الحدیث (۱۶۸۳) جلد۱ صفحہ۵۲۷
صحیح البخاری رقم الحدیث (۲۶۳۱) جلد۲ صفحہ۹۲۷
الترغیب الترھیب رقم الحدیث (۳۹۹۹) جلد۳ صفحہ۴۱۹
قال المحققون الثلاثہ: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۲۷۱۳) جلد۳ صفحہ۲۹
قال الالبانی: صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۷۳۱) جلد۶ صفحہ۳۲۷
قال المحقق: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۴۸۸) جلد۶ صفحہ۴۳
قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چالیس (خیر کی) خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ دودھ کیلئے بکری کا عطیہ دینا ہے۔ جو آدمی بھی ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید سے اور اس پر کئے گئے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس خصلت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

-۞-

اللہ تعالیٰ کے کرم کی برسات ہر وقت رہتی ہے رحمت الٰہی کا ایک چھینٹا بھی جسے نصیب ہو جائے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔ اس کے کرم اور اسکی عطا کے ہزار رنگ ہیں وہ جسے چاہے جس رنگ میں چاہے نواز دیتا ہے۔

اللہ کی رحمت انسان پر بہت مہربان ہے وہ بہانے تلاش کرتی ہے تاکہ اسے غضب الٰہی سے نجات مل جائے اور دائمی انعامات کا سزاوار ٹھہرے۔ اس حدیث پاک میں غور کیجئے کریم اللہ کی کرم نوازی کا جوبن نرالا ہے۔ چالیس خصال خیر میں سے جسے بھی کوئی خصلت نصیب ہو اس کے لئے در جنت کشادہ ہے ابدی و سرمدی انعامات اس کا استقبال کرنے کیلئے بے تاب ہیں۔

کسی کو بکری اس لیئے دینا کہ وہ اس کا دودھ استعمال کرے ان خصال میں اعلیٰ خصلت ہے اب باقی خصال کا اندازہ خود لگا لیجئے۔

کسی غریب و مسکین کو دودھ کی اشد ضرورت ہو اس کے چھوٹے بچے دودھ کے حصول کیلئے بے تاب ہیں اب اگر کوئی مرد مومن انہیں ایک بکری دیتا ہے کہ اس کا دودھ استعمال کرلو جب وہ بچے اس کا دودھ استعمال کرتے ہونگے تو ان کی زبان سے کس درجہ دعائیں نکلتی ہوں گی یہی دعائیں تقدیر بدلنے کیلئے کافی ہوا کرتی ہیں۔

بظاہر یہ معمولی نیکی نظر آتی ہے لیکن لوجہ اللہ جو بھی نیکی کی جائے وہ معمولی نہیں ہوتی ۔رضائے الٰہی کے جذبہ سے جو بھی اچھا کام کیا جائے اس کا اجر وثواب انسانی فہم وسوچ سے وراء ہوا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :

مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّھُمْ یَدْعُوْہُ اِلٰی مَاعِنْدَہٗ قُلْتُ : وَکَیْفَ ذَالِکَ ؟ قَالَ : اِنْ کَانَتْ جَمَلاً فَبَعِیْرَیْنِ ، وَاِنْ کَانَتْ بَقَراً فَبَقَرَیْنِ.

المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۲۴۸۵) — جلد۲ — صفحہ۴۰۷
قال الحاکم: — ھذا حدیث صحیح
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۴۶۴۳) — جلد۱۰ — صفحہ۵۰۱
قال شعیب الارنووط: — اسنادہ صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی — رقم الحدیث (۱۸۵۶۴) — جلد۹ — صفحہ۲۸۸
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۱۲۴۸) — جلد۱۵ — صفحہ۴۹۷
قال حمزہ احمد الزین: — اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی بھی عبدِ مسلم اپنے ہر مال سے دو چیزیں فی سبیل اللہ خرچ کرے تو جنت کے منتظم فرشتوں میں سے ہر ایک اسے ان انعامات کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہیں۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ دو چیزیں کیسے خرچ ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اس کے پاس اونٹ ہیں تو راہ حق میں دو اونٹ خرچ کرے اور اگر اس کے پاس گائیں ہیں تو فی سبیل اللہ دو گائیں دے۔

-۞-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۳۰۷) جلد ۱۵ صفحہ ۵۱۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۳۴۵) جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۲
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۴۳۹) جلد ۳ صفحہ ۹۵
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح اسناد

وسیع وعریض جنت

وَسَارِعُوْا اِلَی مَغْفِرَۃٍ مِنْ رَبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ. اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ.[1]

ترجمہ:

اور تیزی سے چلو اپنے رب کی طرف سے مغفرت اور جنت کی طرف جس جنت کی چوڑائی سماوات وارض جتنی ہے اسے متقین کیلئے بنایا گیا ہے جو خوشحالی اور تنگدستی میں بھی (فی سبیل اللہ) مال خرچ کرتے ہیں اور وہ غصہ کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

وَسَارِعُوْا اِلَی مَغْفِرَۃٍ مِنْ رَبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ :

سَارَعَ - جلدی کرنا (المنجد)

اللہ تعالیٰ کس محبت بھرے انداز سے اھل ایمان سے مخاطب ہے اور انہیں فرماتا ہے سارعوا جلدی کرو اللہ تعالیٰ کا در مغفرت کشادہ ہے اسکی وسیع وعریض جنت اھل ایمان کیلئے بے تاب ہے۔ اے اھل ایمان اس کے حصول کیلئے جلدی کرو سستی اختیار نہ کرو یہ عظیم الشان

---

(۱) آل عمران ۳/۱۳۳،۱۳۴

دولت ہے اس کے حصول میں کاہلی اور بددلی نہیں چاہیئے بلکہ پوری توجہ دلجمعی اور سرعتِ رفتار سے کوشش کرو۔

مَنْ جَدَّ وَجَدَ

جوکوشش کیا کرتا ہے وہ پالیا کرتا ہے۔

اس کے حصول کیلئے نرم وگداز بستر کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔ دعاہائے سحری سے اپنے من کو منور کرنا پڑتا ہے اللہ کے دین کا درد سینے میں سمیٹنا پڑتا ہے۔ یہ دین، دین حق صدائیں لگا رہا ہے اور ہم غفلت کی چادر تانے سو رہے ہیں اٹھیئے کمر ہمت باندھیے اور خدمتِ دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیجئے یہ احکم الا حاکمین اور رب العالمین کا دین ہے اس دین کیلئے اپنی ذات کو وقف کرنے والا دائمی وابدی انعامات کا سزاوار ٹھہرتا ہے اور یہ دین حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ہاتھوں پروان چڑھا ہے اس کی آبیاری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے خون جگر سے کی ہے اس دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے والا یقین رکھے کہ وہ فیضان گنبد خضراء سے مالا مال ہوگا۔ حضور نبی رحمت اس پر رحمت بھری نظر فرمائیں تو اس کے جملہ امور سرانجام پاجائیں گے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ :

یہ نوید مغفرت ان احباب کیلئے جو خوشحالی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اگر تنگدستی آجائے تو اس حالت میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور یہ جنت ان افراد کے لیئے بنائی گئی ہے جو ہر حالت میں فی سبیل اللہ اپنی دولت صرف کرتے ہیں۔

انسان دولت صرف روپیہ پیسہ کو سمجھتا ہے۔ دولت وثروت صرف سونا و چاندی نہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کے جمیع عطیات بھی ثروت میں شمار ہوتے ہیں بلکہ ایک مومن وموحد کا ہر ہر لمحہ قیمتی ہے۔اس کا ہر آنے والا سانس اور جانے والا سانس بڑی قیمتی دولت ہے۔مومن اپنا ظاہری مال ودولت کے ساتھ اپنی جملہ توانائیاں دین حق کی خاطر صرف کرتا ہے اس کے روز وشب اسکی زندگی کی صبحیں اور اسکی زندگی کی راتیں اسکی جوانی اسکا بڑھاپا سب کچھ للہ وقف ہے وہ ہر لمحہ پروردگار عالم کے دین کیلئے کوشاں رہتا ہے۔

حجۃ اللہ علی الارض محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی دین حق کیلئے وقف تھی جب آپ کا دور خوشحالی تھا جب آپ اپنی خانقاہ میں تھے اس وقت بھی وہ اللہ کی عطا کی ہوئی عرفان کی دولت تقسیم کررہے تھے جو بھی آتا محروم نہ جاتا پھر جب آپ پر ابتلاء کا دور شروع ہوا اور آپ کو گوالیار کے قلعہ میں قید کردیا گیا تو وہاں بھی اس مرد حق آگاہ کی سخاوت کا دور ماندنہیں پڑا بلکہ "فی الضراء" میں عرفان کی دولت یوں لٹائی کہ اس جیل خانہ میں جتنے ہندو سکھ مقید تھے سب ایمان کی دولت سے لبریز ہوگئے انہوں نے شرک وکفر کو خیر باد کہا اور آپ کی نگاہ کیا اثر سے اسلام کے گرویدہ ہوگئے اور زبان قلب وقالب سے کہتے تھے۔

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ .(صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)

جس ذات اقدس کے نگاہِ پاک کے فیضان سے کافر اسلام قبول کرلیں اگر اس ذات کیلئے جنت اور انعاماتِ جنت مشتاق ہوں تو یہ عین وعدہ الٰہی کی تکمیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوا کرتے ہیں۔

تواضع وانکساری

حکم الٰہی۔تواضع اختیار کرو

عَنْ عِیاضِ بْنِ حِمارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ اَوْحیٰ إِلَيَّ اَنْ تَواضَعُوا حَتّٰی لایَفْخَرَاَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلایَبْغِی اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۶۵)	جلد۵	صفحہ۳۹۰
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۸۹۵)	جلد۲	صفحہ۶۹۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۱۴)	جلد۴	صفحہ۵۱۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۶۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۹۵)	جلد۳	صفحہ۲۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۱۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۰۰)	جلد۱۷	صفحہ۳۶۴
تاریخ بغداد		جلد۴	صفحہ۱۶۸
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم	رقم الحدیث (۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۲۲۳
السنن الکبریٰ للبیھقی		جلد۱۰	صفحہ۲۳۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی

یہ کہ (اے اہل ایمان) تم ایک دوسرے سے انکساری سے پیش آ و یہاں تک کہ کوئی کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی دوسرے پر تجاوز کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ عاجزی اختیار کی جائے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کے عیب سے پاک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم مبارک کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ** (اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی نازل فرمائی) کے الفاظ سے بیان فرما کر اس کی اہمیت کو مزید اجاگر کر دیا تا کہ اللہ کا بندہ ہمیشہ عاجزی کو اپنائے رکھے اور تکبر جیسے قبیح وصف سے مامون و محفوظ رہے۔

مشکاۃ المصابیح جلد۳ صفحہ۱۳۷۳

قال الالبانی: صحیح

فتح الباری جلد۱۱ صفحہ۳۴۷

فتح الباری جلد۱۰ صفحہ۴۹۱

اَلتَّوَاضُعُ : عَدَمُ الْاِسْتِکْبَارِ وَالْخُضُوْعُ لِلْحَقِّ وَتَرْکُ الْاِعْتِرَاضِ عَلَی الْحُکْمِ.

تکبر نہ کرنا، حق کی خاطر انکساری کرنا اور حکم پر اعتراض نہ کرنا تواضع کہلاتا ہے۔

ایک مرد مومن کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے دامن کو تکبر کی الائشوں سے بچائے، حق کی خاطر عجز و انکساری کرے اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم ارشاد فرمائیں اس پر اعتراض نہ کرتے ہوئے بلا چوں و چرا تسلیم کرے اور اس پر عمل کرے۔

اَلْخُضُوْعُ لِلْحَقِّ - عاجزی حق کی خاطر ہوتی ہے یہی عاجزی محمود و مستحسن ہے۔

اَلْفَخْرُ : اَلتَّبَاهِیْ وَالتَّعَاظُمُ بِالْمَکَارِمِ وَالْمَنَاقِبِ مِنْ حَسَبٍ وَنَسَبٍ.

مباھات کرنا اور اپنے نفس کو عظیم جاننا اپنے مکارم و مناقب کے ساتھ وہ مناقب حسب کے ہوں یا نسب کے فخر کہلاتا ہے۔

بندہ مومن کردار کی اس بلندی پر ہوتا ہے کہ خودنمائی کے داغ اس کی قبائے عزت و کرامت کو داغدار نہیں کر سکتے وہ اپنے حسب و نسب پر اتراتا نہیں بلکہ ہمیشہ فروتنی کو شیوہ بناتا ہے۔ اسے معلوم ہے انسان خاک سے پیدا کیا گیا ہے اور خاک کیا خاک فخر کرے گی ہاں عزت و کرامت اسی کو ہے جس کا دل خشیت الٰہی سے ہر وقت کانپتا ہے اور تقویٰ جیسی حسین صفت اس کے دامن کو اُجلا کیے ہوئے ہے۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عاجزی یہ علماء امت کیلئے بزرگانِ دین کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے جن کا دل نور ایمان سے منور ہو عزت ہے۔ لیکن اہل ظلم و عدوان سے عاجزی یہ ایسی ذلت ہے جس میں عزت نام کی کوئی چیز نہیں۔

تواضع سے رفعت وبلندی

وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مانَقَصَتُ صَدَقَة'' مِنُ مالٍ، وَمازادَ اللّٰهُ عَبداً بِعَفُوٍ إلَّا عِزاً، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَد'' لِلّٰهِ إلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۲۶۶)	جلد۳	صفحہ۵۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۵۸۸)	جلد۵	صفحہ۱۶۲
السنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۰۲۹)	جلد۴	صفحہ۳۷۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۰۲۹)	جلد۲	صفحہ۳۹۰
قال الالبانی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث(۲۳۲۸)		جلد۵	صفحہ۴۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث(۲۲۰۰)	جلد۷	صفحہ۲۵۹
قال الالبانی:	الحدیث صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث(۱۶۷۶)	جلد۱	صفحہ۴۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۲۰۵)	جلد۷	صفحہ۵۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیحان		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے کے سبب اللہ تعالیٰ بندے کو اور عزت عطا فرماتا ہے۔
جو اللہ کیلئے تواضع کرے اللہ تعالیٰ اسے رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۹۸۶) جلد ۹ صفحہ ۷۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن
سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ صفحہ ۱۸۶
سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۵
فتح المنان (المسند الجامع) / رقم الحدیث (۱۷۹۹) جلد ۷ صفحہ ۲۳۰
شرح السنۃ البغوی رقم الحدیث (۱۶۳۳) جلد ۶ صفحہ ۱۳۲
قال المحقق: ھذا الحدیث صحیح
صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۲۴۳۸) جلد ۴ صفحہ ۹۷
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۲۴۸) جلد ۸ صفحہ ۴۰
قال شعیب الارنوط: اسنادہ صحیح

مَانَقَصَتْ صَدَقَۃ'' مِنْ مَالٍ.

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا بلکہ صدقہ سے مال میں ایسی برکت آتی ہے جس سے تمام اہل خانہ مستفید ہوتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی حقیقت بیان ہوئی ہے آج جب صدقہ کیا جاتا ہے تو سوچ آتی ہے کہ اس سے مال میں کمی واقع ہوگی لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمادیا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے افراد ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کیا لیکن زندگی بھر انکا مال کم نہیں ہوا بلکہ ان کے مال میں اضافہ ہی ہوتا گیا یہ انکے ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہے انکا اس ارشاد گرامی پر یقین کامل ہے اور یقین کامل والا کبھی محروم نہیں رہا کرتا۔

مَازَادَ اللّٰہُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلاّ عِزّاً.

کسی کو معاف کردینا بہت بڑی نیکی ہے معاف کرنے والے کو جو ایمانی مسرت ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے کبھی کسی کو اللہ کی خاطر معاف کیا ہو۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت سے سرفراز فرماتا ہے۔ جسے عزت دینے والا اللہ ہو جسے سرفرازی عطا کرنے والا وحدہٗ لاشریک ہو اس کی عزت وکرامت کا عالم کیا ہوگا۔

وَمَاتَوَاضَعَ اَحَد'' لِلّٰہِ اِلاَّ رَفَعَہُ اللّٰہُ.

اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رفعتیں عطا فرماتا ہے اسے وہ بلندیاں نصیب ہوتی ہیں جنکا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔

ہمارے اسلاف تواضع کے وصف سے متصف تھے انکا دامن تکبر کے داغوں سے معرا تھا۔
سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:
یا اللہ! میں تیرے وصال کا طلبگار ہوں مجھے ایسا راستہ بتا دے جو سہل بھی ہو اور مختصر بھی:
ارشاد ہوا اے بایزید: دَعْ نفسک وَتَعَالَ
اپنے نفس کو چھوڑ دے اور آ جا۔

گویا عجز وانکساری کرنے والا اگر اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے اسباق پابندی سے ادا کرتا رہے تو وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے قرب کی لذتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے اور جب تک تکبر جیسی بیماری موجود ہے اسے وصال وقرب کا انعام نہیں مل سکتا۔

تواضع - امتِ محمدیہ کا شعار

وَعَـن طـارِقٍ قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰه عَنهُ إلى الشَّامِ وَمَعَنا اَبُو عُبَيْدَةَ فَـأتَـوا عَـلَى مَخاضَةٍ وَعُمَرُ عَلَى ناقَةٍ لَهُ فَنزَلَ وَخَلَعَ خُفَّيهِ فَوَضَعَهُما عَلَى عاتِقِهِ وَأَخَـذَ بِـزِمَـامِ نَـاقَـتِـهِ فَـخاضَ فَقَالَ أبُوعُبَيدَةَ : ياأَمِيرَالْمُؤمِنِينَ أنتَ تَفعَلُ هذا ! مـايَسُرُّنِى أنَّ أهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ : فَقَالَ : أوَّه ! لَوْيَقُلْ ذاغَيرُكَ. اَباعُبَيدَةَ -جَعَلتُهُ نَكَالاً لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ. إنَّا كُنَّا أذَلَّ قَوْمٍ فَأعَزَّنا اللّٰهُ بِالإسْلامِ. فَمَهُمَا نَطلُبُ الْعِزَّ بِغَيرِ ما أعَزَّنا اللّٰهُ بِهِ أذَلَّنا اللّٰهُ.

ترجمة الحديث:

جناب طارق نے بیان کیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۶۹)	جلد۳	صفحہ۵۳۲
قال المحقق:	حسن موقوف		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۴)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۶۱
قال الذھبی:	علی شرطھما		

عنہ بھی تھے تو وہ پانی پر آئے حضرت عمر اپنی اونٹنی پر تھے۔

حضرت عمر اونٹنی سے نیچے اترے اور آپ نے اپنے دونوں موزے اتار لیئے ان دونوں موزوں کو اپنے کندھے پر رکھ لیا اور اپنی اونٹنی کی لگام کو تھاما اور پانی میں اتر گئے۔

حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسا کرتے ہیں مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اہل بلد آپ کو اس حالت میں دیکھیں۔

حضرت عمر نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! اگر یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے امت محمدیہ کیلئے عبرت بنا دیتا۔

ہم ایک ذلیل قوم تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت دی تو جہاں ہم اسلام کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت ڈھونڈیں گے اللہ ہمیں ذلیل کر دے گا۔

-☆-

امیر المؤمنین خلفیۃ المسلمین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کس درجہ منکسر المزاج تھے حالانکہ ان کے نام میں اتنی ھیبت ہے کہ شاہانِ وقت صرف نام سن کر کانپ جایا کرتے تھے لیکن یہاں آپ کی عجز وانکساری ملاحظہ ہو اونٹنی سے نیچے اتر کر اپنے موزے اتار کر اپنے کندھے پر لٹکا لیتے ہیں اسی حالت میں اپنی اونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں گھس جاتے ہیں اللہ! اللہ! یہ فروتنی ایسی فروتنی پر دنیا بھر کی بادشاہت قربان ہو تو پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

آپ کے دوست آپ کے محبّ اَحَدُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی اس منظر کی تاب نہ لا سکے فوراً عرض کی اے امیر المؤمنین آپ ایسا کر رہے ہیں؟ اگر اہل بلد نے ایسا دیکھ لیا تو اپنے ہی ایک محبّ کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات سن کر اس پیکر

عجز وانکسار نے وہ جملہ ارشاد فرمایا جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے اور قیامت تک آنے والے حکمرانوں، قائدین اور ملتِ اسلامیہ کے زعما کیلئے قابل تقلید ہے:

اِنا کُنّا اَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ فَمَهُمَا نَطْلُبُ العِزَّ بِغَیْرِمَا اَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهٖ اَذَلَّنَا اللّٰهُ.

ہم ایک حقیر وذلیل قوم تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں اسلام دیکر عزت وتکریم عطا فرمائی تو جس چیز سے اللہ نے ہمیں عزت وسرفرازی بخشی اگر ہم اسے چھوڑ کر کسی اور چیز میں عزت تلاش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل ورسوا کردے گا۔

اہل اسلام کی عزت اسلام میں ہے انکی بزرگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ہے انکی سرفرازی شعائرِ اسلام کی تعظیم وتکریم میں ہے۔ اگر اسلام کے علاوہ کہیں اور عزت تلاش کریں گے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کو چھوڑ کر کسی اور کی نقل کرنے میں عزت چاہیں گے یا شعائر اللہ کی تکریم کو خیر باد کہہ کر کسی اور نشان کی تعظیم میں اپنی عزت وسرفرازی تلاش کریں گے تو سن لیجئے یہ سامانِ عزت نہیں بلکہ یہ سامان ذلت ہے دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر کہیں اور عزت تلاش کرنے ولا ہمیشہ ذلیل ورسوا ہوا کرتا ہے اور ذلت اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔

متواضع - رفیع المرتبت

وَعَن عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ لاأَعلَمُهُ إلَّا رَفَعَهُ قَالَ :
يَقُولُ اللّٰهُ تبارَكَ وَتَعَالٰی : مَن تَوَاضَعَ لِي هٰكَذا وَجَعَلَ يَزِيدُ باطِنَ كَفِّهِ
إلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَ نَحوَ السَّماءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

مسند الامام احمد		جلد ۱	صفحہ ۴۴
الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد		جلد ۸	صفحہ ۸۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۰۶۷)	جلد ۸	صفحہ ۱۵۶
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

جس نے میرے لیئے تواضع کی تو ایسے (بلند ہوگا) راوی حدیث نے ہتھیلی کا باطن آسمان کی طرف کیا اور اسے آسمان کی طرف بلند کر دیا۔

-☆-

اللہ کی خاطر تواضع کرنا رفع درجات کا سبب ہے۔ ایک مومن جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔

راوی حدیث نے اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کر کے یہ بات واضح کر دی کہ فروتنی کرنے والے کے درجات اتنے بلند ہوتے ہیں کہ گویا آسمان کو چھو رہے ہوں۔ آسمان انسان کی دسترس سے باہر ہے اسی طرح عاجزی کرنے والے کا مقام بھی عام آدمی کی پہنچ سے بلند ہے۔

خلیفہ راشد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین ہیں ان کے پاس کس چیز کی کمی ہے لیکن ان کی عاجزی کا عالم یہ ہے جب وہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو جو قمیص زیب تن ہوتی اس پر کئی مقامات پر پیوند لگے ہوتے تھے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کیلئے تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مقام عطا فرمایا رہتی دنیا تک اس کا نام گونجتا رہے گا۔ اپنے تو اپنے رہے بیگانے بھی خراج تحسین پیش کیئے بغیر نہ رہ سکے۔ آج دنیا میں جہاں بھی عادل حکمرانوں کا تذکرہ ہوتا ہے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام پاک سب سے نمایاں ہوتا ہے۔

اس اللہ کے بندے نے اپنی ظاہری زندگی میں اللہ کی خاطر اتنی انکساری کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں اس کا نام بلند کر دیا بلکہ انکی عظمت کے سامنے آسمان کی عظمتیں بھی ہیچ کر دیں بلکہ ایسی عظمت دی کہ ابلیس لعین بھی اس راستہ اور گلی کو چھوڑ جاتا یہاں عمر گزر جاتے

آج بھی جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام مبارک لیا جائے یا آپ کی تعلیمات پر عمل ہو تو وہاں ابلیس کا کیا کام وہاں اللہ کی رحمتیں برکتیں اور عنایتیں لگاتار برستی ہیں اور وہ جگہ باعث سکینت واطمینان ہوا کرتی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُما عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مامِنْ آدَمِیَّ إلاَّ فِی رَأْسِہٖ حَکَمَۃ'' بِیَدِ مَلَکٍ فَإذا تَواضَعَ قِیلَ لِلْمَلَکِ : اِرْفَعْ حَکَمَتَہٗ وَإذا تَکَبَّرَ قِیلَ لِلْمَلَکِ : ضَعْ حَکَمَتَہٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۲)	جلد۳	صفحہ۵۳۳
مجمع الزوائد		جلد۸	صفحہ۸۵
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۰۶۹)	جلد۸	صفحہ۱۵۷
قال المحقق:	رواہ الطبرانی واسنادہ حسن		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۹۳۹)	جلد۱۲	صفحہ۲۱۸
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۳۸)		جلد۲	صفحہ۶۴
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۸	صفحہ۳۵۱
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۸	صفحہ۳۵۴

ہر آدمی کے سر میں ایک حکمہ ہے جو فرشتے کے ہاتھ میں تھما دیا گیا ہے جب آدمی تواضع وانکساری کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے

اس کی لگام کو اونچا کر دو

جب آدمی تکبر کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی لگام کو نیچے کر دو۔

-☆-

حکمہ لگام کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو گھوڑے کے منہ میں ہوتا ہے۔ تو گویا ہر انسان کے سر میں ایک غیر مرئی لگام ہے جو اللہ کے فرشتے کے ہاتھ میں ہے اگر فرشتہ اس لگام کو اونچا کر دے تو انسان کو عزت و شرافت ملتی ہے اور لوگ اسے تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اگر فرشتہ اس لگام کو نیچا کر دے تو اس کے مقدر میں عزت کی بجائے ذلت ہوگی وہ اپنے زعم میں ہزار معزز بنتا رہے لیکن لوگ اس کی تکریم نہیں کریں گے وہ اپنے زور سے کسی کے سر کو تو جھکا سکتا ہے لیکن اس کیلئے دل کبھی نہیں جھکا کرتے۔

فرشتہ یہ لگام کب اونچی کرتا ہے اور کب پست کرتا ہے تو اس سلسلہ میں یہ حدیث پاک مکمل راہنمائی کرتی ہے جو تواضع وانکساری کرتا ہے فرشتہ اس کی لگام کو اونچا کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے فرشتہ اس کی لگام کو پست کر دیتا ہے۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! عجز وانکساری کو شیوہ بنالے اللہ تعالیٰ کو تیرا عاجزی کرنا پسند ہے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تیری فروتنی پیاری لگتی ہے جو چیز اللہ اور اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیاری لگے اسے اپنانا شیوہ ایمانی ہے۔ یہ اترانا یہ تکبر کرنا غرور سے پیش آنا نہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور نہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو پسند ہے اور جو چیز اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ ہو ایک مومن کو کیسے پسند ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

متواضع - جنت کا سزاوار

وعَن ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : مَن ماتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۴۲۶۸)	جلد۳	صفحہ۵۳۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹۸)	جلد۱	صفحہ۴۲۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	جلد۴	صفحہ۱۳۸
المستدرک للحاکم		جلد۲	صفحہ۲۶
التلخیص للذھبی		جلد۲	صفحہ۲۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۱۱۴)	جلد۲	صفحہ۱۴۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۱۲)	جلد۳	صفحہ۱۵۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۹۷۱)	جلد۲	صفحہ۲۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۵۹۲)	جلد۲	صفحہ۳۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۶۹)	جلد۱۶	صفحہ۲۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندۂ مومن کو موت آئی اس حال میں کہ وہ غرور تکبر، خیانت اور قرض سے بری ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

مومن جب چند صفات حمیدہ سے متصف ہو تو جب اس کی موت کا وقت آئے تو انہیں صفات کے ہوتے ہوئے موت سے ہمکنار ہو تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے جنتی ہے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۲۹۰) جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۲
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۳۲۶) جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۳
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۳۲۷) جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۴
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
فتح المنان (المسند الجامع) / رقم الحدیث (۲۷۵۵) جلد ۹ صفحہ ۳۳۵
السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث (۸۷۶۴) جلد ۵ صفحہ ۲۳۲
السنن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث (۱۰۹۶۴) جلد ۵ صفحہ ۵۸۱
السنن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث (۱۸۲۰۸) جلد ۹ صفحہ ۱۷۳
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۲۶۴) جلد ۲ صفحہ ۳۲۴

۱۔ کبر سے خالی ہو۔

غرور و تکبر انسان کو فرعون بنا دیتا ہے لیکن جب اس میں غرور نہ ہوگا تو وہ سراپا عجز و انکسار ہوگا وہ کسی مخلوق کو حقیر نہ سمجھے گا تو خالق کا نافرمان کیسے ہوگا۔

متواضع آدمی خیر کے کاموں میں دلچسپی لے گا

غریبوں کی مدد و اعانت کرے گا

بیواؤں کی خبر گیری کرے گا

یتیموں کے سروں پر دست شفقت رکھے گا

ماں باپ کا خدمت گذار ہوگا

اہل علم و فضل کا احترام کرے گا

غرضیکہ ایک تواضع اختیار کرنے سے وہ بے شمار خوبیوں کا مالک ہوگا اور ایسی عادات سے آراستہ ہوگا جو عادات اللہ اور اس کے رسول کو پیاری ہیں۔

۲۔ خیانت سے دور ہو۔

جو خائن نہیں وہ امین ہے اور امانت مومن کا وصفِ جمیل ہے وہ اپنی زندگی کو ایک امانت سمجھتا ہے اس کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کر کے خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا وہ اولاد کو امانت تصور کرتا ہے انکی دیکھ بھال اور انکی تربیت کر کے اپنا فرض ادا کرتا ہے بلکہ وہ اپنے ہر سانس کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہوئی ہر نعمت کو ایک امانت خیال کرتا ہے پھر انہیں ضائع نہیں کرتا کیونکہ مومن کبھی خائن نہیں ہوا کرتا۔

۳۔ قرض سے خالی ہو۔

مومن کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے ذمہ جو قرض ہے وہ جلد از جلد ادا کر دیا جائے اور وہ اپنی موت سے پہلے اس قرض سے بھی بری ہوا کرتا ہے یہ دنیا کا قرض ہی نہیں بلکہ وہ اللہ کے ہر حکم کو پوری دلجمعی سے بجالاتا اس پر کوئی صلاۃ قرض نہیں ہوا کرتی کوئی روزہ قرض نہیں ہوا کرتا بلکہ وہ جملہ عبادات پورے اہتمام سے ادا کرتا ہے ادا کرنے کے بعد اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہے یہی اعترافِ عجز مومن کے ایمان کا سرمایہ ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک رات کعبۃ اللہ میں بسر کرتے ہیں اس شان سے کہ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیتے ہیں پھر رو رو کر عرض کرتے ہیں:

مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ وَمَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ.

اے ہمارے اللہ! ہم تیری عبادت نہ کر سکے جیسے تیری عبادت کا حق ہے اور ہم نے تیرا عرفان حاصل نہ کیا جیسے تیرے عرفان کا حق ہے۔

اگر ایسے سعید لوگوں کو وقت وصال جنت کی بشارت مل جائے تو جائے تعجب نہیں۔

بچوں کو سلام کرنا -
تواضع کی عمدہ مثال

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَسَلَّم عَلَیْهِمْ وَقَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ چند بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ''السلام علیکم'' کہا اور ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ پر قربان جائیں حضور کس درجہ شفیق ورحیم ہیں کہ اپنی شفقتوں سے بچوں کو بھی محروم نہیں رکھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ متواضع ہیں کہ بچوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۶۷)	جلد	صفحہ ۳۲۸
قال النووی:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۹۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۰۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۴

آج ہمیں بھی چاہیے کہ اگر بچوں سے گزرہو تو انہیں اسلام علیکم کہیں کیونکہ اس کا دوہرا فائدہ ہوگا ایک تو بچوں کو السلام علیکم کہنے سے نفس سے کبر کا مادہ ختم ہوگا اور دوسرا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کا ثواب بھی مل جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما اسی جذبہ صادقہ سے بچوں کو السلام علیکم کہا کرتے تھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی تربیت یافتہ تھے انہیں زندگی کا سکون ہی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ملا کرتا تھا۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی عیاں ہوا کہ انسان جب گھر جائے تو اسے داخل ہوتے ہی اپنے بچوں کو اھلیہ کو بہن بھائیوں کو السلام علیکم کہنا چاہیئے۔

اور ان لوگوں کیلیئے بھی درس ہے جو اپنے ماتحتوں اور ملازموں سے درشت رویہ سے پیش آتے ہیں۔ ہمارا دین دینِ رحمت ہے یہ دین شفقت ومحبت کا درس دیتا ہے اس لیئے چاہیئے کہ اپنے ملازمین اور نوکروں اور ماتحتوں کو السلام علیکم کہا جائے اس سے انکی دلجوئی ہوگی انہیں اپنا پن کا احساس ہوگا اور کہنے والے کو اللہ تعالیٰ تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرمائے گا۔

گھر کا کام کرنا - متواضع ہونے کی دلیل ہے

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا: مَاکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ؟ قَالَتْ : کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَةِ اَھْلِہٖ یَعْنِی : خِدْمَةَ اَھْلِہٖ - فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلاۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلاۃِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۵۸۶)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۲۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۱۰۸)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۶۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰
قال الترمذی:	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۶۰۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اھل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے جب صلاۃ (نماز) کا وقت ہو جاتا تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۳۱۷۰)	جلد۲	صفحہ۳۰۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۴۰)	جلد۱۴	صفحہ۳۵۱
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۴۹۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۶۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۶۷۵)	جلد۱۳	صفحہ۲۴۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۷	صفحہ۹۸
فتح الباری		جلد۲	صفحہ۱۶۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد۱	صفحہ۲۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۹۲)	جلد۵	صفحہ۲۲۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۴۸)	جلد۵	صفحہ۲۰۵۲
فتح الباری		جلد۹	صفحہ۵۰۷
دلائل النبوۃ		جلد۱	صفحہ۳۲۷

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ساری کائنات کے ہادی اور مرشد ہیں ان کا اسوۂ مبارکہ کتنا عالی ہے گھر تشریف لے جاتے تو گھر کے کاموں میں اپنے اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے۔ آج مرد جب گھر پہنچتا ہے تو گھر کا کام کاج اسے اپنی توہین محسوس ہوتا ہے اور اپنے لئے عار سمجھتا ہے۔ یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کے خلاف ہے گھر میں اپنی اھلیہ کے کام کاج میں شریک ہو جانا اسوۂ نبوی ہے اس طریقہ مبارکہ پر عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ انسان متواضع اور منکسر المزاج بن جائے گا تکبر وغرور جیسی بیماری سے اللہ تعالیٰ چھٹکارا عطا فرمائے گا۔

وہ ایسا عمدہ انسان بن جائے گا کہ تمام اھل خانہ اسی کے قرب میں راحت محسوس کریں گے اور اولاد کی تربیت میں عمدہ نمونہ ہوگا۔ اولاد اپنے والد کو گھر کے کام کاج میں مصروف دیکھے گی تو یہ باتیں ان کے لوح دل پر نقش ہو جائیں گی پھر وہ بڑے ہو کر گھر کا کام کرنے میں عار محسوس نہیں کریں گے باپ کو اگر بڑھاپے میں بیماری نے آلیا تو اس کی اولاد اس کی خدمت میں خوشی محسوس کرے گی اور اپنے باپ کی کسی بھی قسم کی خدمت میں سبکی محسوس نہیں کرے گی۔

اس حدیثِ پاک میں صلاۃ (نماز) کی اہمیت کو پھر اجاگر کر دیا گیا۔ یہ گھر کے کام کاج کا معاملہ اس وقت تک ہے جب تک کہ صلاۃ کا وقت نہیں ہو جاتا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی بندگی کیلئے بلاوا آجائے تو پھر اولیت اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ہے اللہ کی بندگی سب سے افضل ہے اور اللہ کی عبادت کا حق گھریلو خدمات سے کئی درجے فائق ہے۔

تواضع کا ایک انداز -
مسافروں کی دلجوئی

عَنْ اَبِیْ رِفَاعَۃَ تَمِیْمِ بْنِ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

اِنْتَھَیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطِبُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! رَجُل" غَرِیْب" جَاءَ یَسْأَلُ عَنْ دِیْنِہٖ لَایَدْرِیْ مَادِیْنُہٗ؟ فَأَقْبَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَرَکَ خُطْبَۃً حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیَّ فَأُتِیَ بِکُرْسِیٍّ فَقَعَدَ عَلَیْہِ وَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ أَتٰی خُطْبَتَہٗ فَأَتَمَّ آخِرَھَا.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابورفاعۃ تمیم بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے بیان فرمایا میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے پس میں نے عرض کی

یارسول اللہ! میں ایک مسافر آدمی ہوں اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں۔ یہ مسافر نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے؟ (حضرت ابورفاعہ فرماتے ہیں کہ میرا اتنا عرض کرنا تھا

صحیح مسلم رقم الحدیث (۸۷۶) جلد ۲ صفحہ ۲۷۵

کہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے خطبہ ارشاد فرمانا ترک کر دیا یہاں تک کہ میرے پاس تشریف لے آئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک کرسی منگوائی گئی تو آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی تھی اس میں سے مجھے بھی تعلیم دی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خطبہ کی طرف آئے اور اسے آخری حصہ تک مکمل فرمایا۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر پر تاج نبوت سجائے ہوئے کس درجہ متواضع اور منکسر مزاج تھے آپ کی طبیعت مبارکہ میں درشتی اور سختی نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ہر چھوٹے بڑے کی بات بڑے غور سے سنتے تھے۔ غرباء و مساکین کا بڑا خیال رکھتے مسافروں کی دلجوئی آپ کے اخلاق کریمانہ کی شان تھی۔ اس حدیث پاک میں ایک مسافر دوران خطبہ آ جاتا ہے وہ خطبہ کے آداب سے ناواقف ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات کا ذرا ملال نہیں کرتے بلکہ اپنا مبارک خطبہ چھوڑ کر اس کی بات سنتے ہیں اس کی تشفی فرماتے ہیں اور اس کو دین کی تعلیم سے روشناس کرتے ہیں لوگ اس سارے منظر کو دیکھ رہے ہیں بلکہ عالم بالا کے مکین عجب رنگ سے دیکھ رہے ہونگے اور اس دل انور کے کیف کا اندازہ لگا رہے ہونگے جو اس درجہ شفیق و رحیم ہے کہ اس سے بڑھ کر شفقت و رحمت کا تصور نہیں۔

اس نووارد مسافر کی دلجوئی کے بعد آپ دوبارہ منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اپنا خطبہ مکمل کرتے ہیں۔

اے آسمان پر چمکنے والے سورج! تو نے بڑے بڑے مبلغ دیکھے ہونگے لیکن یہ تو بتا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی مبلغ دیکھا

تو نے بڑے بڑے دلجوئی کرنے والے شفقت و پیار کرنے والے دیکھے ہونگے لیکن یہ تو بتا آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی شفیق ورحیم دیکھا

تو نے بڑے بڑے متواضع دیکھے ہونگے عجز وانکساری کرنے والے دیکھے ہونگے لیکن یہ تو بتا سرانور پر نبوت کا تاج سجائے رسالت کی خلعت زیبا زیب تن کیے ہوئے محبت الٰہی کے حلہ میں ملبوس ختم نبوت کا دوشالہ لیئے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی تواضع وعاجزی کرنے والے کو دیکھا

ہزاروں رحمتیں اور برکتین ہوں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی کرم نوازیوں کے سبب ہم نعمت ایمان سے مالا مال ہیں

لاکھوں درود وسلام ہوں شاہسوار یکراں بُراق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی رحمتوں کے تصدق ہم اس عالم رنگ وبو میں سانس لے رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَهٗ اِلَی الْخَلْقِ بَشِیْراً وَنَذِیْراً وَجَعَلْتَهٗ سِرَاجاً مُنِیْراً۔

معمولی ہدیہ قبول کرنا - علامت انکساری

عنہ (ای عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ" اَوْ کُرَاعٌ" لَقَبِلْتُ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۲۹)	جلد۲	صفحہ ۹۰۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۸۳)	جلد۵	صفحہ ۱۹۸۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۲۳۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۲۰
فتح الباری	رقم الحدیث (۲۵۶۸)	جلد۵	صفحہ ۱۹۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۶۷۱۵)	جلد۴	صفحہ ۲۶۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۶۱۶۴)	جلد۴	صفحہ ۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۶۴)	جلد۹	صفحہ ۴۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۰۵)	جلد۱۰	صفحہ ۸۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایااگر مجھے بکری کے پائے یابازوکھانے کی دعوت دی جائے تو میں ضرورقبول کرلوں گااوراگر مجھے بکری کے بازویاپائے ہدیے کےطور پردیے جائیں تومیں ضرورقبول کروں گا۔

-☆-

حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ سادہ اورمتواضع تھے۔معمولی دعوت کوقبول کرنااور معمولی ھدیہ کوقبول کرناتواضع کی واضح دلیل ہے۔

آجکل بڑی بڑی دعوتوں کوقبول کیا جاتا ہے امراءاورسرمایہ داروں کی دعوتوں پربخوشی جایاجاتاہےلیکن اگرکوئی غریب دعوت دےدےتواسے قبول کرنے سے ہچکچاہٹ کامظاہرہ کیا جاتاہےاسی طرح اگرکوئی قیمتی تحفہ دیاجائےتواسےفوراًقبول کیاجاتاہےاوراگرمعمولی نوعیت کی کوئی چیزہدیہ دی جائےتواسے واپس کردیاجاتاہے۔یہ طریقہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق نہیں بلکہ حضورصلی اللہ علیہ والہ وسلم کاطریقہ مبارکہ یہ ہے کہ معمولی دعوت کوقبول کیاجائےاورمعمولی تحفہ بھی قبول کیاجائےاس سےایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ قبول کرنے والا تکبرسےدوررہےگااس کی طبیعت میں انکساری آئے گی اورمتواضع المزاج ہوگااوردوسرافائدہ یہ ہوگا کہ دینے والے کی دلجوئی ہوگی اورکسی غریب ومسکین کی دلجوئی بہت بڑی نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنےفضل وکرم سےہم سب کی نیکیوں میں اضافہ فرمائےاورہمارےاعمال نامہ کوگناہوں کی سیاہی سےمحفوظ فرمائے۔

ہاں وہ آدمی بڑاخوش قسمت ہے جواللہ کوراضی کیا کرتا ہے کسی اللہ والے سے کسی نے

پوچھا اللہ کو راضی کرنا مشکل ہے یہ آسان اس نے فوراً جواب دیا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا بڑا آسان اور سہل ہے۔

وہ کیسے؟

اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو راضی کردو اللہ تعالیٰ خود بخود راضی ہو جائے گا اور جو مسلم بھائی معمولی تحفہ لے کر آیا ہے نہ معلوم وہ کس خلوص سے لیکر آیا ہے اگر اسے قبول نہ کیا تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا اور اگر قبول کرلیا تو ہوسکتا ہے وہ اس درجہ خوش ہو کہ اس کے خوش ہونے سے مالک و خالق جل جلالہٗ راضی اور خوش ہو جائے۔

علامتِ تواضع ۔

گراہوا لقمہ اٹھا کر صاف کر کے کھا جانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَاماً لَعِقَ اَصَابِعَہُ الثَّلاَثَ قَالَ : وَقَالَ:

اِذَاسَقَطَتْ لُقْمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ عَنْھَا الْاَذیٰ وَلْیَاْکُلْھَا وَلاَ یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ وَأَمَرَنَااَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَۃَ قَالَ فَاِنَّکُمْ لاَ تَدْرُوْنَ فِیْ أَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَۃُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳۳)	جلد۴	صفحہ۲۶۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۴۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۱۰)	جلد۳	صفحہ۳۱۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۴۵)	جلد۲	صفحہ۴۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۲۸)	جلد۲	صفحہ۱۳۲

ترجمة الحديث:

خادمِ رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ نیچے گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ ہم کھانے کا برتن اچھی طرح صاف کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! یہ عاجزی کا اعلیٰ نمونہ ہے جو آدمی اپنے گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر اسے صاف کر کے کھا جائے تو وہ یقیناً تواضع کی دولت سے مالا مال ہے کیونکہ متکبر ایسا نہیں کرتا بلکہ

فتح المنان (المسند الجامع) / رقم الحدیث (۲۱۵۹) جلد۸ صفحہ۱۴۴

السنن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث (۱۴۶۱۷) جلد۷ صفحہ۴۵۴

حلیۃ الاولیاء جلد۱۰ صفحہ۳۹۶

تاریخ بغداد رقم الحدیث (۱۹۹) جلد۱ صفحہ۳۱۵

ارواء الغلیل رقم الحدیث (۱۹۷۰) جلد۷ صفحہ۳۱

قال الالبانی: ھذا اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۱۹۰۳) جلد۱۰ صفحہ۳۱۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اس طرح لقمہ اٹھانے کو وہ اپنی اہانت سمجھتا ہے لیکن اسے یہ علم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دین کو لے کر آئے اس دین میں نعمت کی کتنی قدر کا حکم ہے۔ نعمتوں کے ناقدرے کو نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

آج کھانا کھاتے اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ پیالے کے آخر میں کچھ سالن چھوڑ دیا جاتا ہے اسے وہ مہذب ہونے کی علامت تصور کرتے ہیں ایک مسلمان کو ایسی تہذیب سے کیا سروکار جو تکبر کا درس دے وہ تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہے اس کی سوچ اور فکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ مبارک کے ارد گرد گھومتی ہے وہ محمدی تھذیب کا دلدادہ ہے جس میں صفائی ونظافت کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور برکت کے حصول کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ وہ مبارک تہذیب ہے جو ہر قدم پر تکبر پر ضربِ کاری لگاتی ہے غرور سے اسے نفرت ہے یہ تو عجز وانکساری کا درس دیتی ہے اور نفس کے منہ زور گھوڑے پر اطاعتِ خداوندی کی لگامیں ڈالتی ہے۔

آیئے اس سنت پر یوں عمل کریں بلکہ اس کی اپنے احباب کو یوں ترغیب دیں کہ ایک مسلمان اس پر عمل کرتے ہوئے روحانی خوش محسوس کرے زمانہ فتنہ فساد میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت کا دامن تھامنا معمولی نیکی نہیں۔

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُمِئَةِ شَهِیْدٍ.

جس نے فساد امت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کیلئے ایک سو شہید کا اجر وثواب ہے۔

اس حدیث پاک سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ کھانا ضائع نہیں کرنا چاہیئے اگر چہ وہ مقدار میں کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔ آجکل شادی بیاہ کی تقریبات میں جس بے دردی سے کھانا

ضائع کیا جاتا ہے اسے دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی گرفت میں نہ آ جائیں۔ جو مرد مومن ایک ایک لقمہ کی قدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازتا ہے اور اس پر رزق کا دروازہ بند نہیں کرتا۔

اس دنیا میں ایسے بے شمار لوگ دیکھے جا سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رزق دیا اور وافر مقدار میں دیا لیکن انہوں نے اس کی قدر نہ کی بلکہ اللہ کا دیا ہوا مال بے دریغ لٹایا اسے جھوٹی نام ونمود میں خرچ کیا یوں اسراف سے خرچ کیا کہ شاید اسراف بھی انگشت بدنداں ہو ذرا سی سر درد ہوئی دیارِ غیر میں علاج کرایا جا رہا ہے ذرہ سی تکلیف پہنچی تسکین کیلئے کئی ملکوں کا سفر کیا جا رہا ہے اور اللہ کی امانت کو بے دریغ ضائع کیا جا رہا ہے پھر دنیا نے دیکھا کہ وہ پائی پائی کے محتاج ہو گئے۔

اَللّٰهُمَّ نَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَبَطْشِکَ اَللّٰهُمَّ لَاتَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ بِمَنِّکَ وَکَرَمِکَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

تکبر کیا ہے؟

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ
عَنِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَن كَانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ
فَقَالَ رَجُل" : إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَناً وَنَعْلُهُ حَسَنةً إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْل" يُحِبُّ الْجَمالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۹۱)		
الترمذی	رقم الحدیث(۲۰۰۶)	جلد۳	صفحہ۳۰۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث صحیح		
الحاکم		جلد۱	صفحہ۲۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۲۹۵)	جلد۳	صفحہ۵۴۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۲۴)	جلد۱	صفحہ۴۶۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۱۰۵۳۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۱۹۹۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث(۱۶۲۶)		جلد۴	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

ایک آدمی نے عرض کی

آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا جوتا بھی اچھا ہو۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۱)	جلد۴	صفحہ۲۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۱)	جلد۲	صفحہ۵۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷۳)	جلد۴	صفحہ۴۹۸
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۸۲)	جلد۳	صفحہ۳۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری		جلد۱۰	صفحہ۲۵۹
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۵۵۷، ۵۵۵۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۸۵،۱۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۸۹)	جلد۹	صفحہ۱۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۱۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۸۷)	جلد۱۳	صفحہ۱۶۵
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)

بیشک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔

تکبر - حق بات کو ہٹ دھرمی سے نہ ماننا اور لوگوں کو (اپنے سے) حقیر سمجھنا ہے۔

-☆-

ذرّہ چھوٹی چونٹی کو کہتے ہیں۔ یعنی جس شخص کے اندر چھوٹی چونٹی کے مقدار تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور ذرّہ سے مراد وہ مادہ بھی ہے جو سورج کی شعاؤں میں روزن دیوار سے چمکتا اور اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ یعنی جس میں معمولی سے معمولی بھی کبر ہوگا وہ جنت نہیں جائے گا۔

قربان جائیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر کہ جنہوں نے استفسار کر کے ہمارے لئے نجات کا سامان مہیا کر دیا۔ عرض کی جاتی ہے یا رسول اللہ! انسان یہ چاہتا ہے کہ اسکے کپڑے اچھے ہوں اسکا جوتا اچھا ہو تو کیا یہ بھی کبر میں شامل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ یعنی یہ چیزیں انسان کی نفاست طبع پر دلالت کرتی ہیں اور اسلام نظافت وطہارت کا حکم دیتا ہے یہ چیزیں ہرگز تکبر کے زمرے میں نہیں آتیں بلکہ جمیل اللہ ان چیزوں کو پسند فرماتا ہے۔

تکبر تو حق بات کو نہ ماننا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

حق حق ہے اسے ماننا ہر ایک پر فرض ولازم ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور اسکی شریعت ہے مخلوق خالق کے حکم سے سرتابی کیوں کرے؟ مخلوق مخلوق ہے اس پر لازم ہے حق کو قبول کرے اس کا انکار نہ کرے۔ حق کا انکار اپنے آپ کو بڑا جاننا ہے نہ ماننے والے میں کبر کا مادہ موجود ہے

جس کے باعث وہ حق کو قبول نہیں کر رہا اگر وہ عاجزی کے وصف سے متصف ہوتا انکساری کو اپنائے ہوئے ہوتا تو فوراً حق قبول کر لیتا۔

انسانوں کو حقیر جاننا بھی تکبر ہے۔ سب انسان اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں ان سب کا خالق و مالک اللہ ہے اب انہیں حقیر جاننا اپنے آپ سے کم تر جاننا قدرت خداوندی کا انکار ہے اور یہی تکبر ہے۔ بلکہ ایک مومن کا وصف جمیل یہ ہوتا ہے کہ وہ انسانیت کا احترام کرتا ہے کسی کو حقیر نہیں جانتا ہے بلکہ ہر ایک کو اپنے آپ سے بہتر جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتا رہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے آپ کو بہتر جاننے سے اور مخلوق کو حقیر سمجھنے سے خالق و مالک ناراض ہو جائے اور سب سے حقیر وہ ہے جس سے اس کا خالق و مالک ناراض ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَا نَعُوْذُبِکَ وَبِاسْمِکَ الْکَرِیْمِ مِنْ غَضَبِکَ وَبَطْشِکَ وَعَذَابِکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ.

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

اِیَّاکُمْ وَالْکِبْرَ فَاِنَّ الْکِبْرَ یَکُوْنُ فِی الرَّجُلِ وَاِنَّ عَلَیہِ الْعَباءَ ةَ.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۲۷۵) جلد ۳ صفحہ ۵۴۴

مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۷۶۸۲) جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۸

فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۱

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم تکبر سے بچو! متکبر آدمی ہوتا ہے اس حال میں کہ اس پر عباءہ ہو۔

-☆-

اچھا اور نفیس لباس پہننا شریعت اسلامیہ میں ممنوع نہیں ہے بلکہ اگر اللہ کے انعامات کے شکریہ کے طور پر پہنا جائے تو محمود و مستحسن ہے لیکن یہی لباس اگر نیت صالح نہ ہو تو انسان سے آہستہ آہستہ عاجزی کا وصف چھین لیتا ہے اور اسے متکبرین کی فہرست میں داخل کردیتا ہے۔

اپنے اوپر قیمتی و عمدہ لباس کو دیکھ کر نفس خوش ہوتا ہے اور یہ خوشی اس کے اندر کبر کا مادہ پیدا کردیتی ہے اگر کوئی ایسا شخص نظر آ گیا کہ اس پر عمدہ لباس نہیں تو انسان اسے حقارت سے دیکھتا ہے یہی حقارت سے دیکھنا علامت تکبر ہے لیکن اگر مومن ایمان کی حلاوت رکھتا ہو تو یہ چیز اس میں تکبر کا باعث نہیں بنتی کیونکہ وہ ہر حال میں اللہ جلا جلالہٗ کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا متکبر نہیں ہوا کرتا بلکہ اگر کوئی ایسا نظر آ جائے کہ اس پر عمدہ لباس نہ ہو تو مومن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتا ہے اور اس کے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے خالق و مالک اس آدمی کو بھی اپنے انعامات سے سرفراز فرما اور جو شخص اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا رہتا ہے اللہ اسے تکبر وغرور سے محفوظ رکھتا اور اسے تواضع و انکساری کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔

شر العباد

وَعَن حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :
کُنَّا مَعَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی جَنازَةٍ قَالَ:
أَلاأُخبِرُکُم بِشَرِّعِبادِاللّٰهِ ؟ اَلْفَظُّ المُستَکْبِرُ أَلا أُخبِرُکُم بِخَیرِ عِبادِاللّٰهِ؟
الضَّعِیفُ المُستَضعَفُ ذُوالطِّمْرَینِ لایُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لأبَرَّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا
ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ایک جنازہ میں شریک تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں سب سے شریر کون ہیں؟

مسند الامام احمد — جلد ۵ صفحہ ۴۰۷
الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۴۲۸۴) — جلد ۳ صفحہ ۵۳۷
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۳۳۴۹) — جلد ۱۶ صفحہ ۶۳۲
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن
مجمع الزوائد — رقم الحدیث (۱۷۹۱۶) — جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۵

سخت مزاج متکبر

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟

وہ ضعیف جسے لوگ ذلیل اور کمزور جانیں دو بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے جس کو کوئی اہمیت نہ دی جائے (لیکن اس کی شان یہ ہے کہ) اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔

-☆-

ازل سے خیر وشر کی جنگ جاری ہے خیر کے اپنے اثرات ہیں اور شر اثراتِ بد رکھتی ہے وہ انسان کتنا شر میں لپٹا ہوا ہے جسے حضور عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شر العباد کہہ دیں وہ سخت مزاج متکبر ہے۔

جب انسان تند مزاج اور متکبر ہو جائے تو وہ مجسم شر بن جاتا ہے پھر اس سے ہر خوبی رخصت ہو جاتی ہے نیکی نام کی کوئی چیز اس کے ہاں نہیں رہتی بلکہ وہ شر کے پنجرے میں یوں مقید ہو جاتا ہے کہ پھر وہ اس سے باہر نکل ہی نہیں سکتا۔

مجسم شر معصیتوں میں بہت دور نکل جاتا ہے جھوٹ اور غلط بیانی چغلی وغیبت، اتہام بازی، طعنہ زنی یہ سب کچھ اس کی فطرت ثانیہ بن جاتے ہیں پھر اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب کا سب شر میں لپٹا ہوتا ہے آخر وہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہو کر جہنم کا کوئلہ بن جاتا ہے۔

خیر خیر سے رغبت رکھتی ہے خیر کا کام خیر کو اپنی طرف کھینچنا ہے حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسے خیر العباد کہا اس کے سراپا خیر ہونے میں کسے کلام ہے۔

ہر وہ ضعیف جسے لوگ بھی ضعیف سمجھتے ہوں دو بوسیدہ چادروں میں ملبوس ہو اور اس کی

کوئی پرواہ کرنے والا نہ ہوا گر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔

یہ مجسم خیر ہے اور خیر کا دلدادہ ہے اس کے چاروں طرف خیر ہی خیر ہے صدقِ مقال اور رزق حلال اس کا مقدر ہے لوگوں کی دلجوئی کرنا اس کا شیوہ ہے اگر دنیا دار اس کی پرواہ نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں دنیا و آخرت کا خالق تو اس کا خیال رکھتا ہے اس کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو ضرور پورا کر دیا کرتا ہے۔

صلاۃ خیر ہے صوم خیر ہے یہ صوم وصلاۃ کا پابند ہوتا ہے ذکر الٰہی سے شادکام رہتا ہے اس کا سینہ انوار کا گنجینہ ہوا کرتا ہے یہ عجز و انکساری کا پیکر ہر ایک کو دل سے دعائیں دیتا ہے مخلوق کو راحت میں دیکھ کر اسے راحت ملتی ہے اور انہیں پریشان دیکھ کر اسکا دل بھی پسیج جاتا ہے۔ ایسے خیر العباد کا وجود اس دنیا کیلئے رحمت الٰہی ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو خیر کے اوصاف حمیدہ سے متصف فرمائے۔

مبغوضِ الٰہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
أَرْبَعَةٌ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ اَلْبَیَّاعُ الْحَلَّافُ وَالفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّیْخُ الزَّانِی وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۷)	جلد۳	صفحہ۵۳۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد۱	صفحہ۱۴۲ (بالفاظ مختلف)
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد۵	صفحہ۸۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۵۸)	جلد۱۲	صفحہ۳۶۸
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۹۲۴)	جلد۹	صفحہ۳۵۸
مسند الشھاب	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۳
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۷	صفحہ۵۱۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۳۶۱)	جلد۱۱	صفحہ۷۰۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۹۹۲)	جلد۹	صفحہ۴۸۰

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار ایسے اشخاص ہیں جن پر اللہ غضب نازل فرماتا ہے

۱۔ قسمیں اٹھا اٹھا کر مال بیچنے والا

۲۔ متکبر فقیر

۳۔ عمر رسیدہ بدکار

۴۔ ظالم حکمران

-☆-

گناہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے لیکن کبھی کبھی رحمت الٰہی دستگیری کرتی ہے کہ معصیت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ توبہ وانابت کی توفیق عطا فرماتا ہے پھر وہ گریہ وزاری سے اپنے معبودِ حقیقی کو راضی کرنے کی سعی کرتا ہے سجدوں میں آنسو بہا کر اپنے خالق و مالک کو خوشنودی کا طلبگار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے پھر اس کے باطن سے گناہ کی سیاہی دور کر دیتا ہے اور اسے اپنا بنا کر اپنی عبادت کا ذوق وکیف عطا فرماتا ہے۔

زیرِ نظر حدیث پاک میں چار ایسے اشخاص ہیں جن کے کرتوتوں کے سبب ان پر غضب الٰہی نازل رہتا ہے۔ یہ غضب الٰہی توبہ کی توفیق چھین لیتا ہے پھر اس کے مقدر میں سوائے حرماں نصیبی کے اور کچھ نہیں ہوا کرتا۔

۱. اَلبَیَّاعُ الحَلاَّفُ :

قسمیں اٹھا اٹھا کر مال بیچنے والا رزق اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے وہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے جس پر کرم کرتا ہے رزق کے دروازے اس کیلئے کھول دیتا ہے

اس اللہ نے تجارت وکاروبار کا حکم دیا ہے تو اس کے کچھ ضابطے بھی مقرر فرمائے ہیں لیکن جوان ضابطوں کو پس پشت ڈال دے اور اللہ کے مقرر کیے ہوئے طریقے چھوڑ دے تو پھر غضب الٰہی کا سزاوار ہوگا۔

قسمیں اٹھا اٹھا کر وہ مال کیوں بیچتا ہے شاید اس لیئے کہ ایسا کرنے سے اسے زیادہ رزق ملے گا یاد رہے رزق تو اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے مقدر میں ہے لیکن اس طرح قسمیں اٹھانے سے ایک قباحت یہ ہے کہ اس کے رزق سے برکت کو محو کر دیا جاتا ہے پھر چاہے جتنے پیسے بھی اس کے پاس ہوں وہ بے برکت ہونگے۔ جب برکت ہی نہ رہی تو اس سرمایہ کا کیا فائدہ۔

دوسری قباحت یہ ہے کہ ایک سادہ لوح انسان اس کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اس کی زبان سے اللہ کا نام سن کر دھوکہ کھا جاتا ہے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو دھوکہ دینے کیلئے اللہ تعالیٰ کا پاک نام استعمال کرتا ہے۔

۲. اَلْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ :

فقیر جس کے پاس کوئی مال ودولت نہیں وہ سرمایہ سے خالی ہے آخر وہ تکبر کیوں کرتا ہے؟ اسباب تکبر سے تہی دامن ہو کر تکبر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل سے خوف خدا بالکل معدوم ہو چکا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں جواب دہی کو شاید تسلیم ہی نہیں کر رہا ہے ایسے شخص پر غضب الٰہی نازل ہوتا ہے اور اسے اللہ الکریم کی رحمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۳. اَلشَّيْخُ الزَّانِىُ :

بدکاری فعل قبیح ہے یہ کبیرہ گناہوں میں سے بلکہ یہاں تک وعید ہے کہ فرمایا: لَا يَزْنِى

الزَّانِیُ حِیُنَ یَزُنِیُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ"۔

بدکار بدکاری کرتے وقت ایمان سے محروم ہوتا ہے۔

لیکن یہی فعل ایک بوڑھے سے بدتر ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی حرمات کا بالکل پاس کرنے والا نہیں بلکہ عملاً اس کے احکامات کا استہزا کرنے والا ہے اس کا باطن اس درجہ خراب ہو چکا ہے کہ خوف وخشیت الٰہی نام کی کوئی چیز اس کے اندر نہیں رہی۔

۴۔ اَلاِمَامُ الْجَائِرُ :

اللہ جسے تخت پر بٹھاتا ہے وہ اس لیئے کہ اس کی مخلوق پر رحم کرے ظلم وعدوان کو ختم کرے جو ظالم ظلم کی طرف آمادہ ہو حاکم کا آہنی ہاتھ اسے ظلم سے روکدے تو اگر یہی حکمران عدل وانصاف کا خون کرنے لگے ظلم وعدوان کا بازار گرم کرنے لگے تو رعایا کس کے پاس جاکر فریادی ہو گویا ایسا حکمران اللہ سے بالکل نہیں ڈرر ہا اگر ذرہ بھر خوف الٰہی ہوتا تو مخلوق پر کبھی بھی ظلم نہ کرتا اس کے ظلم نے غضب الٰہی کو دعوت دی اور غضب الٰہی ظالم حکمران کا مقدر ٹھہرا۔

وَعَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنُہُما قَالَ :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوُلُ :مَنُ تَعَظَّمَ فی نَفُسِہٖ أَوِ اخُتَالَ فی مِشُیَتِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَبارَکَ وَتَعَالٰی وَھُوَ عَلَیہِ غَضُبَانُ.

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۰۸) جلدا صفحہ۲۳۴

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین

التلخیص بذیل المستدرک جلدا صفحہ۶۰

قال الذھبی: علیٰ شرط مسلم

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے:

جس نے اپنے آپ کو بڑا جانا یا اترا کر چلا تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

-☆-

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہوگا اسے ابدی وسرمدی انعامات سے نوازا جائے گا یہ ہر ایمان والے کی خواہش ہے کہ اس کا اللہ اس سے راضی ہو لیکن وہ آدمی جو زمین پر اترا کر چلتا ہے غرور وتکبر کا پیکر بن کر رہتا ہے اور اللہ کی مخلوق کو حقیر جان کر اپنے آپ کو بڑا

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۳
قال الھیثمی:	رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۹۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۴۹)		صفحہ ۱۹۳
الجامع الصغیر للسیوطی	رقم الحدیث (۸۵۹۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۲۱
قال المحقق:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم الحدیث (۵۴۳)		جلد ۲	صفحہ ۸۱
قال الالبانی:	صحیح علی شرط الشیخین		

جانتا ہے تو سن لیجئے وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔

اللہ کا غضب نعمت ایمان سے محروم کر دیتا ہے (العیاذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کے ایمان کو محفوظ فرمائے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو تو ایمان کی دولت سمیت رخصت ہو۔

جس سے اللہ ناراض ہو اور اس پر اس کا غضب نازل ہو تو اس کیلئے قبر میں بھی عذاب ہے اور میدان حشر میں بھی اس کا برا حال ہے بالآخر اسے جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔

ایک متکبر کی عبرتناک سزا

وَعَن جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ

أَحسِبُهُ رَفَعَهُ أَنَّ رَجُلاً كانَ فی حُلَّةٍ حمراءَ فَتَبَختَرَ واختالَ فِیها فَخَسَفَ اللّٰہُ بِهِ الأَرضَ فَهُوَ یَتَجَلجَلُ فِیها إِلَی یَومِ القِیامَةِ.

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی بیان کیا

ایک آدمی سرخ جوڑا پہنے اترا رہا تھا اور وہ جوڑا پہنے ہوئے تکبر سے چلا تو اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا جائے گا۔

-☆-

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۲۹۸) جلد ۳ صفحہ ۵۴۲

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۸۵۳۷) جلد ۵ صفحہ ۲۲۰

قال الھیثمی: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۸۵۳۷) جلد ۵ صفحہ ۲۲۰

وَعَن أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیه وَسَلَّمَ قَالَ :

بَیْنَمارَجُل" یَمشِی فی حُلَّةٍ یُعْجِبُه نَفْسُهُ مُرَجِّل" رَأْسُهُ یَخْتالُ فی مِشْیَتِهِ إذخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ یَتجَلْجَلُ فی الأَرْضِ إِلَی یَوْمِ الْقِیامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی امتوں میں ایک آدمی حُلّہ پہنے ہوئے سر کا کنگھا کیے ہوئے اپنے آپ کو بڑا جانتے ہوئے چل رہا تھا وہ اپنی چال میں اترا رہا تھا۔

اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ اب قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۸۹)	جلد۴	صفحہ۱۸۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۱۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۹)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۲۰)	جلد۱۰	صفحہ۶۲۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۲۳

وَعَن اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بَیْنَما رَجُل" مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَجُرُّ إِزارَهُ مِنَ الخُیَلاء خُسِفَ بِهِ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فی الْأَرْضِ إِلَی یَوْمِ الْقِیامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے پہلی امتوں میں ایک آدمی اپنی ازار کو تکبر سے گھسیٹ رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا تو وہ زمین میں قیامت تک دھنستا جا تا رہے گا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۸۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۳۳۶)	جلد۸	صفحہ۲۱۷
صحیح سنن نسائی	رقم الحدیث (۵۳۴۱)	جلد۳	صفحہ۴۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۸۵۸)	جلد۵	صفحہ۳۷۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ کیا کہ اس کے تکبر کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اسے کیا سزا دی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِی

کبریاء میری چادر ہے اور جو کبریاء کے سلسلہ میں مجھ سے الجھنا چاہے میں اسے عذاب میں مبتلا کروں گا۔

یہ آدمی عمدہ لباس پہن کر تکبر میں آجاتا ہے اور اتراتا ہوا چلتا ہے

اپنی چادر کو از راہ تکبر زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے ایسا کر کے اس نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور زمین میں دھنسانے کا عذاب اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔

خوش پوشاکی، عمدہ لباس اللہ تعالیٰ کو پسند ہے یہ اس صورت میں کہ جب ایک انسان اسے پہن کر اللہ کا شکر ادا کرے اسکی زبان قال وحال اللہ کی تعریف میں مگن رہے اور وہ عاجزی وانکساری کا پیکر بن جائے بصورت دیگر یہی چیز اس کیلئے وبال جاں بن جاتی ہے۔ غرور تکبر میں مبتلا انسان اپنے غرور وتکبر میں اندھا ہو جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ اپنی نعمت ایمان ضائع کر دیتا ہے (العیاذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ اپنے کرم کے طفیل ہر اہل ایمان کو غرور وتکبر سے محفوظ و مامون فرمائے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

وَعَن أَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

بَیْنارَجُلٌ" مِمَّن کَانَ قَبْلَکُمْ خَرَجَ فی بُرْدَیْنِ أَخْضَرَیْنِ یَخْتالُ فِیهِما أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیها إِلَی یَوْمِ الْقِیامَةِ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۷)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
مجمع الزوائد		جلد۵	صفحہ۱۲۹
قال الھیثمی:	رواہ احمد والبز اربأ سانید واحمد اسانید البز ار رجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۹۵)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۵)	جلد۵	صفحہ۲۲۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۶)	جلد۵	صفحہ۲۲۰
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد۷	صفحہ۲۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۹۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۷
حلیۃ الاولیاء		جلد۸	صفحہ۳۸۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۱۸)	جلد۷	صفحہ۳۶۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۴۲)	جلد۹	صفحہ۹۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۱۷)	جلد۹	صفحہ۱۸۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۸۴۸)	جلد۹	صفحہ۳۴۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۶۲)	جلد۸	صفحہ۲۲۲
قال احمد محمد شاکر:	وھذا ایضاً صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں سے ایک آدمی دو سبز چادریں پہنے (گھر سے) نکلا اوران دو چادروں میں اترا رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا تو اب قیامت کے دن تک زمیں میں دھنستا چلا جائے گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ اس لئے کیا کہ آپ کی امت اس کو پڑھ کر، سن کر عبرت حاصل کرے اور کبھی بھی تکبر کرنے کا نہ سوچے بلکہ ہمیشہ تواضع وانکساری کو اپنا شیوہ بنائے۔

تواضع اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اور یاد رہے محبوب کو جو چیز پسندیدہ ہو، محبّ کو بھی وہی چیز پسند ہوا کرتی ہے۔ تکبر وغرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تو ہمیں بھی غرور وتکبر پسند نہیں۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۳۳۲) جلد۹ صفحہ۴۶۱
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۴۰۳) جلد۹ صفحہ۴۷۹
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۸۱۳) جلد۹ صفحہ۵۸۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اللہ سے کلام کرنے سے محروم

وَعَن أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :ثَلاثَة" لایُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلایُزَکِّیهِم وَلا یَنْظُرُ إِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب" أَلِیْم" شَیْخ" زَانٍ وَمَلِک" کَذَّاب" وَعَائِل" مُسْتَکْبِر".

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶۷۲)	جلد۲	صفحہ۸۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۴۳
سنن النسائی		جلد۷	صفحہ۲۴۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۰۷)	جلد۳	صفحہ۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۴۷۴)	جلد۲	صفحہ۲۹۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد۱	صفحہ۱۴۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۶)	جلد۳	صفحہ۵۳۸
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد۲	صفحہ۲۲۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد۲	صفحہ۷۰۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۲۲)	جلد۹	صفحہ۳۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۴۷۴)	جلد۲	صفحہ۳۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تین ایسے بدنصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام تک نہ فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے:

۱۔ بوڑھا بدکار

۲۔ جھوٹا بادشاہ

۳۔ محتاج متکبر

-☆-

کلام کا ایک اپنا کیف اور مزہ ہوتا ہے کسی بڑے افسر سے انسان ہمکلام ہو وہ اپنے اندر ایک عجب طرح کا احساس پاتا ہے اگر اپنے محبوب سے ہم کلام ہو تو اس کا کیف اور ہوا کرتا ہے۔ قیامت کا دن وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے اور وہی ہمارا معبود حقیقی اور محبوب حقیقی ہے ہم اہل ایمان سے کلام فرمائے گا اس کا کیف ایسا ہوگا کہ اس کے سامنے جنت کی جملہ نعمتیں ہیچ نظر آئیں گی۔ یہ سعادت ہر ایک کے مقدر میں نہ ہوگی بلکہ یہ عزت اسے نصیب ہوگی جو اس دنیا میں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ پر کاربند رہا اور آپ کی سنتوں کا گرویدہ رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتا رہا۔

لیکن کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ان سے ہم کلام نہ ہونے کا اعلان فرمادیا ہے۔

۱. شَیخٌ زَانٍ :

بدکاری کسی صورت میں بھی جائز نہیں یہ فعل حرام ہے اور اس کا مرتکب گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھا لیکن یہی فعل قبیح اگر بوڑھے سے سرزد ہو تو یہ اور برا ہے کیونکہ بڑھاپے میں اس جرم کے سرزد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے آدمی کا مزاج بہت بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل اللہ کے خوف سے خالی ہے اسے اپنی قبر بھولی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو فراموش کر چکا ہے۔

۲. مَلِکٌ کَذَّابٌ:

جھوٹ جھوٹ ہے اس کے قبیح ہونے میں کسے کلام ہے اس میں امیر و غریب بادشاہ ورعایا کی کوئی تخصیص نہیں جو بھی جھوٹ بولے گا وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جائے گا لیکن یہی جھوٹ ایک بادشاہ سے بہت برا ہے کیونکہ بادشاہ ہر قسم کے اختیارات اور وسائل سے بہرور ہے اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت اگر پھر وہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اس کا مزاج بھی بہت بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل بھی خوف و خشیت الٰہی سے خالی ہے۔

۳. عَائِلٌ مُتَکَبِّرٌ:

متکبر مبغوض الٰہی ہے اللہ تعالیٰ سے جدال کرنے والا ہے اس میں بھی کوئی تخصیص نہیں جو بھی تکبر کا مرتکب ہوگا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا لیکن ایک فقیر محتاج اگر تکبر کرتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہے کہ وہ گناہان کبیرہ کے ارتکاب میں اس درجہ آگے جا چکا ہے کہ اس کا دل بھی خوف الٰہی سے خالی ہے اس کے پاس تکبر کرنے کے اسباب کے فقدان کے باوجود تکبر کو اپنانا اس کے ایمان باللہ کے کمزور ہونے کی علامت ہے اور قیامت کی ہولناکیوں کو بالکل بھول چکا ہے۔

قیامت کے دن نظر الٰہی سے محروم

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما
أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
مَنْ جَرَّ ثَوْبَہُ خُیَلاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ إِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیامَۃِ .
فَقَالَ أَبُوبَکْرٍ : یارَسُولَ اللّٰہِ إِنَّ إِزارِی یَسْتَرخِی إِلَّا أَنْ أَتَعاھَدَہُ ؟ فَقَالَ لَہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ:
إِنَّکَ لَسْتَ مِمَّنْ یَفْعَلُہُ خُیَلاءَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۷۸۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۰۸۵)	جلد۴	صفحہ۳۱۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۴۰۸۵)	جلد۲	صفحہ۴۵۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۴۰۸۵)	جلد۲	صفحہ۵۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۷۰۲۶)	جلد۵	صفحہ۴۱۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۷۸۱۶)	جلد۶	صفحہ۱۲۴
سنن النسائی	رقم الحدیث(۵۳۴۵)	جلد۸	صفحہ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۶۶۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۰۶۲)	جلد۴	صفحہ۱۹۱۴

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے از راہِ تکبر اپنے تہہ بند کو زمین پر کھینچا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہہ بند لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی مسلسل نگرانی کروں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے ابوبکر! تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔

-☆-

ہر آدمی کی دلی تمنا ہے کہ قیامت کے دن اسے عزت و کرامت نصیب ہو۔ جب اولین وآخرین دوبارہ زندہ ہو کر ایک جگہ اکٹھے ہونگے اسے رفعت و سرفرازی سے نوازا جائے۔

اس روز عزت اسے نصیب ہوگی جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوگا۔ جب وہ کریم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ رب العزت اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور اسے ابدی و سرمدی انعامات سے نوازے گا۔ جنت کے دروازے اس کیلئے کھول دے گا اسے باغات والی جنت عطا فرمائے گا جہاں نہریں رواں دواں ہونگی اور خدمت کیلئے افراد مامور ہونگے۔

لیکن متکبر ایسا بدنصیب ہے، اللہ کی مخلوق کو نظر حقارت سے دیکھنے والا ایسا بد بخت ہے

کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کلام تک نہیں فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بین دلیل ہے۔

جس آدمی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اسے عرش کا سایہ کہاں بلکہ اس کیلئے میدان حشر میں سورج کی انتہائی تپش میں جھلسنا ہے اور اپنے ہی پسینے میں غوطے لگانا ہے حوض کوثر کا پانی اس کے مقدر میں کہاں؟ غضب الٰہی کے سبب اس کی زبان منہ سے باہر نکلی ہوگی ابدی وسرمدی نعمتیں کہاں! بلکہ اس کیلئے جہنم کے شعلے دھکائے جائیں گے اور جہنم چنگھاڑتا ہوا اس کی طرف لپکے گا جہاں آگ کے صندوق میں اسے قید کردیا جائے گا اور جہنمیوں کا عصارہ اسے پینے کیلئے دیا جائے گا۔ الامان الحفیظ۔

اے خاک کے پتلے! آج تکبر سے باز آجا اپنے آپ کو بڑا مت جان سب بڑائیاں وحدہ لاشریک کو سزاوار ہیں۔ ھٹ دھرمی کے سبب حق کا انکار نہ کر یہ انکار تیرے لیے بڑا مہنگا ثابت ہوگا۔ اللہ کی مخلوق کو حقیر نہ جان مخلوق خدا کو حقیر جاننے والا خود ذلیل وحقیر ہوا کرتا ہے۔

اے قادر وقیوم اللہ! ہمارے باطن سے کبر کا مادہ نکال دے ہمیں ان لوگوں میں سے نہ کرنا ہو تکبر جیسی مہلک بیماری میں مبتلا ہیں بلکہ ہمیں عاجزی وانکساری کا وصف عطا کرنا کیونکہ عاجزی تجھے بڑی محمود ہے۔

عارف باللہ حضرت سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اللہ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ! اپنی ذات تک وصول کا اقرب طریقہ عطا فرما۔

ارشاد ہوا اے بسطامی: دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ

اپنے نفس کو چھوڑ دے اور آجا۔

عجز وانکساری اختیار کرلے نفس کی انانیت کو زائل کرو یہ راستہ دوقدم ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَکْرِ النَّفس وَکَیْدِہٖ بِبَرْکَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

لَایَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہُ مَاأَصَابَھُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے یہاں تک کہ جبارین کی فہرست میں اس کا نام لکھا جاتا ہے پھر اسے وہی عذاب پہنچے گا جو جبارین کو پہنچتا ہے۔ -☆-

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے۔ اسے حسن کی دولت عطا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۰)	جلد۴	صفحہ۳۶۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۵۲۸)	جلد۴	صفحہ۴۱
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۳۰۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۵
قال المحقق:	حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۱۳)	جلد۱۰	صفحہ۶۱۶

فرمائی، عقل وخرد سے نوازا، معاملہ فہمی کا شعور عطا کیا۔ یہی انسان جب تک ان اشیاء کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھتا رہتا ہے اللہ کی رحمتوں کے حصار میں رہتا ہے لیکن جیسے ہی اس کا رشتہ خالق و مالک سے کمزور ہوتا جاتا ہے اس کی سوچ میں فتور آتا جاتا ہے پھر ان چیزوں کو وہ اپنا ذاتی کمال خیال کرتا ہے۔ جیسے ہی یہ چیز ذہن میں اترتی ہے وہ پٹڑی سے اترتا جاتا ہے پھر ایک وقت وہ آتا ہے کہ اس کے ذہن سے یہ بالکل محو ہو جاتا ہے کہ جملہ کمالات اللہ کی عطا ہیں۔ اس وقت وہ شیطان کے شکنجے میں پھنس جاتا ہے اس کی سوچ اسکے خیالات اسکے تفکرات پر شیطانی تسلط ہوتا ہے وہ اس درجہ بہک جاتا ہے متکبرین کی صف میں کھڑا دکھائی دیتا ہے پھر جب وہ متکبر بن جاتا ہے تو وہ اسی عذاب کا سزاوار ٹھہرتا ہے جو عذاب متکبرین کے لئے ہے۔

متکبر - عذاب میں

وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِ وَأَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : الْعِزُّ إِزارُهُ وَالْکِبْرِیاءُ رِداؤُهُ فَمَن یُنازِعُنِی عَذَّبْتُهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے

عزت میری ازار ہے اور کبریاء میری رداء ہے کون ہے جو اس عزت و کبریاء میں میرا شریک ہوسکتا ہے۔ جو ایسا کرے گا میں اسے عذاب دونگا۔

-☆-

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۶۲۰) — جلد ۵ — صفحہ ۱۸۵

الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۴۲۷۷) — جلد ۳ — صفحہ ۵۳۵

اتحاف السادۃ المتقین — جلد ۸ — صفحہ ۳۳۸

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۴۱) — جلد ۲ — صفحہ ۷۹

الادب المفرد — رقم الحدیث (۵۵۲) — صفحہ ۱۹۴

اس خاک کے پتلے کو عاجزی ہی زیبا ہے اور اسے انکساری ہی اچھی لگتی ہے جو تکبر کرتا ہے اپنے آپ کو بڑا جانتا ہے اور مخلوق کو حقیر جانتا ہے وہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ عذاب دے اسے کون چھڑا سکتا ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد" - آپکے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

جو رب تعالیٰ کی پکڑ میں آ گیا اس کا پرسان حال کون ہوگا۔ اللہ کریم ہے اللہ ہی رحیم ہے اس کی رحمت کا سحاب ہر وقت برستا ہے اور خوب برستا ہے اسی کے در اقدس سے لو لگائے بیٹھے ہیں اسی کے کرم کے سہارے جی رہے ہیں اگر وہی عذاب دینے پر آ جائے تو پھر انسان کی اس سے بڑھ کر اور بدبختی کونسی ہوگی اگر وہی سزا دینے لگے تو اسے بچانے والا کون ہوگا۔

انسان کو اس رزم گاہِ حیات میں سنبھل سنبھل کر چلنا چاہیے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکالے جس کے سبب وہ اللہ کی گرفت میں آ جائے ایسا کوئی کلمہ نہ نکالے جو اللہ کی ناراضگی کا ذریعہ بنے ایسی چال اختیار نہ کرے جس کے سبب وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جائے۔

متکبر اور اترانے والا اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرما۔ ہمیں عجز و انکساری کی توفیق عطا فرما اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کی سعادت ارزانی فرما۔

شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے یہ طرح طرح کے وار کر کے ہم سے ہماری نعمت ایمان چھیننا چاہتا ہے اور ہمارے نفس کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا چاہتا ہے شیطان اور نفس امارہ مل کر ابدی سعادتیں چھیننا چاہتے ہیں۔

اے کریم اللہ! اپنی کرم نوازیوں کا واسطہ اپنی عنایات کریمانہ کا واسطہ ہمیں اپنے در سے

دور نہ کرنا ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم تیرے عاجز وناتواں بندے ہیں اور اسی عجز وانکساری میں رہنا چاہتے ہیں۔

اے کریم! جب تک ہمارا سانس آتا جاتا ہے ہمیں متواضعین میں رکھنا اور جب ہماری زندگی کی تار ٹوٹ رہی ہو تو اپنے لطف وکرم سے ہمارا ایمان بچانا اور روز محشر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کرم میں جگہ عطا فرمانا۔

متکبر - آگ میں

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : اَلْكِبْرِیاءُ رِدائِی وَالْعَظَمَةُ إِزارِی فَمَنْ نازَعَنِی واحِداً مِنهُما قَذَفْتُهُ فِی النَّارِ.

سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۰)	جلد۲	صفحہ۴۵۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷۴)	جلد۴	صفحہ۴۹۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۸)	جلد۳	صفحہ۵۳۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۰)	جلد۲	صفحہ۵۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۹۲)	جلد۹	صفحہ۲۹۷ (مختصراً)
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۳۰)	جلد۹	صفحہ۱۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۰)	جلد۵	صفحہ۱۸۵
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۴۹)	جلد۲	صفحہ۴۸۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۸)	جلد۲	صفحہ۳۵
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح اسنادہ قوی		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۶۷۲،۵۶۷۱)	جلد۱۲	صفحہ۴۸۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ قوی		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے

کبریاء میری چادر ہے اور عظمۃ میری ازار ہے۔ پس جس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مجھ سے الجھنا چاہا تو میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔

-☆-

بڑائی اور عظمت اللہ کی شانیں ہیں اہل ایمان روزانہ پانچ مرتبہ اقرار کرتے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار رکوع وسجود میں کرتے ہیں رکوع کی حالت میں کہتے ہیں سبحان ربی العظیم - میرا عظمت والا رب عیب ونقص سے پاک ہے اور سجدہ میں جا کر کہتے ہیں سبحان ربی الاعلیٰ - میرا رب سب سے بڑا ہر نقص وکجی سے پاک ہے۔

انسان کی کیا حیثیت ہے؟ یہ ماءِ مھین سے پیدا شدہ ہے کس بات پر اتراتا ہے اس کے

مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۲۳۸۷) صفحہ ۳۱۴

شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۳۵۹۲) جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۹

قال المحقق: ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم

پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا فرمودہ ہے اور اللہ کے عطیہ پر اسی کے خلاف کھڑے ہو جانا اسے کیسے زیب دیتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے کہ کبرائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے اسبات کا واضح اعلان ہے کہ جو بھی تکبر کرے گا یا اپنے آپ کو بڑا کہے گا اس کی اللہ تعالیٰ سے لڑائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے لڑنے والا جہنم کا ایندھن بنے گا اور اسے سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

اہل النار

وَعَن سُراقَةَ بْنِ مالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
يَاسُراقَةُ أَلا أُخبِرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ؟
قُلْتُ : بَلَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ : أَمَّا أَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَأَمَّا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَالضُّعَفاءُ الْمَغْلُوْبُوْنَ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۸۳)	جلد۳	صفحہ۵۳۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۹۲۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط واسنادہ حسن		
الحاکم المستدرک	رقم الحدیث (۶۶۵۶)	جلد۴	صفحہ۸۱۴
قال الحاکم:	اسنادہ حسن		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۳	صفحہ۶۱۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۹۲۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۵۸۹)	جلد۷	صفحہ۱۲۹

ترجمة الحديث:

حضرت سراقہ بن مالک بن جُعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے سراقہ! میں تمہیں اہل جنت اور اہل نار کی خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کی یارسول اللہ! ضرور خبر دیجئے

سن لو! اہل نار ہر اکٹر کر چلنے والا، مغرور اور متکبر ہے

لیکن اہل جنت مغلوب ضعفاء ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں تین ایسے بدنصیبوں کی خبر دی ہے جو اھل نار ہیں ان کی مقدر میں آتشِ دوزخ میں جلنا ہے۔

۱۔ اَلْجَعْظَرِیُّ:

اَلْجَعْظَرِیُّ : اَلفَظُّ الْغَلِیظُ الْمُتَکَبِّرُ

جعظری بدخلق، درشت مزاج اور متکبر کو کہتے ہیں

سلسلة الاحادیث صحیحہ رقم الحدیث (۱۷۴۱) جلد۴ صفحہ۳۲۱

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۸۶۱۹) جلد۱۰ صفحہ۷۲۱

قال الھیثمی: رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح الا ان فیہ راوِلم یسم

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۷۵۱۵) جلد۱۳ صفحہ۴۲۴

اخلاق کریمانہ کے جمال سے محروم درشت مزاج جہنم کا سزاوار ہے جو بات بات پر تلخی پر اتر آئے گالی گلوچ اس کا شیوہ ہو بدمزاجی اور بدخلقی اسکا عادت ہو ایسا آدمی ہوتے ہوئے بھی آدمی نہیں وہ تو حیوانات سے بدتر ہے اور ایسا شخص اس قابل ہے کہ اسے جہنم کا ایندھن بنایا جائے۔

۲. اَلْجَوَّاظُ :

اَلْجَوَّاظُ : اَلْجَمُوْعُ الْمَنُوْعُ

جواظ مال جمع کرنے والے اور دوسرے کو نہ دینے والے کو کہتے ہیں یعنی ایسا شخص جو بخل جیسے قبیح وصف سے متصف ہو جس کا کام صبح وشام دولت اکٹھا کرنا ہو پھر اسے سنبھال سنبھال کر رکھنا ہو اسے اس کے حقداروں تک نہ پہنچانا بلکہ محروم رکھنا ہو اس کے ماں باپ اس کے جگر پارے اس کے عزیز واقارب اس کے سامنے عسرت کی زندگی گزارتے ہیں لیکن اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ایسا شخص بھی اس قابل ہے کہ اسے قیامت کو نذر آتش کیا جائے۔

۳. اَلْمُتَکَبِّرُ :

اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا

اگراس کے پاس مال ودولت ہے تو اس بناپر وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے

اگراس کے پاس علم ہے تو وہ باقی لوگوں کو حقیر جانتا ہے اور علم کی بناپر اپنے آپ کو ان سے فائق وبرتر سمجھتا ہے

اگراس کی شکل وصورت اچھی ہے تو اسے اپنا ذاتی کمال سمجھتا ہے اور دوسرے لوگوں کو

حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے

اگراس کا نسب عالی ہے تو اس نسب کی بنا پر اتراتا ہے اور جو افراد اس کی قوم یا قبیلہ کے نہیں انکے برابر بیٹھنا توہین سمجھتا ہے

حالانکہ اسے چاہیئے تھا کہ اگر اس کے پاس مال و دولت ہے تو اس کے شکرانے میں غرباء و مساکین کی مدد کرتا اور ان کو اپنے مال میں شریک کرتا ان کی بھوک مٹانے کی کوشش کرتا ان کی تنگدستی کے دنوں میں ان کی مدد کرتا تاکہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم پر کرم فرمائے اور اس کے مال میں برکت رکھ دے جس سے اس کی کئی نسلیں مستفیض ہوں۔

اسے چاہیے تھا کہ اگر اس کے پاس علم ہے تو علم کے موتی عام کرتا ان کی چمک سے ان لوگوں کے قلوب بھی منور کرتا جو اس نعمت سے خالی ہیں بلکہ ان کو ترغیب دیتا تاکہ وہ بھی اپنا دامن اس نعمت سے مالا مال کر لیتے۔

اگر اس کی صورت اچھی ہے تو اسے سراپا انکساری بن جانا چاہیئے تھا کیونکہ صورتیں بنانے والا اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ جمال دیتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے اگر کریم اللہ کا شکر کیا جائے عاجزی اختیار کی جائے وہ وحدہ لاشریک کرم در کرم فرماتا ہے اور مزید انعامات سے سرفراز فرماتا ہے۔

اگر اس کا نسب عالی ہے تو اسے تواضع اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں رکھتی بلکہ اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ.

اللہ کے ہاں تم میں سب سے معزز وہ ہے جو تقویٰ کی دولت سے آراستہ ہے۔

وَعَن حارِثَةَ بْنِ وَهَبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :
أَلا أُخبِرُكُم بِأَهْلِ النَّارِ ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُستَكبِرٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا
میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے
کیا میں تمہیں اہل نار کے بارے میں نہ بتاؤں؟
ہر بَد خُلق، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر

-☆-

بدخلق کسی بھی ملت میں قابل عزت نہیں۔ بدخلقی انسان کو انسانیت کے مرتبہ سے گرادیتی ہے انسانیت کا زیور حسن خلق ہے یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصفِ جمیل ہے اور آپ کے پیروکاروں، اطاعت شعاروں کا شعار ہے۔ اخلاق کریمانہ سے ہی لوگوں کو قائل کیا جاسکتا ہے اسی وصفِ محمود کی بدولت مقتدا بنا جاسکتا ہے اور جو بدخلق ہے اس کے اندر تمام عیوب ہیں کیونکہ بدخلقی انسان کو شیطان کا جلیس بنادیتی ہے اور شیطان ہر فعل بد کی ترغیب

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۱۸)	جلد۳	صفحہ۱۵۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۵۳)	جلد۵	صفحہ۳۸۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۱)	جلد۳	صفحہ۵۳۶

دیتا ہے بدخلق میں اسکی بدخلقی کے سبب کوئی بھی عادتِ محمود نہیں رہتی پھر وہ مجسم شر بن کر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

اکڑ کر چلنے کی عادت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اکڑ کر چلنے والا اللہ کی عنایات کریمانہ سے محروم رہتا ہے۔

وَلاَ تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحاً اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلاً.

زمین میں اتراتے ہوئے نہ چلو کیونکہ ایسا کرنے سے نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو۔

کیا اکڑ کر چلنے والا زمین پھاڑ سکتا ہے اور کیا وہ بلندی میں پہاڑوں تک پہنچ سکتا ہے یہ کمزور انسان اس میں اتنی قوت وتوانائی کہاں؟ جب یہ ایسی قوت وطاقت سے تہی دامن ہے تو پھر اسے اکڑ کر چلنا زیبا نہیں اگر اکڑ کر چلنے سے باز نہ آیا تو جہنم اسے نگلنے کیلئے اپنا منہ کھولے ہوئے ہے۔

تکبر کرنے والا اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا آگ میں جلائے جانے کے قابل ہے اگر وہ بڑا ہے تو اپنے آپ کو بچالے، عذاب کو اپنے سے دور کردے لیکن اس میں اتنی ہمت کہاں بلکہ قیامت کے دن اس میں تاب گویائی نہ ہوگی جس آدمی کی اتنی حیثیت ہو اسے اپنی اوقات نہیں بھولنی چاہیئے اور تکبر کی عادت ترک کرنی چاہیئے اگر پھر بھی وہ تکبر کرتا ہے تو جہنم کے شعلے اس کا انتظار کررہے ہیں۔

آگ کا ایندھن

وَعَن أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اِحْتَبَّتِ الْجَنَّۃُ والنَّارُ فَقالَتِ النَّارُ : فِیَّ الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَکَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فِیَّ ضُعَفَاءُ الْمُسْلِمِینَ وَمَساکِینُھُمْ فقَضی اللّٰہُ بَیْنَھُما : إِنَّکِ الْجَنَّۃُ رَحْمَتِی أَرْحَمُ بِکِ مَنْ أشاءُ وَإِنَّکِ النَّارُ عَذابِی أُعَذِّبُ بِکِ مَن أَشَاءُ وَلِکِلَیْکُما عَلَیَّ مِلْؤُھا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۴۷)	جلد۵	صفحہ۳۷۹ (مختصراً)
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۵)	جلد۳	صفحہ۵۳۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۹۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۴۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۴۵۳)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۰۶۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۱۱۰)	جلد۱۰	صفحہ۵۴۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جنت اور آگ میں بحث ہوئی، آگ نے کہا میرے اندر جابر اور متکبر لوگ ہونگے۔

جنت نے کہا

میرے اندر ضعیف اہل اسلام اور انکے مساکین ہونگے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا

اے جنت! تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے میں جسے چاہوں رحم فرمادوں۔

اے آگ! تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعے میں جسے چاہوں عذاب دوں۔

میں نے تم دونوں کو بھرنا ہے۔

-☆-

جنت اور جہنم کے اس بحث ومجادلہ میں یہ بات نکھر کر سامنے آگئی کہ اھل جنت کون ہیں اور اھل جہنم کون ہیں کون وہ خوش قسمت ہیں جن کے مقدر میں ابدی وسرمدی راحتیں ہیں انعامات واکرامات کا لامتناہی سلسلہ ہے اور کون وہ بدنصیب ہیں جن کے مقدر میں عذاب اور رسوائی ہے۔

متکبر وجابر لوگ آگ کا ایندھن بنیں گے دنیا میں اللہ کی بڑائی کو چھوڑ کر اپنی بڑائی کا اعلان کرنے والا مخلوقِ خدا کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھنے والا قیامت کو آگ کی لپیٹ میں ہوگا۔ یہ آگ اس کے سارے ارمان پورے کردے گی اور انہیں بتادے گی کہ غرور وتکبر کس درجہ مہنگا ہے اور مخلوق کو اپنے سے کمتر جاننا کس درجہ عذاب کی گرفت میں آنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور تمام مومنین کو غرور وتکبر سے

بری فرمائے۔

ضعیف ومساکین جنت میں اللہ کے انعامات سے شادکام ہورہے ہونگے وہ اہل ایمان جسے دنیا حقیر جانے اسے کمزور تصور کرے اسے اس بات پر ذرہ برابر ملال نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ کسی کے حقیر جاننے سے ایمان والا حقیر نہیں ہوتا بلکہ اس کے خالق ومالک کی رحمت کو جوش آتا ہے تو اس کا نام ازلی سعید روحوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ قیامت کو جنت ان کا ٹھکانا ہوگی ابلتے چشمے بل کھاتی نہریں خدمت پر کمربستہ خدام اس کے اشارہ ابرو کے منتظر غلمان یہ سب کچھ کریم اللہ کی کرم نوازی ہے لوگوں کے طعنوں کا بہتر اجروثواب ہے۔

اس بحث میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے

اے جنت تو میری رحمت ہے میں نے تجھے بھرنا ہے اور اے جہنم تو میرا عذاب ہے میں نے تجھے بھی بھرنا ہے۔

اے اللہ! اپنی رحمتوں اور شفقتوں کا صدقہ اپنی کرم نوازیوں کا واسطہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جن پر تیری دائمی رحمت اور ابدی کرم ہوگا۔

چہرے کے بل جہنم میں

وَعَن أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ :

اِلْتَقَی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِ وبْنِ الْعاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَی الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثا ثُمَّ مَضَی عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَمْرٍو وَبَقِیَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ یَبْکِی فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مایُبْکِیکَ یا أَباعَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَال: هذا یَعْنِی عَبدَ اللّٰهِ بْنِ عَمرٍو —زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیه وآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ :

مَن کانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقالُ حَبَّةٍ مِن خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ کَبَّهُ اللّٰهُ تَعالَی لِوَجْهِهِ فی النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا

مسند الامام احمد		جلد۲	صفحہ۲۱۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۱)	جلد۳	صفحہ۵۴۰
مجمع الزوائد		جلد۱	صفحہ۱۰۳
قال الھیثمی:	رجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۰۱۵)	جلد۶	صفحہ۴۴۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھم جبلِ مَروہ پر ایک دوسرے سے ملے تو ان دونوں نے آپس میں باتیں کیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما وہیں رہے اور رونا شروع کر دیا۔

ایک آدمی نے اس سے کہا

اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

انہوں نے کہا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا تو اللہ اسے اس کے چہرے کے بل آگ میں پھینکے گا۔

-☆-

جہنم اللہ تعالیٰ کے غضب اور اسکی ناراضگی کا مقام ہے اس قعر مذلت میں مغضوب علیھم کو پھینکا جائے گا۔ متکبر حق کو ہٹ دھرمی کی بنا پر نہ ماننے والا اور مخلوق خدا کو حقیر جاننے والا اس جہنم میں چہرے کے بل پھینکا جائے گا۔ اس طرح پھینکا جانا اللہ تعالیٰ کے شدید ناراض ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام کس درجہ پاک باطن تھے انکا دل ہر وقت اللہ کے خوف سے کانپتا رہتا تھا۔ جب بھی کوئی ایسا تذکرہ سن لیتے تو فوراً ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو جاتیں۔ یہ پاک باطن اصحاب کسی بھی لمحہ بے فکر نہ ہوتے تھے بلکہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور اخلاق حسنہ سے متصف رہتے قبیح عادات سے ہمیشہ متنفر رہتے اور تکبر جیسی عادات کے تو بالکل قریب نہ جاتے۔ انکا چلنا پھرنا ان کا اٹھنا بیٹھنا

اس بات کا واضح اعلان تھا کہ یہ اصحاب سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سر کے بالوں سے لے کر پاؤوں کے تلووں تک ڈوبے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باطن اصحاب رضی اللہ عنھم کے طفیل ہمارے باطن کو اجلا اور مصفی فرمائے اور اپنے عرفان کی دولت سے سرفراز فرمائے اور لذت گریہ نیم شبی کی دولت مرحمت فرمائے۔

قیامت کے دن متکبر کی عبرتناک صورت

عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ :

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّفِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُساقُونَ إِلَى سِجْنٍ فی جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ : بُولَس تَعْلُوهُمْ نارُ الْأَنْيارِ يُسْقَوْنَ مِن عُصارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبالِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۴	صفحہ۶۵۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۴)	جلد۳	صفحہ۵۴۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۰)	جلد۶	صفحہ۳۳۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۹۲)	جلد۲	صفحہ۶۰۲
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۱۲)	جلد۳	صفحہ۱۴۱۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۷۷)	جلد۶	صفحہ۲۳۱

قال احمد محمد شاکر/حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں جتنا کر کے آدمیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ ہر طرف سے انہیں ذلت ورسوائی نے گھیرا ہوگا۔ انہیں جہنم کے ایک قید خانہ میں ہانک کر لے جایا جائے گا جسے ''بُولس'' کہا جاتا ہے۔ ان کے اوپر آگوں کی آگ چڑھے گی انہیں طینۃ الخبال یعنی اہل نار کالہو اور پیپ پلائی جائے گی۔

-☆-

انسان کو اللہ تعالیٰ نے حسین صورت عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے حسن صورت کا تذکرہ بایں الفاظ کیا ہے:

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ.

قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی، قسم ہے طور سینا کی اور قسم ہے اس امن والے شہر کی یقیناً ہم نے انسان کو حسین تر صورت میں تخلیق فرمایا۔

قیامت کے دن اہل ایمان کے سروں پر عزت وکرامت کے تاج سجائے جائیں گے اور انکے چہروں کی رونق قابل دید ہوگی لیکن متکبرین کو سزا یہ ملے گی اللہ انہیں چونٹیوں جتنا

المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۱۲)	جلد۱۰	صفحہ۶۱۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۰)	جلد۶	صفحہ۳۳۷

کردے گا اس سے بڑھ کر ذلت ورسوائی اور کیا ہوگی کہ انسان کو چونٹی جتنا کر دیا جائے۔ پھر اسے جہنم کے ایک قید خانہ میں مقید کر دیا جائے گا۔ چاروں طرف آگ ہوگی اور آگ کی جیل میں انہیں بند کر دیا جائے گا۔

اہل جنت تو انعامات الٰہیہ سے شاد کام ہورہے ہونگے لیکن جہنم کے باسی متکبرین کو پینے کیلئے جہنمیوں کا لہو اور پیپ پیش کی جائے گی۔

العیاذ باللّٰہ من ذالک

اللھم احفظنا من بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ

یا اللہ! یا ارحم الراحمین! ہم نفسانی بندے ہیں نفس اور شیطان کے شکنجے میں کسے ہوئے ہیں اپنے ہی عزت وجلال کا واسطہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرما اور ایک لمحہ کیلئے بھی ہمیں ہمارے نفس کے حوالہ نہ کرنا۔

اے کریم اللہ! اپنے نام کریم کا واسطہ اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ ہمیں تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرما ہمیں سراپا عجز وانکساری بنا اور تواضع اپنانے کی توفیق ارزانی فرما۔

اے ارحم الراحمین! قیامت کی ہولناکیوں سے خوف آتا ہے تیرے عذاب سے ڈر لگتا ہے تجھے اپنی رحمت کاملہ کا واسطہ ہمیں قیامت کے دن اپنے غضب سے مامون ومحفوظ فرما اپنی رحمتوں اور اپنی نوازشات سے مالا مال فرما ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما کر اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرما۔

جہنم کا کوئلہ

وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَام" یَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوا إِنَّماهُم فَحْمُ جَهَنَّمَ أَوْلَیَكُونُنَّ اَهْوَنَ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْجُعْلِ الَّذِی یُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِأَنْفِهِ إِنَ اللّٰهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَفَخْرَها بِالآباء إِنَّما هُوَ مُؤْمِن" تَقِیّ" وَفاجِر" شَقِیّ" النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمَ خُلِقَ مِنْ تُرابِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۹۵۵)	جلد۵	صفحہ۷۳۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۵۱۱۶)	جلد۲	صفحہ۷۵۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۵۱۱۶)	جلد۳	صفحہ۲۵۸
قال الالبانی:	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۳۰۸)	جلد۳	صفحہ۵۴۶
قال المحقق:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۳۰۷۴)	جلد۹	صفحہ۵۰۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۷۲۱)	جلد۸	صفحہ۴۰۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
قومیں اپنے فوت شدہ آباء واجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں بیشک وہ (فوت شدہ مشرک) جہنم کے کوئلے ہیں ورنہ وہ اللہ کے ہاں غلاظت کے اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہونگے جو اپنی ناک سے غلاظت لڑھکاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے جاھلیت کا گھمنڈ اور اپنے آباء پر فخر تم سے دور کر دیا ہے۔
بیشک اس سے بچ جانے والا متقی مومن ہے
اور
اس میں ملوث ہونے والا بد بخت فاجر ہے۔
تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔

-☆-

مشرک آباء واجداد کی وجہ سے فخر ومباھات کرنا اسلام میں کسی طور پر درست نہیں وہ

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۹۵۵) جلد ۳ صفحہ ۵۹۸
قال الالبانی: حسن
جامع الاصول رقم الحدیث (۸۲۱۵) جلد ۱۰ صفحہ ٦١٧

اللہ کے منکر اللہ کے مقابل کسی کو کھڑا کرنے والے شرک جیسے قبیح وصف سے داغدار مر کر جہنم کا کوئلہ بن چکے ان کی خوبیاں بیان کرنا ان کے کارنامے ذکر کر کے خود کو فاضل و فائق سمجھنا کیسے روا ہو سکتا ہے۔

ایک کلمہ گو ایک مسلم کسی مشرک کی وجہ سے فخر نہیں کیا کرتا اسے شرک سے حد درجہ نفرت ہوتی ہے مسلم تو عجز و انکساری کا پیکر پانچوں وقت پاؤوں رکھنے کی جگہ سر رکھ کر یعنی سجدہ کی حالت میں سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کیا کرتا ہے ایسا مؤحد کیسے غرور و تکبر میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

جُعل - غلاظت کے سیاہ کیڑے کو کہتے ہیں جو غلاظت میں پیدا ہوتا ہے غلاظت ہی اسکی غذا ہے جو آدمی اپنے مشرک آباء و اجداد کی بنا پر فخر کرتا ہے وہ اللہ کے ہاں جُعل سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

یدھدہ الخرء بأنفه - یہ غلاظت والا کیڑا اپنی غلاظت کو ناک کے ذریعے لڑھکاتا رہتا ہے۔

متکبر آدمی غرور کا پیکر اس غلاظت میں پرورش شدہ کیڑے سے زیادہ برا ہے۔ گویا متکبر بھی ہمہ وقت غلاظت میں رہتا ہے اس کا اوڑھنا بچھونا ہی غلاظت ہے لیکن غرور کرتے وقت اس کا شعور ختم ہو چکا ہوتا ہے۔

جنت میں داخلہ ممنوع

وَعَن سَلْمانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

ثَلاثَة" لایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ -الشَّیْخُ الزَّانِی وَالإمَامُ الكَذَّابُ وَالعائِلُ المَزْهُوُّ.

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی جنت میں داخل نہ ہونگے:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد۳	صفحہ۵۳۹
قال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳)	جلد۶	صفحہ۲۸۲
قال الھیثمی:	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۵۳۶)	جلد۶	صفحہ۳۸۸
قال الھیثمی:	رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح		

۱۔ عمر رسیدہ زانی

۲۔ جھوٹا امام

۳۔ تنگ دست متکبر

-☆-

گناہ کا ارتکاب دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے۔ گناہ سے دل میں ظلمت کا بسیرا ہوتا ہے اگر صغیرہ گناہ بار بار کیا جائے تو وہ بھی صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے تو اگر کبیرہ بار بار کیا جائے تو کبیرہ کا مسلسل ارتکاب نعمتِ ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔ جس کے پاس ایمان نہیں وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

حدیث پاک میں مذکور تینوں اشخاص گناہ کی دلدل میں اس درجہ نیچے جا چکے ہیں کہ اب انکی واپسی مشکل نظر آتی ہے تو ان تینوں اشخاص میں جو ارتکاب گناہ میں اس درجہ منہمک ہو گیا کہ اس سے ایمان ہی رخصت ہو گیا تو ایسا شخص جنت کیسے جا سکتا ہے اس کیلئے جنت میں داخلہ ممنوع ہے۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی ہمارے نفس کے حوالے نہ کرنا۔

اے کریم اللہ! ہم سب کو شیطان کے تسلط سے نجات عطا فرما کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بدنصیبی کے پنجے ہمارے دلوں میں گاڑ کر ہمیں تیری بارگاہ سے بہت دور لے جائے۔

اے رحیم و کریم اللہ! اپنے عزت و جلال کا واسطہ ہمیں اپنے غضب سے محفوظ فرما اور اپنی شفقتوں اور رحمتوں سے سدا مالا مال فرما۔

اے رحمان و رحیم اللہ! ہمیں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا اس

درجہ گرویدہ بنا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے علاوہ کچھ نظر ہی نہ آئے بلکہ آپ کے انوار میں اس درجہ مستغرق کردے کہ ہمارے بدن، ہمارے گھر، ہماری قبریں اور ہمارا حشر سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے جگمگا اٹھے۔

وَمَاذَالِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ.

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ مَرَّفی السُّوقِ وَعَلَیهِ حُزْمَة" مِنْ حَطَبٍ فَقِیْلَ لَهُ : مَایَحْمِلُکَ عَلَی هذا وَقَد أَغْناکَ اللّٰهُ عَن هذا ؟ قَالَ : أَرَدْتُ أَنْ أَدْفَعَ الْکِبْرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ : لایَدخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فی قَلْبِهٖ خَرْدَلَة" مِنْ کِبْرٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بازار سے گزرے اس حال میں کہ آپ پر لکڑیوں کا ایک گٹھا تھا۔ تو آپ سے عرض کی گئی

آپ لکڑیوں کا گٹھا کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے سے غنی کردیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۳)	جلد۳	صفحہ۵۴۰
مجمع الزوائد		جلد۱	صفحہ۱۰۴
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۸۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد۱	صفحہ۲۸۴
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن		

میرا ارادہ ہے کہ میں تکبر کو اپنے آپ سے حسبِ سابق دفع رکھوں میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے

جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

-☆-

تکبر کتنی قبیح چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایک انسان کا تکبر کرنا کس درجہ ناپسند ہے کہ جس کے اندر تکبر کا ذرہ بھی ہوا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل نہ ہونے دے گا۔ تکبر کا انجام بہت خوفناک ہے یہ اللہ تعالیٰ سے ٹکر لینا ہے اور جو خالق سے لڑائی لیتا ہے خالق اس کی قیمتی متاع ایمان چھین لیتا ہے جس میں ایمان نہ رہا وہ جنت کا حقدار کیسے ہوگا۔

اللہ ہر اہل ایمان کو تکبر سے بچائے کیونکہ تکبر کا ذرہ بھی نعمت ایمان سے محروم کرنے کیلئے کافی ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم نے اپنے صحابہ کے باطن کو کس درجہ پاک کر دیا کہ ان کے دلوں میں تکبر نام کی کوئی چیز نہ رہی بلکہ ان کی زندگی ایسے اعمال سے لبریز نظر آتی ہے جن کے سبب غرور و تکبر کا قلع قمع ہوا اور وہ تواضع و فروتنی کی عمدہ مثال بنے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں ان کے جنتی ہونے کی گواہی خود حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان کا من کس درجہ اجلا ہے وہ جنگل میں لکڑیاں سر پر اٹھا کر لانے میں عار محسوس نہیں کرتے بلکہ نفس سرکشی توڑنے کا علاج کرتے ہیں نفس کی انانیت کو بالکل زائل کرتے ہیں اور عملی طور پر اہل

اسلام پر واضح کرتے ہیں کہ تواضع وانکساری کو شیوہ بناؤ اور غرور وتکبر سے اپنے آپ کو بچاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ غرور کے سبب غضب الٰہی میں گرفتار ہو کر نعمت ایمان سے محروم ہو جاؤ اور پھر تمہارا داخلہ جنت میں بند کر دیا جائے۔

العیاذ باللہ من ذالک.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا احْفِظْنَا مِنَ الْاَخْلَاقِ الرَّذِیْلَةِ وَجَنِّبْنَا مِنَ الْكِبْرِ وَالرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَزَیِّنْ قُلُوْبَنَا بِالتَّوَاضُعِ وَالْاِخْلَاصِ بِمَنِّکَ وَبِمَنِّ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

السلام علیکم

(فضائل ومسائل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

ہرقوم اور ہرملت میں ملتے وقت کسی نہ کسی لفظ کا تبادلہ کیا جاتا ہے اس سے اس قوم وملت کے مزاج سے آگاہی ہوتی ہے اور یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس قوم وملت کے افراد کس رشتہ سے منسلک ہیں۔

اسلام دین رحمت ہے اس کی تعلیمات یک جہتی نہیں بلکہ ہمہ جہتی ہیں یہ دین تمام افراد انسانیت کیلئے سراپا شفقت ہے یہ دین اپنے ماننے والوں کو درس محبت دیتا ہے اس دین نے بوقت ملاقات جن الفاظ کا انتخاب کیا ہے وہ اس کے اسی مزاج کے آئینہ دار ہیں ان الفاظ میں جو جامعیت وکمال ہے وہ کہیں اور نظر نہیں آتا۔

السلام علیکم - تم پر سلامتی ہو۔

جب ایک مسلم بھائی اس جملہ کو زبان سے ادا کرتا ہے تو اس میں کتنی مٹھاس اور چاشنی ہے۔ یہ ایک بھائی کا اپنے دوسرے بھائی کیلئے بوقت ملاقات کتنا عمدہ تحفہ ہے۔

السلام علیکم - اللہ تمہیں سلامتی سے سرفراز فرمائے۔

یہ اپنے بھائی سے اندرونی محبت وچاہت کا اظہار ہے۔

ملاقات کے وقت ایک بھائی کو ''السلام علیکم'' اور دوسرے بھائی کو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا چاہیئے۔

السّلام علیکم کی اشاعت کرو

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَفْشُوا السَّلَامَ کَیْ تَعْلُوا۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السلام علیکم کی اشاعت کرو تاکہ تمہیں رفعتوں سے سرفراز کیا جائے۔

کتنی عمدہ تعلیم ہے السلام علیکم کی اشاعت کرو یعنی جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو سب سے پہلے تمہاری زبان پر ''السلام علیکم'' ہونا چاہیئے تاکہ اس ملاقاتی کو ہر قسم کا تحفظ مل جائے اور وہ اپنے آپ کو امن وسلامتی کے گہوارے میں محسوس کرے۔

کَیْ تَعْلُوْا : تاکہ تمہیں علو نصیب ہو۔

لترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۹۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۵
قال المنذری:	رواہ الطبرانی باسناد جید۔		
وقال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۷۳۳)	جلد ۸	صفحہ ۶۵
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی واسنادہ جید		

ہر انسان رفعت و بلندی کا خواہش مند ہے اور اسکی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ اسے پستیوں سے نکال کر رفعتوں میں جگہ دے ذلت سے اٹھا کر عزت کے مقام پر فائز کرے۔ اس چیز کے حصول کیلئے کتنا سہل نسخہ ہے اس پر عمل کیجئے رفعت و بلندی خود بخود آپکے نصیب میں ہوگی۔

اس عَلُوّ کا مفہوم ان الفاظ سے بھی ادا کیا گیا ہے

تَسْمُوْ وَتَرْقَی اَخلاَ قُکُمْ وَتَزْدَادُ الْمَوَدَّةُ وَالْاُلْفَةُ۔[1]

تمہارے اخلاق کو بلندی و برتری نصیب ہوگی اور مودت و الفت میں اضافہ ہوگا۔

-☆-

عَنْ الْبَرَاِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَأَفْشُوا السَّلاَمَ تَسْلَمُوا.

الادب المفرد البخاری رقم الحدیث (۹۷۹)

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۷۵۰) صفحہ ۳۷۶

قال الالبانی: صحیح

الارواء رقم الحدیث (۷۷۷)

الصحیحہ رقم الحدیث (۱۴۹۳)

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۹۱) جلد ۲ صفحہ ۲۴۴

قال شعیب الانووط: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۴۳۹) جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۱۶۸۷) جلد ۳ صفحہ ۲۴۷

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ حسن

(۱) تعلیق الترغیب والترھیب از مصطفیٰ محمد عمارہ/ جلد ۴: صفحہ ۲۰۵

ترجمة الحديث:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو تمہیں سلامتی نصیب ہوگی۔

السلام علیکم کہنا وہ سنت ہے جسے آہستہ آہستہ ترک کیا جارہا ہے اور اس جانب بہت کم توجہ دی جارہی ہے حالانکہ یہ شعائر اسلام سے ہے اور اس کا احیاء بہت ضروری ہے۔ السلام علیکم کہنے سے باہمی محبت ومودت میں اضافہ ہوتا ہے اور آپس میں چاہت و پیار کو جلا ملتی ہے۔

''السلام'' اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بھی ہے جب بار بار یہ اسم مبارک زبان پر آئے گا تو اس اسم مبارک کے انوار سے روح جگمگا اٹھے گی اور اس سے انسانی باطن طیب وطاہر ہو جائیگا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج بالا ارشاد میں ایک نوید سنائی ہے کہ السلام علیکم کا تبادلہ کرو تمہیں سلامتی نصیب ہوگی۔ اب ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کسے سلامتی نہیں چاہیئے اگر انسان خلوصِ دل سے اور احیاء سنت کے جذبہ سے اس ''السلام علیکم'' کی اشاعت کرے گا تو اسے جملہ امراض باطنی وقلبی سے نجات ملے گی اور وہ حقیقی سلامتی سے ہمکنار ہوگا۔ کیونکہ اگر انسان کا باطن اور دل سلامت ہے تو اس کے جملہ اعضاء بھی سلامت ہیں اگر دل سلامتی کی نعمت سے مالا مال ہے تو بقیہ اعضاء سے ایسی کوئی حرکت سرزد نہیں ہوگی جو انسانیت کے چہرے پر بدنما داغ بنے۔

السلام علیکم کی اشاعت
نشانِ بندگی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ ، وَاَفْشُوا السَّلَامَ.

سنن ابن ماجہ(۱)　رقم الحدیث(۳۶۹۴)　جلد۴　صفحہ۲۳۱
قال محمود محمد محمود:　الحدیث صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث(۲۹۹۴)　جلد۳　صفحہ۲۲۰
قال الالبانی:　صحیح
سنن ابن ماجہ(۲)　رقم الحدیث(۳۶۹۴)　جلد۵　صفحہ۲۷۲
قال بشار عواد معروف:　اسنادہ صحیح
الادب المفرد　رقم الحدیث(۹۸۱)　صفحہ۳۴۰
صحیح الادب المفرد　رقم الحدیث(۹۸۱)　صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:　صحیح
ارواء الغلیل　جلد۳　صفحہ۲۳۹
سنن الترمذی　رقم الحدیث(۱۸۵۵)　جلد۴　صفحہ۲۸۷
قال الترمذی:　ھذا حدیث حسن صحیح
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث(۴۸۹)　جلد۲　صفحہ۲۴۲
قال شعیب الارنووط:　حدیث صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عبادت کرو رحمان کی اور السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

-☆-

السلام علیکم کا عبادت الٰہی کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کیونکہ عبادت کرنے سے اللہ وحدہٗ لاشریک کا قرب نصیب ہوتا ہے انسان اسی وحدہٗ لاشریک کے وصال کی لذت سے ہمکنار ہوتا ہے تو السلام علیکم کہنے سے مخلوق کا قرب نصیب ہوتا ہے مخلوق کے دل میں محبت موجزن ہوتی ہے اور یہی اللہ کی مخلوق ایسے آدمی کو اچھے لفظوں سے یاد کرتی ہے تو جو انسان مخلوق سے پیار کرے اور

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۷)	جلد۲	صفحہ۲۶۰
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۴۱)	جلد۶	صفحہ۲۹۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۶۱۶)	جلد۱۱	صفحہ۲۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۸۴۸)	جلد۶	صفحہ۳۳۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۸۷)	جلد۶	صفحہ۱۶۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۸۱)	جلد۲	صفحہ۱۴۸

مخلوق اس سے محبت کرے ایسا شخص اللہ کی محبت سے خالی نہیں رہتا بلکہ وہ وقت بھی آتا ہے کہ خالق و مالک اس آدمی سے محبت فرماتا ہے اور جس سے اس کا خالق و مالک اسکا رازق محبت کرے یقیناً وہ آدمی دونوں جہاں میں سرخرو ہے اور تاجِ کرامت اس کے سر کی زینت ہے۔

السلام علیکم کی ابتداء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ
خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعاً وَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ :
فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰئِکَ ، نَفَرٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ جُلُوس" فَاسْتَمِعْ مَایُجِیْبُوْنَکَ
فَاِنَّهَا تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِکَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ : وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَکُلُّ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ
یَزَلْ یَنْقُصُ الْخَلْقُ حَتَّی الآنَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۱۹۵۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۰۵)	جلد۳	صفحہ۳۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۴۱)	جلد۵	صفحہ۳۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۵۶)	جلد۸	صفحہ۲۱۹
قال احمد محمد شاکر:	ھذا صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۷۰۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۹۹
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۳۵۷۸)	جلد۳	صفحہ۲۶۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۲۸)	جلد۳	صفحہ۱۳۱۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور انکی قد ساٹھ ذراع تھا۔ پس جب انہیں پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا جاؤ اور ان فرشتوں کی جماعت کو جو بیٹھی ہے سلام کرو جو وہ جواب دیں گے اسے غور سے سننا کیونکہ یہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا۔

پس حضرت آدم علیہ السلام نے ان فرشتوں سے کہا السلام علیکم

تو انہوں نے جواباً کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ

ان فرشتوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا

جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا یعنی اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا پس تخلیق آدم سے انسان کا قد کم ہونا شروع ہوا اور اب یہاں تک پہنچا ہے۔

-☆-

السلام علیکم سے دس نیکیاں
السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے بیس نیکیاں
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ سے تیس نیکیاں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ. فَقَالَ عِشْرُوْنَ. ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ : ثَلَاثُوْنَ.

ریاض الصالحین — رقم الحدیث (۸۵۵) — صفحہ ۳۲۵
سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۶۹۸) — جلد ۴ — صفحہ ۳۱۵
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح غریب
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۶۸۹) — جلد ۳ — صفحہ ۷۳
قال الالبانی: صحیح
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی / رقم الحدیث (۳۳۷) — صفحہ ۲۸۷
سنن ابی داود — رقم الحدیث (۵۱۹۵) — جلد ۴ — صفحہ ۳۸۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنھما نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے کہا السلام علیکم۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب مرحمت فرمایا پھر وہ بیٹھ گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا دس نیکیاں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ (بھی) بیٹھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیس نیکیاں۔ پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب عنایت فرمایا تو وہ (بھی) بیٹھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیس نیکیاں۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۸۷۴)	جلد ۸	صفحہ ۱۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۸۳۳)	جلد ۱۵	صفحہ ۸۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۶۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۲۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۳۴
موارد الظمان	رقم الحدیث (۱۹۳۱)		صفحہ ۴۷۶

سلام کے کلمات کتنے مبارک ہیں۔ جتنے زیادہ زبان پر آئیں گے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملے گا اور انسان کے نامۂ اعمال میں اتنی ہی زیادہ نیکیاں ہونگی۔

غور فرمایئے!

ایک آدمی کسی سے ملتے وقت السلام علیکم کہتا ہے تو اللہ ذوالجلال والاکرام اسے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ زبان سے صرف پاک کلمہ ادا ہوا جس سے اھل ایمان سے محبت کی مہک آتی ہے تو رحمٰن ورحیم اللہ اسے نیکیوں سے نواز رہا ہے پھر اگر آنے والا السلام علیکم کے ساتھ ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیتا ہے تو اسے کریم اللہ کی جناب سے دس کی بجائے بیس نیکیاں ملتی ہیں کیونکہ آنے والے نے اپنے بھائیوں کو سلامتی کی دعا دی ہے اور اسکے کے ساتھ اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہونے کی بھی دعا دی ہے جو اھل ایمان کیلیۓ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی لطف وکرم فرماتا ہے۔

اگر کوئی آنے والا کسی مجلس میں آئے اور آتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے الفاظ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تیس نیکیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ اس نے اپنے دینی بھائیوں کو سلامتی کی دعا دی امن وسلامتی کی دعا دی ہے تو اس سے اس کا اپنا سینہ اھل ایمان کی محبت سے لبریز ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اس نے سلامتی کی دعا کے ساتھ رحمۃ کی دعا دی گویا وہ اھل ایمان کی سلامتی کے ساتھ انہیں اللہ کی رحمتوں سے لبریز دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ بھی اس کے باطن کے پاک ہونے کی دلیل ہے اور جب وہ برکاتہٗ کے الفاظ کا اضافہ کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے اس کا سینہ اھل اسلام کے متعلق ہر قسم کی کدورتوں سے پاک ہے۔ یہ حسد وکینہ وغیرہ امراض سے بری ہے یہ امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام کا حقیقی خیر خواہ ہے اور جو اس امت کی بھلائی سوچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے۔

سلام کا جواب دینا واجب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

خَمْس" تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی أَخِیْهِ : رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۲)	جلد۴	صفحہ۱۷۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۴۰)	جلد۱	صفحہ۴۷۲
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۸۴)	جلد۱	صفحہ۵۱۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۴)	جلد۱	صفحہ۴۸۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد۱	صفحہ۴۷۶
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۶۶۱۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۹۹)		صفحہ۳۰۳
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۲
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۴۰۴)	جلد۵	صفحہ۲۰۹
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۰۸)	جلد۹	صفحہ۶۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلم کیلئے اس کے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں

۱۔ السلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام دینا

۲۔ چھینک مارنے والا جب الحمدللہ کہے

تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا

۳۔ دعوت قبول کرنا

۴۔ مریض کی عیادت کرنا

۵۔ جنازوں میں شریک ہونا۔

أَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ : أَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْس" : رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ.

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۱۲۴۰) — جلد۱ — صفحہ۳۷۲

مصابیح السنہ — رقم الحدیث (۱۰۸۴) — جلد۱ — صفحہ۵۱۳

قال المحقق: متفق علیہ

مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۱۵۲۴) — جلد۱ — صفحہ۴۸۳

قال الالبانی: متفق علیہ

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

مسلم بھائی کے مسلم بھائی پر پانچ حق ہیں۔

السلام علیکم کا جواب دینا - مریض کی تیمارداری کرنا - جنازوں میں شریک ہونا - دعوت کو قبول کرنا - چھینک مارنے والا جب الحمد للہ کہے تو اس کا جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۰۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۶
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۶۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۲
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۹۹)		صفحہ ۳۰۳
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۲
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۴۰۴)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۹
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۰۸)	جلد ۹	صفحہ ۶۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

اسلام جامع اور کامل دین ہے اسکی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہیں یہ دین حق بڑے بڑے مسائل حل کرتا ہے اور ساتھ ہی ان معاملات پر بھی روشنی ڈالتا ہے جن کے بارے میں عام نکتہ نظر یہ ہوتا ہے کہ یہ معمولی بات ہے آیئے اس حدیث پاک میں بھی غور کریں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلم بھائیوں کے آپس کے تعلقات کو کس قدر اہمیت دی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ چیزیں ذکر فرمائیں اورانہیں مسلم کا ایسا حق قرار دیا جس کا ادا کرنا اس پر لازم ہے۔

رَدُّ السَّلَامِ :

سلام کا جواب دینا یعنی اگر کوئی مسلم بھائی السلام علیکم کہتا ہے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا واجب ہے اور اس بھائی پر ایسا حق ہے جو اسے بہر حال ادا کرنا ہے حالانکہ السلام علیکم کہنا سنت ہے۔

السلام علیکم کے جواب کو واجب کیوں قرار دیا؟ اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ ایک مسلم بھائی آپ کے پاس آئے اور بڑی محبت وچاہت سے آپ کو السلام علیکم کہے آپ اس کا جواب تک نہ دیں تو اس کے دل میں کیسی کیسی بدگمانیاں پیدا ہونگی۔

اس کے دل میں خیال آئے گا یہ شخص بڑا متکبر ہے کہ جواب دینا اہانت سمجھتا ہے اس کے دل میں میرے لئے محبت کے جذبات نہیں یہ مجھ سے شاید نفرت کرتا ہے اس لیئے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

اس کے علاوہ بھی کئی قسم کی بدگمانیاں اس کے دل میں گھر کرسکتی ہیں اس لیئے جواب دینا واجب قرار دیا تاکہ محبت پروان چڑھے اور نفرت کے بیج دل میں پیوست ہی نہ ہوسکیں۔

عِيَادَةُ الْمَرِيضِ :

عموماً دوستی اور تعلق اس وقت تک ہوتی ہے جب تک انسان کے پاس روپیہ پیسہ رہے اور صحت وعافیت سے ہو جیسے ہی دولت ختم ہوتی ہے دوستی بھی ختم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

یہی حال صحت وعافیت کا ہے۔ صحت مند انسان کے دوست ہوتے ہیں لیکن جب وہ بیمار ہو جائے اور بیماری طول پکڑ جائے تو دوستی اور تعلق مانند پڑ جاتے ہیں۔ پہلے وہی دوست ہر وقت اس کے ساتھ رہتے اس کا ہر طرح سے خیال رکھتے لیکن اب یہی دوست حال تک پوچھنے نہیں آتے گویا ان کا اور مریض کا تعلق تھا ہی نہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دین رحمت کو لے کر آئے اس میں ایسی بے وفائیوں کی اجازت نہیں بلکہ عیادۃ مریض ایک مسلم پر لازم قرار دیا تا کہ ان تکلیف کے اوقات میں اسے احساس ہو کہ میری دوستی اور میرا تعلق کسی بھی مطلب وغرض سے پاک ہے اور یہ تعلق محبت وقت گزرنے کے ساتھ مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔

عیادت مریض کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے ایک ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عُوْدُوا الْمَرْضٰی ، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ.

تھذیب الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۱۸۴) صفحہ ۵۷۲

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۶۵۷۸) جلد ۳ صفحہ ۵۳۲

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۹۵۵) جلد ۷ صفحہ ۲۲۱

قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ قوی رجالہ ثقات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں میں شرکت کرو ایسا کرنا تمہیں آخرت یاد دلائے گا۔

جسے ایک تیمارداری کرنے سے آخرت یاد آجائے اور اسے یہ بھی احساس ہو کہ ایک دن وہ بھی مبتلائے مرض ہوسکتا ہے اور اسکے کوچ کا دن بھی آسکتا ہے تو یہ بات اس کیلئے باعثِ سعادت

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۲۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۷۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۵۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند ابویعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۱۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۳
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
مسند ابویعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۲۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۴
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۷۸
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۱۱۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۲
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۳	صفحہ ۲۳۵
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۱۸)		صفحہ ۱۸۳

ہے۔ہوسکتا ہے ایسی سوچ اس کو بقیہ زندگی میں گناہوں سے چھٹکارا دلا دے اور نیکیوں کی جانب مزید راغب کر دے۔

اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ:

جنازوں میں شرکت مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔جس کے ساتھ ساری زندگی تعلق رہا ہوا ٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ ہو کوئی طرح سے تعلق ہو جب اس پر موت آ جائے تو اس کے جنازے میں شرکت ضروری ہے۔انسانیت کا تقاضہ ہے بھلا اسے بھی انسانوں کی فہرست میں شمار کیا جاسکتا ہے کہ جس کا قریبی دوست و تعلق والا دنیا سے چلا جائے اور وہ بلا عذر اس کے جنازے میں شرکت نہ کرے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا فَلَهٗ قِیْرَاط" وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ: وَمَالْقِیْرَاطَانِ؟ قَال مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ.

تھذیب الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۱۹۶) صفحہ ۵۷۹

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۳
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جنازہ میں شریک ہوا یہاں تک کہ صلاۃ الجنازہ ادا کردی گئی تو اس کیلئے ایک قیراط اجر وثواب ہے اور جس نے جنازہ میں شرکت کی وہ وہیں رہا یہاں تک کہ اسے دفن کردیا گیا تو اس کے اجر وثواب دو قیراط ہیں۔

عرض کی گئی دو قیراط کتنے بڑے ہیں؟

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۶۸)	جلد۲	صفحہ۲۹۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۴۲)	جلد۲	صفحہ۳۲۳
قال الترمذی:	حدیث ابی ھریرہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۴۰)	جلد۱	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۳۹)	جلد۲	صفحہ۲۴۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۵۹)	جلد۲	صفحہ۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۴۵۳ مفصلاً)	جلد۴	صفحہ۲۶۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۶۶)	جلد۱۰	صفحہ۴۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
دو عظیم پہاڑوں کی مثل۔

-☆-

سبحان اللہ! مسلم بھائی کے جنازہ میں شرکت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس شرکت کرنے والے کیلئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور اسے ایک پہاڑ جتنا اجر وثواب ملتا ہے اور جو دفن تک شریک رہے اسے دو پہاڑوں جتنا اجر وثواب ملتا ہے۔ گویا جنازہ میں شریک ہونے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس قدر مالا مال ہوتا ہے کہ دنیاوی پیمانوں میں اسکی رحمت کو جو بطور اجر وثواب ہے تولا نہیں جا سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ ایک جنازہ میں شرکت پر اتنا ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب وہ دینے پر آ جائے تو پھر اس کے اجر وثواب کے اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو رشتہ محبت واخوت میں پرو دیا ہے۔ آپکی جملہ تعلیمات محبت وخیر خواہی کے گرد گھومتی ہیں۔ آپ کی ہر بات اور آپ کی تعلیمات میں سے ہر سبق درس محبت ہے۔

کسی مسلم بھائی کی دعوت کو قبول کرنا اسے نیکی قرار دیا گیا بلکہ اھل ایمان پر اس کا قبول کرنا اخلاقی فرض قرار دیا کیونکہ امراء اور احباب ثروت کی دعوت تو بخوشی قبول کی جاتی ہے لیکن غرباء کی دعوت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی غرباء کی دعوت اخلاص ومروت پر مبنی ہوتی ہے اور اسکا قبول کرنا بندے کے من کے پاک ہونے کی دلیل ہے اور یہ وصف وصفِ عاجزی بھی ہے۔ غرباء کی دعوت قبول کرنے والا تکبر جیسی قبیح اور مہلک مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم

سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ:

چھینک آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس سے کئی بند مسام کھل جاتے ہیں جن کا کھلنا انسان کی صحت کیلئے بہت ضروری ہے۔ اسی مناسبت سے حکم ہے کہ جب چھینک آئے تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' کہو اور جو مسلم بھائی اس وقت پاس موجود ہو اس پر لازم ہے کہ اسکے جواب میں ''يَرْحَمُكَ اللّٰه'' اللہ آپ پر رحمت کرے، کہے۔ یہ بھی اس کی گہری محبت و یگانگت کی دلیل ہے۔

عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ : بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۵)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۲
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۸۶)	جلد۱	صفحہ۵۱۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۶)	جلد۱	صفحہ۴۸۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۶۶)	جلد۴	صفحہ۲۹۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۴۰)	جلد۷	صفحہ۳۱۲
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۲۴)		صفحہ۳۱۸
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۲۴)		صفحہ۳۴۳
قال الالبانی:	صحیح		

مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۷۴۶)		صفحہ ۱۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۷
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن صحیح		
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۱۱۵۰۸)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۷۸۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۰
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۳۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۱۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۶۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۳۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۵۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۰۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۶۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۱۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۹۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۵۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۳۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا:

۱۔ مریض کی عیادت کرنا۔

۲۔ جنازوں میں شریک ہونا۔

۳۔ چھینک مارنے والا جب الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔

۴۔ کمزور کی دستگیری کرنا۔

۵۔ مظلوم کی مدد کرنا۔

۶۔ السلام علیکم کی خوب اشاعت کرنا۔

۷۔ قسم پوری کرنا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِیْ بَكْرٍ، فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، فَيَقُوْلُوْنَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِزِيَادَةٍ كَثِيْرَةٍ.

الادب المفرد رقم الحدیث (۹۸۷) صفحہ ۳۴۲

صحیح الادب المفرد صفحہ ۳۷۹

قال الالبانی: صحیح الاسناد

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا تھا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جس قوم کے پاس سے گزرتے اگر السلام علیکم کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: آج لوگ ہم سے بہت زیادہ فضل وشرف لے گئے۔

سلام کا جواب سلام سے احسن ہونا چاہیئے
یا سلام کی مثل

اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا[1]

جب تمہیں سلام دیا جائے کسی دعائیہ کلمہ کے ساتھ تو تم سلام کا جواب دو اس سے بہتر جملہ کے ساتھ یا اسی دعائیہ کلمہ سے سلام کا جواب دو۔

-☆-

اس آیت کریمہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اگر کوئی السلام علیکم کہے تو اس کا جواب دینا ضروری ہے اور یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہر مسلم پر لازم ہے۔

یہاں اھل ایمان کو ان کا محبت و اخوت کی لڑی میں پرویا جانا یاد دلایا جا رہا ہے۔ یہی وہ انعام ہے جس سے اھل ایمان کو مشرف کیا گیا ہے۔ اگر کوئی آنے والا تمہارا کلمہ گو بھائی تمہیں دعائیہ کلمہ سے سلام کہتا ہے تو تم پر لازم ہے کہ اس سے بہتر دعائیہ کلمہ سے اس کا جواب دو اگر اس سے بہتر جواب نہیں دے سکتے تو کم از کم وہی دعائیہ کلمہ دہراؤ تا کہ اھل ایمان کے دلوں میں جو محبت و پیار کے بیج ہیں وہ پروان چڑھ سکیں اور وہ جہاں سے بھی گذریں محبت کی مہکت ہر ایک کو معطر کرتی چلی جائے۔

---

(۱) سورۃ النساء ۴/۸۶

غور فرمائیے!

ایک مسلم بھائی کسی مجلس میں آیا یا کسی بھائی سے ملا تو اس نے آتے ہی کہا السلام علیکم (اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی سے نوازے) یہ اس کے دل کی آواز ہے جو اس کی زبان پر آئی ہے۔ اس کے بھائی پر لازم ہے کہ اس سے بہتر جملہ سے اسے دعا دے اگر وہ اس سے بہتر جملہ سے دعا نہیں دیتا تو کم از کم وہی جملہ دہرا دے وہ جواباً کہے وعلیکم السلام حالانکہ بہتر یہ ہے کہ جواب دینے والا کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِیْ بَكْرٍ، فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، فَيَقُوْلُوْنَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِزِيَادَةٍ كَثِيْرَةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا تھا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جس قوم کے پاس سے گزرتے اگر السلام علیکم کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آج لوگ ہم سے بہت زیادہ فضل وشرف لے گئے۔

الادب المفرد رقم الحدیث (۹۸۷) صفحہ ۳۴۲

صحیح الادب المفرد صفحہ ۳۷۹

قال الالبانی: صحیح الاسناد

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں بیٹھنے والے کس درجہ ہدایت یافتہ تھے اور کس درجہ رمز آشنائے اسلام تھے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گزرتے ہیں انہیں سلام فرماتے ہیں لیکن وہ سلام کا جواب بہتر دیتے ہیں۔

اگر وہ السلام علیکم فرماتے تو جواباً اھل اسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے۔

اگر وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے تو جواباً اھل اسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہتے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ہی دینی بھائیوں سے یہ کلمات سن کر کس درجہ خوش ہوئے ہونگے اور ان کی مسرت کا عالم کیا ہوگا جب وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے اور اپنے کانوں سے سن رہے ہونگے کہ اھل ایمان نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سبق مبارک کو کیا خوب یاد کیا ہے اور آپ کی سنت مبارکہ پر کس درجہ عمل کیا ہے۔

آخر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمادیا

فَضَّلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِزِيَادَةٍ كَثِيرَةٍ.

آج یہ لوگ بہت زیادہ شرف وفضل لے گئے۔

ہاں واقعی وہ بڑے شرف والا ہوا کرتا ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر دل وجاں سے عمل کرتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ مبارکہ میں وقت گزارتا ہے اور وہ اپنا ہر عمل اور ہر کام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ کے مطابق کرتا ہے اور وہ آدمی یقیناً بڑے شرف وکمال والا ہے جس کے اعمال نامہ میں نیکیوں کی کثرت ہوگی اور اسکی نیکیوں کے انوار سے اس کا نامہ اعمال جگمگا رہا ہوگا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عمل مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلامَ قَالَتْ قُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۵۶)		صفحہ ۳۲۵
قال النووی:	متفق علیہ		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۸۲)	جلد ا	صفحہ ۲۲۹
قال محمد حسن:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۵۰)	جلد ۸	صفحہ ۷۰
قال الھیثمی:	ھو فی الصحیح باختصار (رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجال الصحیح)		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۴۷)	جلد ۵	صفحہ ۴۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۹۶۰)	جلد ۷	صفحہ ۷۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۹۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۷۶۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۶۴
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۳۷۵)		صفحہ ۳۰۱
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۲	صفحہ ۲۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا

(اے عائشہ!) یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے جواباً کہا

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اھل بیت کس درجہ پاک دل و پاک باطن ہیں اور انکا تعلق باللہ کس درجہ مستحکم ہے کہ نوریوں کے سردار حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام انہیں سلام فرماتے ہیں۔

یہ نوری فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاأَمَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ.

یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اس حدیث پاک سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مرتبہ ومقام کو سمجھنا چاہیئے کہ اس طیبہ وطاہرہ کا خالقِ ارض وسما کے ہاں کیا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ وحی لانے والے فرشتے جبریل امین کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ اور عائشہ صدیقہ کو سلام کہو اور جسے اللہ تعالیٰ کا مقرب فرشتہ جبریل امین السلام علیکم (تم سلامت رہو) کہے پھر اس کی سلامتی کا عالم کیا ہوگا تو گویا ان کی کتابِ زندگی کا ہر ہر ورق ہر قسم کے داغ سے سلامت

ہے ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا یہی منظور تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد مخلوقِ خدا کو ہدایت دیتی رہیں اور ایک عالم ان کی تعلیمات وارشادات سے راہِ حق پاتا رہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب جبریل امین کے سلام کا جواب دیتی ہیں تو صرف وعلیہ السلام نہیں کہتیں بلکہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتی ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشادات پر سب سے پہلے آپ کا گھرانہ عمل کرتا ہے۔

کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ سے زیادہ الفاظ استعمال کرنے کی اجازت نہیں؟

اَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، ثُمَّ زَادَ شَیْئاً عَلٰی ذَالِکَ اَیْضاً ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اِنَّ السَّلاَمَ انْتَهٰی اِلَی الْبَرَکَةِ.

ترجمۃ الحدیث:

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے بعد کچھ اور بھی کہہ دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا سلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔

ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرنا چاہیئے اور خلاف سنت امور کو چھوڑ دینا چاہیئے دونوں جہاں کی سلامتی اسی میں ہے۔ یاد رہے سنت مطہرہ کے ساتھ خلاف سنت امور کی پیوندکاری اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں محبوب ہے اور نہ ہی ہماری اسلاف کے ہاں لیکن ذخیرہ احادیث میں غور کیا جائے تو ہمیں ایک اور حدیث پاک ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ سے زیادہ دعائیہ الفاظ استعمال کرنے کی گنجائش ہے گنجائش ہی نہیں بلکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

تعلیق زادالمعاد (از الارنووط) جلد۲ صفحہ۳۸۱

الموطا امام مالک رقم الحدیث (۲) جلد۲ صفحہ۷۳۱

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ
کُنَّا اِذَا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا قُلْنَا:
وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت زید بن ارقم کا ارشاد گرامی ہے
جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں سلام فرماتے تو ہم جواباً عرض کرتے
وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ.

-☆-

اس حدیث پاک میں برکاتہٗ کے بعد ومغفرتہٗ کا اضافہ ہے اور یہ اضافہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا معمول مبارک تھا اور یہ معمول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان الفاظ کو سن کر سکوت اختیار کرنا اس کے جواز پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

الصحیحۃ رقم الحدیث (۱۴۴۹) جلد ۳ صفحہ ۴۳۳
قال الالبانی: ھذا اسناد جید رجالہ ثقات کلھم من رجال "التھذیب"

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ کے صدقے ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے صحابہ جو ہدایت کے تارے ہیں انہوں نے جو آپ سے فیضان لیا ہے اس سے اپنے دامن کو معمور اور اپنے سینوں کو منور کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرْکَةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلٰوٰتِ اَطْیَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰهَا.

السلام علیکم میں پہل کرنے والا بہتر ہے

عَنْ اَبِی اَیُّوْبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ أَخَاہُ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، یَلْتَقِیَان : فَیَصُدُّ ھٰذَا وَیَصُدُّ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۷)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۶۶۹)	جلد۱۲	صفحہ۴۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۷۷)	جلد۴	صفحہ۱۹۱۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۰)	جلد۵	صفحہ۱۴۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۹۱۱)	جلد۲	صفحہ۶۶۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۹۱۱)	جلد۳	صفحہ۲۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	جلد۷	صفحہ۹۲ (مختصراً)
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۲۱)	جلد۱۳	صفحہ۱۰۰
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کسی مسلم کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلم بھائی کو ناراضگی کے بنا پر تین دن سے زائد چھوڑ دے کہ وہ ملیں تو ایک نے ادھر چہرہ پھیر لیا ہو تو دوسرے نے ادھر پھیر لیا ہو۔
ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں پہل کرتا ہے۔

-☆-

المعجم الكبير الطبرانی	رقم الحديث (٣٩٥٠)	جلد ٤	صفحہ ١٤٤
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحديث (٥٩٢)		صفحہ ٨١
سنن الترمذی	رقم الحديث (١٩٣٢)	جلد ٤	صفحہ ٣٢٧
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
السنن الکبری للبیهقی	رقم الحديث (٢٠٠٢٧)	جلد ١٠	صفحہ ١٠٨
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٣٤٢٠)	جلد ١٧	صفحہ ٢٧
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٣٤٧٥)	جلد ١٧	صفحہ ٤٢
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٣٤٦٦)	جلد ١٧	صفحہ ٣٩
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمینی کا تاج سرانور پر سجائے اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے آپ نے اپنی امت کو وہ شفقت و پیار دیا کہ یہ امت خود رحمت و مودت کا پیکر بن گئی۔ اس امت کا سب سے بڑا رشتہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ ہے درگزر کرنا اس امت کا شیوہ ہے اور معاف کر دینا اس کا نشان ہے۔

شیطان شیطان ہے وہ ہمارا ازلی دشمن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ کتنا واضح ہے۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوّ'' فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوّاً.

شیطان تمہارا دشمن ہے اور اسے دشمن جانو۔

شیطان کا کام دشمنی ہے یہ کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اس کی خواہش بلکہ کوشش ہے کہ یہ امت آپس میں پیار و محبت کو خیر باد کہہ دے۔ وہ ہمیشہ نفرت وحقارت کے بیج بونے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی کوئی دو مسلم بھائی آپس میں الجھ جاتے ہیں نوبت قطع تعلقی تک پہنچ جاتی ہے۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امت کی آپس میں قطع تعلقی انتہائی ناپسند کیا ہے اور تین دن سے زائد قطع تعلقی کی اجازت نہیں دی۔

انسان غیظ و غضب میں ہو تو اسے کوئی ہوش نہیں رہتا وہ مدہوش ہو کر کوئی غلط فیصلہ کر لیتا ہے جس کے نتیجے میں اسے ندامت اٹھانا پڑتی ہے۔ انسان ذھن کے راہ راست پر آنے کیلئے تین دن کی مہلت بہت مہلت ہے۔ اس مدت میں انسانی سوچ کا دھارا صحیح سمت میں بہنے لگتا ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن سے زائد آپس میں ناراضگی کی اجازت

نہیں دی۔اب ہر مسلم بھائی کو چاہیئے کہ اگر کہیں اس کی ناراضگی ہوگئی ہے تو اسے تین دن کے اندر اندر ختم کر دے۔اس کے دو فائدے ہوں گے۔

ایک فائدہ یہ کہ ناراضگی دشمنی کا روپ نہیں دھارے گی جو مسلم کے رشتہ اسلام کیلئے زہر قاتل ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر عمل کا اجر وثواب ملے گا۔

یاد رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واطاعت سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور بڑی عمدہ بات ارشاد فرمائی کہ ان دو ناراض بھائیوں میں بہتر وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں پہل کرتا ہے۔یہ بات بالکل واضح ہے کہ السلام علیکم کہنے میں پہل کرنے والا عاجزی کے وصف سے متصف ہے اس کے دل میں مخلوق خدا کیلئے خصوصاً اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے کسی قسم کے نفرت کے جذبات نہیں ہیں۔اس کا سینہ حقارت ونفرت کے جراثیم سے پاک ہے اور جس کا سینہ پاک وصاف ہے وہ یقیناً افضل وبرتر ہے۔

السلام علیکم میں پہل کرنے والے کو اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

أَنَّ الْاَغَرَّ (وَھُوَ رَجُلٌ "مِنْ مُزَیْنَةَ فَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ" مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ) كَانَتْ لَهُ اَوْسَقُ مِنْ تَمرٍ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اِخْتَلَفَ اِلَيْهِ مِرَاراً. قَالَ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ مَعِیَ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ لَقِيْنَا اَسْلَمُوْا عَلَيْنَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ

اَلَا تَرَى النَّاسَ يَبْدَأُوْنَکَ بِالسَّلَامِ فَيَكُوْنُ لَهُمُ الْاَجْرُ؟

اِبْدَأْهُمْ بِالسَّلَامِ يَكُنْ لَکَ اَجْر"

يُحَدِّثُ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهٖ.

الادب المفرد　رقم الحدیث (۹۸۴)　صفحہ ۳۴۱

صحیح الادب المفرد　رقم الحدیث (۹۸۴)　صفحہ ۳۷۸

قال الالبانی: حسن

التعلیق الرغیب　جلد ۳　صفحہ ۲۶۷

قال الالبانی: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ

قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا کی چند وسق کھجوریں بنی عمرو بن عوف کے ایک آدمی کے پاس تھیں وہ کئی مرتبہ اس کے پاس گئے (تاکہ اپنا مال حاصل کرسکیں لیکن کامیابی نہ ہوئی)

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ راستہ میں ہمیں جو بھی احباب ملتے وہ ہمیں السلام علیکم کہہ دیتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ السلام علیکم کہنے میں تم سے پہل کر جاتے ہیں اور زیادہ اجر بھی وہی لے جاتے ہیں۔ اب جو بھی تم سے ملے تم السلام علیکم کہنے میں پہل کرو تاکہ تمہیں اجر زیادہ ملے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کتنے ہدایت یافتہ تھے اور جذبہ اخوت ومحبت سے کس درجہ لبریز تھے۔ جو بھی ملتا اسے فوراً السلام علیکم کہہ دیتے انہیں معلوم تھا السلام علیکم کہنے سے

۱۔ اجر وثواب ملتا ہے

۲۔ محبت واخوت میں اضافہ ہوتا ہے

۳۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل ہوتا ہے اور یقیناً اللہ اور اسکے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا کامیاب وکامران ہوا ہی کرتا ہے۔

آج ہمیں بھی ان نورانی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو بھی ملے اسے السلام علیکم کہدیں تاکہ نیکیوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ آج تو ان نیکیوں کی قدر ومنزلت معلوم نہیں کل جب میدان حشر میں علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری ہوگی تب معلوم ہوگا کہ ایک ایک نیکی کی کیا قیمت ہے۔

بہترین اسلام
جس سے شناسائی ہے اسے بھی
جس سے شناسائی نہیں اسے بھی
السلام علیکم کہنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَجُلاً قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَیُّ الْإِسْلَامِ خَیْرٌ" قَالَ
تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)		
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۸۸)		
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۲
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۳۵۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۸
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)		صفحہ ۳۵۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)		صفحہ ۳۸۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۲۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۲۵۳)	جلد ۵	صفحہ ۶
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۳۰۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۶۰
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۲۷)	جلد ۶	صفحہ ۳۷۹
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۳۱۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۸۱)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ایک شخص نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی

یارسول اللہ! کونسا اسلام بہتر ہے (یعنی اسلامی اعمال سے کونسا عمل بہتر ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ تم اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ

۲۔ جس سے جان پہچان ہو اس کو بھی اور جس سے جان پہچان نہ ہو اس کو بوقتِ ملاقات السلام علیکم کہو۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج بالا ارشاد مبارک میں دو چیزوں کو خیر الاعمال قرار دیا:

۱۔ کھانا کھلانا

کھانا کھلانے والے میں وصف سخاوت ہوتا ہے اور سخی اللہ کا محبوب ہوا کرتا ہے۔

۲۔ السلام علیکم کہنا

جس آدمی سے شناسائی ہو اس کو ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا ہر عقیل وفہیم کی عادت ہوا کرتی ہے لیکن جس سے شناسائی نہ ہو کسی قسم کی جان پہنچان نہ ہو اس کو السلام علیکم کہنا صرف اسی آدمی کا خاصہ ہوسکتا ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ تکبر جیسی قبیح بیماری سے محفوظ رکھا ہو۔

گھر داخل ہوتے وقت
اہل خانہ کو السلام علیکم کہنا

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتاً فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذَالِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.[1]

ترجمہ:

پس جب تم گھروں میں داخل ہوتو السلام علیکم کہا کرو اپنوں کو یہ دعاء ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی بابرکت، پاکیزہ ہے۔ ایسے ہی کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کو تاکہ تم (ان احکامات کو) سمجھ سکو۔

-☆-

انسان گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہاں اپنوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ ماں باپ بہن بھائی اہلیہ اور بیٹے بیٹیاں وغیرہ دکھائی دیتی ہیں دین فطرت اسلام کہتا ہے جب تم داخل ہوتو تمہارے داخلے سے انہیں سکون واطمینان ملنا چاہیئے تمہیں دیکھ کر انہیں یک گونہ فرحت نصیب ہونی چاہیئے۔

جب داخل ہوتے ہی تم کہو گے ''السلام علیکم'' تم پر سلامتی ہوتو موجود افراد کو کتنا قرار

(۱) سورۃ النور ۲۴/۶۱

آئے گا۔ لمبے سفر سے واپسی کئی قسم کے خدشات ساتھ لاتی ہے جن سے اہل خانہ اندرونی طور پر ترساں رہتے ہیں واپسی پر جب فوراً ہی سلامتی کی دعا دے دی تو تمام خدشات فوراً کافور ہو گئے۔

گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھتے ہی کوئی مکروہ چیز لاحق ہوسکتی ہے جس سے انسان کی حالت وکیفیت میں تبدیلی آسکتی ہے لیکن اگر گھر داخل ہوتے ہی ''السلام علیکم'' تم پر سلامتی ہو کی اطمینان بخش آواز اہل خانہ کو آئے تو یقیناً وہ اہل خانہ کو سکون وشادمانی سے لبریز کر دیتی ہے۔

اس سلام کو جو اھل خانہ کو کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مُبَارَکَۃً طیبۃً کہا ہے یعنی یہ بڑا باعثِ برکت اور طیب وطاہر ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَابُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُنْ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ.

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۶۶)		صفحہ ۳۲۳
وقال النووی:	رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۹
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۶۰۸)		جلد ۲	صفحہ ۲۶۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! جب تم اھل خانہ کے ہاں جاؤ تو السلام علیکم کہو یہ سلام برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اھل بیت پر۔

-☆-

ایک مرد مومن جب گھر میں داخل ہوتا ہے اپنے اھل بیت پر السلام علیکم کہے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ سلام اس پر اور اسکے اھل بیت پر برکت ہوگا۔

مال کی کثرت برکت کے بغیر نعمت نہیں بلکہ اصل نعمت برکت ہے اگر چہ مال قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

کیونکہ جس مال میں برکت ہوتی ہے اگر چہ وہ تعداد میں قلیل ہی کیوں نہ ہو اسی میں انسان کیلئے راحت وسکون ہے وہ تھوڑا مال جو تمام اھل بیت کو کفایت کر جائے اس کثیر مال سے بہتر ہے جو اھل بیت کیلئے کافی نہ ہو۔ وہ تعداد میں تھوڑے جانور جو تمام اھل خانہ کیلئے کافی ہوں ان جانوروں سے ہزار درجہ بہتر ہیں جو اگر چہ تعداد میں کثیر ہوں لیکن گھر والوں کو کفایت نہ کریں۔

برکت نام ہی اس کا ہے کہ تھوڑی چیز زیادہ افراد کو کافی ہو جاتی ہے وہ برکت سے لبریز تھوڑا کھانا جو تمام اھل خانہ کو کفایت کر جائے اس زیادہ اور بے برکت کھانے سے کئی درجہ اچھا ہے جو گھر والوں کی ضرورت پوری نہ کر سکے۔

اب قرآن کریم کے ارشاد گرامی کو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک کو دوبارہ پڑھیئے:

گھر میں داخل ہوکر اپنے گھر والوں کو السلام علیکم کہنے والا خود بھی برکت سے لبریز ہوتا ہے اور اسکے اھل خانہ بھی مبارک ٹھہرتے ہیں۔ گویا صرف گھر داخل ہوکر سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ سے لبریز ہوکر السلام علیکم کہنے والا اپنے گھر والوں سمیت برکت کے انوار سے لبریز ہوجاتا ہے پھر اسے کسی قسم کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ گھر کے تمام امور بخیر و عافیت چلتے رہتے ہیں اور گھر کا سارا نظام طعام وسکون سمیت گھر کے ہر فرد کے مقدر میں ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے احیاء کے جذبہ سے معمور جب ایک بندہ مومن گھر والوں کو السلام علیکم کہتا ہے تو ان کے اعمال میں برکت ہوجاتی ہے پھر وہ گھر میں نوافل ادا کریں۔ قران کریم کی تلاوت کریں ذکر وفکر سے اپنے باطن کو مزید اجاگر کریں تھلیل و تسبیح سے اپنی زبان مبارک کو معطر کریں ان کا ہر عمل بابرکت ہوگا اور یہ اعمال بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں مقبول و منظور ہونگے اور بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محبوب و مستحسن ہونگے۔

کسی اور کے گھر داخل ہونے سے پہلے السلام علیکم کہنا

یٰـاَیُّھَا الَّـذِیْنَ لاَ تَدْخُلُوْا بُیُوْتاً غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا ذَالِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔(۱)

ترجمہ:

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک تم اجازت نہ لے لو اور السلام علیکم نہ کہہ لو ان گھر والوں پر یہ تمہارے لیئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

-☆-

کسی کے گھر میں بے اجازت داخل ہونا نامناسب ہے اور کوئی بھی سلیم الطبع اسے پسند نہیں کرتا۔

اسلام اخوت ومودت کا دین ہے اور یہ دین اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیمات دیتا ہے جس کے سبب اخوت میں اضافہ ہوتا ہے محبت پروان چڑھتی ہے۔ یہ نفرت کو مکروہ جانتا ہے اور اسے جڑ سے اکھیڑنا چاہتا ہے اور ہر اس کام سے منع کرتا ہے جو نفرت کا سبب بنے اسلام فساد کو ہی

---

(۱) سورۃ النور ۲۴/ ۲۷

ختم نہیں کرتا بلکہ ان ذرائع کو مٹاتا ہے جو فساد و بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

انسان بیرونی مشاغل سے فراغت کے بعد جب گھر آتا ہے اور راحت و آرام کا متمنی ہوتا ہے بیرونی تکلفات کو باہر ہی چھوڑ دیتا ہے اور گھر کی چار دیواری میں بے تکلف وقت گزارتا ہے تاکہ جسم کو سکون مل سکے۔ اگر گھر میں بھی لوگوں کی بے روک ٹوک آمد رہے تو وہ بے تکلف نہیں رہ سکتا۔ جب بے تکلف نہ ہوگا تو اس کا ذہن و جسم سکون نہ پا سکے گا اور بے سکونی کی کیفیت انسان کو بیمار ہی نہیں بلکہ ذہنی مریض بھی بنا دیتی ہے۔ یہ دینِ حق کتنا دین فطرت ہے اس کی تعلیمات کتنی اجلی اور شفاف ہیں اس کی کوئی بھی پابندی ناروا نہیں بلکہ وہ حکمتوں سے لبریز ہے اور ان میں وہ حسن و دلکشی ہے جس نے انسانیت کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔

اسلام عفت و عصمت کا دین ہے یہ دین گھر کی چار دیواری کے تقدس کا بڑا خیال رکھتا ہے اور یہ بہو بیٹیوں کی عزت و حرمت کا پاسبان ہے۔ اگر گھر میں بے روک ٹوک ہر ایک کو آنے کی اجازت ہو تو معاشرہ کن کن برائیوں کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ ہر گھر کی عزت و حرمت پامال ہوگی۔ بنتِ حوا کی عزت دینِ حق کی جان ہے یہ دین کسی کو اپنی جان سے کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

انسان دنیا میں گپیں لگانے اور وقت ضائع کرنے کے لیئے نہیں آیا بلکہ عروس گیتی کو سنوارنے کیلئے آیا ہے پھر سمیع و بصیر اور علیم و قدیر اللہ نے ہر انسان میں مختلف صلاحیتیں رکھی ہیں ان کے ذوق ان کی جستجو میں تنوع ہے یہی انسانیت کا حسن بھی ہے

بعض افراد

گھر کی چار دیواری میں کتاب حکمت قرآن کریم کو کھولے اس سے ہمکلام ہو رہے

ہوتے ہیں اور قرآن اپنے حسن و جمال کا ایک ایک پردہ ان کیلئے سرکا رہا ہوتا ہے اور ان کے دل میں نزول کتاب کی سی کیفیت ہوتی ہے یہ لمحات ان کیلئے حاصل زندگی ہوا کرتے ہیں اگر کوئی بے دھڑک ان کے پاس آجائے اور ان کے اس رشتہ کو توڑ دے تو بتایئے ان کے دل پر کیا گزرے گی۔

مطالعہ روم میں تحقیق و جستجو سے لبریز انسان مشاغل دنیا سے بے خبر بے تعلق کسی نتیجہ پر پہنچ رہا ہوتا ہے اور اس کی یہ تحقیق ملک وملت کیلئے قیمتی سرمایہ ہے اچانک کوئی اس کے اس کام میں دخل دے دے اس کے عرصہ کی محنت جب اسکی نگاہوں کے سامنے ضائع ہو رہی ہو تو اس کے اندرونی جذبات کیا ہوں گے۔ قوم کا اجتماعی درد رکھنے والے افراد اس صورت حال کو برداشت نہیں کر سکتے۔

الغرض بیسیوں کام ہیں جو گھر کی چار دیواری میں کیے جاتے ہیں اور ان کیلئے تنہائی یکسوئی ضروری ہے اس دین رحمت نے ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بے اجازت کسی کے گھر داخل ہونے سے منع فرما دیا ہے۔

بے اجازت داخلہ تو بڑی بات ہے بے اجازت کسی کے گھر جھانکنا بھی ممنوع ہے۔

اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلَبَأٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ" حَسَنٌ" غَرِيْبٌ".

زادالمعاد		جلد۲	صفحہ۳۷۹
رواہ الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۱۰)	جلد۵	صفحہ۶۴
مسند الامام احمد		جلد۳	صفحہ۴۱۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳۶۳)	جلد۱۲	صفحہ۱۷۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۷۶)	جلد۲	صفحہ۷۶۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۷۶)	جلد۳	صفحہ۲۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۸۴)		صفحہ۳۷۲ (مفصلاً)
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۸۴)		صفحہ۴۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۱۹)		جلد۲	صفحہ۴۸۱

ترجمة الحديث:

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عام دودھ، ولادت کے فوراً بعد کا دودھ ہرن کا بچہ اور ککڑیاں ھدیہ بھیجیں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلی الوادی میں تھے

یہ سامان لے جانے والا بیان کرتا ہے کہ

میں جس مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے میں وہاں داخل ہوگیا نہ میں نے السلام علیکم کہا اور نہ اجازت لی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

واپس مکان سے باہر جاؤ اور کہو

السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

-☆-

مجلس میں آتے وقت السلام علیکم
اور مجلس سے جاتے وقت السلام علیکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَجُلاً مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی مَجْلِسٍ فَقَالَ : اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ "عَشْرُ حَسَنَاتٍ"

فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ "عِشْرُوْنَ حَسَنَةً" وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ فَقَالَ "ثَلاَثُوْنَ حَسَنَةً"

فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ یُسَلِّمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَوْشَکَ مَانَسِیَ صَاحِبُکُمْ! اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَجْلِسَ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ وَاِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ مَاالْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ.

الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۶)	صفحہ ۳۴۲
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۶)	صفحہ ۳۷۸
قال الالبانی:	صحیح	
الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۸۳)	
قال الالبانی:	صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے ''السلام علیکم'' کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس شخص نے دس نیکیاں حاصل کرلیں۔

پھر ایک آدمی گزرا اس نے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اس آدمی نے بیس نیکیاں حاصل کرلیں۔

پھر ایک آدمی گزرا اس نے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے تیس نیکیاں حاصل کرلیں۔

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے اٹھا اس نے اٹھتے وقت ''السلام علیکم'' نہ کہا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۷۰۶) جلد ۵ صفحہ ۶۲

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۹۳) جلد ۲ صفحہ ۲۴۶

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح

تمہارا یہ ساتھی ''السلام علیکم'' کہنا بھول گیا ہے جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو ''السلام علیکم'' کہے اور جب تم میں سے کوئی جانے لگے تو پھر بھی ''السلام علیکم'' کہے۔ مجلس میں آتی مرتبہ ''السلام علیکم'' کہنا مجلس سے جاتی مرتبہ ''السلام علیکم'' کہنے سے زیادہ حقدار نہیں۔

-☆-

ایک مسلم جب اپنے ہی بھائیوں کے کسی اجتماع میں شریک ہو تو اسے چاہیئے کہ جب وہ اس جگہ پہنچے تو پہلے السلام علیکم کہے انہیں سلامتی کی دعا دیکر یہ احساس دلائے کہ میرا آنا تمہارے لیئے باعثِ خیر ہے اور میں دل کی گہرائیوں سے تمہاری سلامتی اور خیر کا متمنی ہوں۔

نو وارد یا تو خیر لاتا ہے یا شر۔ اس کا آنا اھل مجلس کیلیئے باعث اطمینان ہوتا ہے یا باعث کراھت و پریشانی اس لیئے ایک مسلم کو یہ ہدایت دی گئی کہ جب بھی کسی محفل میں آئے تو السلام علیکم کہے تاکہ تمام اھل مجلس کو علم ہو جائے کہ آنے والا سراپا خیر آیا ہے اس کے آنے سے ہمیں مزید اطمینان ہوا ہے اور اس کی آمد سے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں یہ بھی ہے کہ جب مجلس سے جانے لگے تو پھر السلام علیکم کہہ کر جائے کیونکہ اس کا جانا بھی اھل محفل کیلیئے باعث سکون ہے۔ گویا وہ جب السلام علیکم کہہ کر مجلس سے جا رہا تھا تو اہل مجلس تو اطمینان دلا رہا ہے کہ میری موجودگی میں جو گفتگو ہوئی ہے میں اس کا امین ہوں اور اسے ان لوگوں تک نشر نہیں کروں گا جن تک بات کا پہنچنا باعث فتنہ و فساد ہو۔

اور جاتی مرتبہ السلام علیکم کہہ کر گویا یہ بھی اعلان کرتا جا رہا ہے کہ میرے دل میں آپ سب کیلیئے جذباتِ خیر و بھلائی ہیں اور میں آپ کی کسی بات کو غلط رنگ نہیں پہناؤں گا۔

جب بھی ملاقات کرو
السلام علیکم کہو

اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ صَاحِبَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ حَالَ بَیْنَہُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ اَیْضاً۔

زادالمعاد		جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال شعیب الارنووط:	رواہ ابوداود باسنادین احدھما موفوع وسندہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۲۰۰)	جلد۲	صفحہ۲۷۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۲۰۰)	جلد۳	صفحہ۲۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۸۶)		جلد۱	صفحہ۳۱۲
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۰)		صفحہ۳۴۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۰)		صفحہ۳۸۷
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۵۰)	جلد۳	صفحہ۱۳۱۹
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۳۵۹۹)	جلد۳	صفحہ۲۷۳

ترجمة الحديث:

جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے ملے تو اسے چاہیئے کہ السلام علیکم کہے اور اگر چلتے چلتے درمیان میں درخت یا دیوار آ گئی پھر وہ آپس میں ملے تو پھر بھی چاہیئے کہ السلام علیکم کہے۔

-☆-

السلام علیکم کی اشاعت کے بارے میں یہ کتنا واضح اور بلیغ ارشاد مبارک ہے دو دوست اکٹھے جا رہے ہیں چلتے چلتے راستہ میں کوئی درخت وغیرہ آ گیا جس سے وہ لمحہ بھر کیلئے جدا ہوئے ایک درخت کی دائیں جانب سے گزرا تو دوسرا درخت کی بائیں جانب سے گزرا معاً پھر وہ اکٹھے ہو گئے۔ ارشاد گرامی ہے اب جب تم دوبارہ اکٹھے ہوئے ہو تو پھر ایک دوسرے کو سلام کہو۔

سبحان اللہ! اس سلام میں نہ معلوم کتنی برکات ہیں کہ اسے بار بار زبان سے ادا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ بار بار سلام کرنے سے اندرونی محبت والفت کا اظہار ہوتا ہے۔ کسی مسلم بھائی سے محبت کرنا معمولی نیکی نہیں اور یہ محبت صرف دین حق کے رشتہ کی وجہ سے ہے۔ یہ پیار فقط اس لیئے کہ ہم ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں ہماری زبان قلب وقالب کلمہ طیبہ کے ورد میں مگن ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور غلامی کے اسیر ہیں۔ اللہ کی رضا کیلئے یہ رشتہ معمولی نہیں۔ انشاء اللہ قیامت کے دن اسی نسبت اور تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا پروانہ ملے گا اور جسے روز حشر اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی مل جائے وہ بہت بڑا سعید ونیک بخت ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے دائمی انعامات کی جگہ جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

جب بھی ملاقات ہو اس وقت سلام کہنے کا طریقہ شاید متروک ہو چکا ہے اور جب اس ارشاد گرامی پر عمل کریں گے تو دوہرا اجر وثواب ملے گا۔ ایک تو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کا ثواب ملے گا دوسرا احیاء سنت کا بھی اجر وثواب ملے گا۔ اگر بار بار السلام علیکم کہنے سے اپنے احباب واعزہ میں اس متروک سنت کا احیاء ہو جائے تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال نامہ کو نیکیوں وخیرات سے بھرپور فرمائے۔

وَقَالَ اَنَس'': کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَمَاشَوْنَ، فَاِذَا اسْتَقْبَلَهُمْ شَجَرَة'' اَوْاَكَمَة'' ، تَفَرَّقُوْا يَمِيْناً وَشِمَالاً، وَاِذَا الْتَقَوْا مِنْ وَرَائِهَا سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام جب کسی مہم پر روانہ ہوتے اگر چلتے چلتے راستہ میں درخت حائل ہو گیا یا کوئی ٹیلہ آ گیا تو وہ کچھ دائیں اور کچھ بائیں چلتے اور جب وہ

زاد العاد جلد۲ صفحہ۳۷۷

قال المحقق: أخرجه ابن السنی (۲۴۵) من حدیث انس وسنده صحیح

الادب المفرد رقم الحدیث (۱۰۱۱) صفحہ۳۴۹

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۱۰۱۱) صفحہ۳۸۷

قال الالبانی: صحیح

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۰۰۷) جلد۳ صفحہ۴۲۳

قال المحقق: حسن (بالفاظ مختلفة)

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۷۶۵) جلد۸ صفحہ۷۵

اس درخت یا ٹیلہ کو پیچھے چھوڑ کر پھر ملتے تو بعض بعض کو السلام علیکم کہتے۔

-☆-

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دین کو لے کر آئے وہ امن و سلامتی کا دین ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو سدا سلامت دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنی امت کو ایسی تعلیمات سے سرفراز فرماتے ہیں جس میں سلامتی ہی سلامتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سلامتی سے اس درجہ محبت ہے کہ اپنی امت کی زبان سے بکثرت سلامتی کا لفظ نکلتا دیکھنا چاہتے ہیں۔

درج بالا حدیث پاک میں غور کیجئے چند مسلمان اکھٹے سفر کر رہے ہیں راستہ میں درخت حائل ہو جاتا ہے دیوار آ جاتی ہے اسے عبور کر کے جب پھر ملتے ہیں تو السلام علیکم کا تبادلہ کرتے ہیں۔ یہی وہ نور بھری تعلیمات ہیں جن کی بناء پر بھی اسلام کو باقی تمام ادیان پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔

سلام ہو اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہر لحہ سلامتی کا درس دیتے رہے۔

سلام ہو اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے خون کے پیاسوں کو سلامتی کا پیامبر بنا دیا۔

سلام ہو اللہ کے اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی نگاہ کرم نے بیگانوں کو اس درجہ طیب و طاہر کر دیا کہ ان کی ہر ادا سے یگانگت کی مہک آتی ہے۔

حق الطریق - ہر السلام علیکم کہنے والے کو جواب دینا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدّ" فَنُحَدِّثُ فِیْھَا فَقَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِس فَأَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ. قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ، وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّالسَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد۲	صفحہ۳۵۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۶۵)	جلد۲	صفحہ۸۷۰
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۳۳۸)	جلد۱۲	صفحہ۳۰۴
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۲۰۲۰۵)	جلد۱۰	صفحہ۱۶۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۲۱)	جلد۴	صفحہ۳۴۰
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۵۰)		صفحہ۳۹۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحيح الادب المفرد	رقم الحديث (۱۱۵۰)		صفحہ۴۴۳
قال الالبانی:	صحيح		
السنن الكبرىٰ للبيهقی	رقم الحديث (۱۳۵۱۳)	جلد۷	صفحہ۱۴۴
سنن ابی داود	رقم الحديث (۴۸۱۵)	جلد۲	صفحہ۶۷۱
صحيح سنن ابی داود	رقم الحديث (۴۸۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۸۳
قال الالبانی:	صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۱۲۴۸)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحيح		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۴۵۰۹)	جلد۳	صفحہ۶۳۴
قال المحقق:	صحيح		
مصابيح السنہ	رقم الحديث (۳۵۹۰)	جلد۳	صفحہ۲۷۰
قال المحقق:	متفق عليہ		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۴۶۴۰)	جلد۳	صفحہ۱۳۱۷
قال الالبانی:	متفق عليہ		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۰۶۷۳)	جلد۸	صفحہ۱۲۵
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۹۷۵)	جلد۹	صفحہ۴۷۵
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۴۱۶۴)	جلد۳	صفحہ۴۰۶
جامع الاصول	رقم الحديث (۴۳۹۸)	جلد۵	صفحہ۶۳۵

راستوں میں بیٹھنے سے بچو

انہوں نے عرض کی

یارسول اللہ! وہاں بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تمہیں راستہ میں بیٹھنا ہی پڑے تو راستہ کا حق ادا کیا کرو

عرض کی

یارسول اللہ! راستہ کا حق کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

آنکھیں پست کرنا

تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانا

السلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام کی صورت میں دینا

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

-☆-

اس حدیث پاک سے علم ہوتا ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستوں میں بیٹھنے کو پسند نہیں فرمایا۔ اگر راستہ میں بیٹھے بغیر گزارہ نہ ہو تو راستہ کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرمان مبارک میں حق الطریق درج ذیل چیزوں کو قرار دیا ہے۔

غَضُّ الْبَصَرِ:

راستہ میں ہر قسم کے لوگ گزرتے ہیں مرد اور عورتیں بھی گزرتی ہیں۔ اھل اسلام

کو چاہیئے کہ جب خواتین کا گزر ہو اپنی نگاہوں کو پست کریں کیونکہ جس کی نگاہ پست ہوگی کسی ممنوع جگہ اٹھے گی نہیں تو یقیناً اس کا دل بھی پاک وصاف ہوگا دل کا پاک ہونا سعید ہونے کی علامت ہے۔

عفت مآب خواتین کو غلط نگاہوں سے دیکھنا شریعتِ اسلامیہ میں محمود نہیں۔ یہ دین دین رحمت ہے اس دین میں خواتین کی عزت وناموس کا بڑا خیال رکھا گیا ہے۔ یہ دین صرف برائی کو ختم نہیں کرتا بلکہ ان راستوں کو بھی ختم کر دیتا ہے جہاں سے برائی آیا کرتی ہے تو جب ایک مسلم کو نیچی نگاہ رکھنے کا حکم ہے اور اسے کسی غیر عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے منع کر دیا گیا ہے تو یقیناً وہ مسلم قبیح برائیوں سے محفوظ و مامون رہے گا جب برائیوں اور گناہوں کے داغوں سے دامن معرا ہوگا تو اللہ کی رحمت بے پایاں کا سزاوار ہوگا۔

وَكَفُّ الْاَذٰى :

تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کر دینا یہ بھی حق الطریق ہے۔ جو مسلم راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیتا ہے اور یہ کام اللہ تعالی کی رضا کیلئے کرتا ہے تو اسے یقین رکھنا چاہیئے کہ اس کے راہِ جنت میں جو جو رکاوٹیں حائل ہیں اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمی سے انہیں دور کرتا جائے گا اور اس مومن و مسلم کو جنت کا حقدار قرار دیا جائے گا۔

رَدُّالسَّلَامِ :

اگر کوئی راہ چلتا مسافر قریب سے گزرا اور اس نے السلام علیکم کہہ دیا تو راستہ میں بیٹھے ہوؤں پر لازم ہے کہ اس کا جواب وعلیکم السلام سے دیں۔ السلام علیکم کا جواب نہ دینا انتہائی بے

مروتی ہے جس مومن کوسلام کا جواب نہ ملے گا اس کے دل میں طرح طرح کے خدشات جنم لیں گے اور وہ مختلف وساوس میں گرفتار ہوگا کبھی اسے خیال آئے گا کہ یہ آدمی تکبر سے بھرا ہوا ہے جس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا یا یہ خیال آئے گا کہ یہ آدمی مجھے حقیر سمجھتا ہے مجھ سے نفرت کرتا ہے اس وجہ سے سلام کا جواب نہیں دیا تو ان پیش آنے والی تمام صورتوں کے تدارک کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی حکم دے دیا کہ جو راستہ میں بیٹھا ہے اسے السلام علیکم کہنے والے کو وعلیکم السلام سے جواب دینا لازمی وضروری ہے۔

اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ:

حق الطریق یہ بھی ہے کہ نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ جب ایک مسلم کے سامنے کوئی غلط کام ہونے لگے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق اسے روکے اگر ہاتھ سے روک سکتا ہے تو فبہا ورنہ زبان سے تو روک دے اگر زبان سے روکنا بھی مشکل نظر آتا ہو تو دل تو اس کے قابو میں ہے دل ہی کو استعمال کرے بہر حال راستہ میں بیٹھنے والے پر لازم ہے کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بھائیوں کو نیکی سے رغبت ومحبت عطا فرمائے اور برائیوں سے نفرت وکراہت دے تا کہ ہمارا دین ایمان قبر کی دہلیز تک سلامت رہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ جُلُوْسٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ:

اِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ فَاعِلِيْنَ فَاهْدُوا السَّبِيْلَ وَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ.

مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۷۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۹۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۳۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۹۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۷۱۱)		صفحہ ۹۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۶۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۳۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ منقطع ولکن الحدیث صحیح		
شرح مشکل الاثار	رقم الحدیث (۱۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
قال شعیب الارنووط:	رجالہ ثقات		

ترجمة الحديث:

حضرت البرّاء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستہ میں بیٹھی ہوئی ایک قوم کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا

اگر تم نے راستہ میں ضروری بیٹھنا ہے تو

گم کردہ راہ کو راہ بتاؤ

جو تمہیں السلام علیکم کہے اسے وعلیکم السلام کہہ کر جواب دو

اور مظلوم کی مدد واعانت کرو۔

-☆-

راستہ اور گزرگاہ میں بیٹھنا کوئی عمدہ کام نہیں لیکن اگر بامر مجبوری بیٹھنا پڑ جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق تین کام کرنے ضروری ہیں

اِهْدُوا السَّبِيْلَ :

کوئی مسافر اپنی منزل کھو چکا ہے اور وہ پریشان ہو کر آتا ہے تو اسے اس کی منزل کی نشان دہی کر دو۔ بھولے ہوئے کو راہ بتانا شیوۂ مسلمانی ہے۔ اھل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے گم کردہ راہ مسافروں کو راستہ بتایا کرتے ہیں اور انہیں صحیح منزل کی نشان دہی کرتے ہیں۔

یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تھے جن سے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

یہ ہدایت کے روشن ستارے صرف ظاہری راستہ ہی نہ بتاتے تھے بلکہ اگر کوئی بھولا ہوا

آ جائے تو اسے راہِ جنت بھی بتاتے تھے ان کے فیضِ صحبت سے فیض یاب ہونے والا حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہوا کرتا ہے اور ابدی سعادتوں کو اپنے دامن میں سمیٹتا ہے۔

رُدُّوا السَّلامَ:

راستہ میں بیٹھے ہوئے افراد کو اگر کوئی گزرنے والا السلام علیکم کہہ دے تو ان پر لازم ہے کہ اسے وعلیکم السلام کہہ کر جواب دیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ راستہ سے ہر کوئی گزرتا ہے۔ گزرگاہ سے گزرنے والے امیر بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی، شناسا بھی ہوتے ہیں اور ناآشنا بھی تو ان میں سے جو بھی السلام علیکم کہے اسکا جواب وعلیکم السلام سے دینا ضروری ہے جب بلاتفریق ہر مسلم کے سلام کا جواب دیا جائے گا تو اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ انسان کے اندر کبر کا مادہ ختم ہوتا جائے گا۔ وصفِ عاجزی نمایاں ہونا شروع ہوگا پھر اللہ کے کرم سے وہ ایک مومن متواضع ہوگا وہ مومن جو پیکر تواضع ہو وہ اللہ الکریم کی رحمت جیت لیا کرتا ہے۔

اَعِینُوا الْمَظْلُوْمَ:

راستہ میں بیٹھے ہوئے احباب کے سامنے اگر کسی پر ظلم ہو جائے اور وہ لاپرواہ ہو کر بیٹھے رہیں تو ہوسکتا ہے جب مظلوم کی آہ اثر کرے تو اس کی لپیٹ میں وہ بھی آ جائیں۔ اس لیئے راستہ میں بیٹھے ہوئے احباب پر لازم ہے کہ اپنے سامنے ظلم نہ ہونے دیں اگر کوئی مظلوم آ جائے تو اس کی اعانت ودستگیری کریں۔ مظلوم کی مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے لبریز ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیاں اس کے شامل حال ہوا کرتی ہیں۔

سوار پیدل چلنے والے کو اور
پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو پہلے السلام علیکم کہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْمَاشِیَان اَیُّہُمَا یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَہُوَ اَفْضَلُ.

الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۳)		صفحہ ۳۷۷
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۳)		صفحہ ۳۷۸
قال الالبانی:	صحیح الاسناد موقوفا وصح مرفوعا		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۱۴۶)		جلد ۳	صفحہ ۱۳۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۶۱)	جلد ۸	صفحہ ۴۷
قال الھیثمی:	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۱
قال شعیب الارنووط:	رجالہ ثقات رجال مسلم		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۲۲۶)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۲۵۱)	جلد ۹	صفحہ ۳۱۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

سوار پیدل چلنے والے کو السلام علیکم کہے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے تو السلام علیکم کہے اور دو پیدل چلنے والوں میں جو السلام علیکم کہنے میں پہل کرے گا وہ افضل و برتر ہوگا۔

-☆-

سوار کے دل میں برتری کا خیال آ جاتا ہے اور پیدل چلنے والے افراد سے اپنے اپ کو برتر سمجھتا ہے حالانکہ اس میں برتری کی کوئی وجہ نہیں یہ دولت کی تقسیم الٰہی تقسیم ہے اللہ جسے چاہتا ہے اسے مال و دولت سے نوازتا ہے یہ تقسیم بلا امتیار ہے وہ دنیوی مال اپنوں کو بھی دیتا ہے اور بیگانوں کو بھی دیتا ہے نیک کو بھی دیتا ہے اور بد کو بھی دے دیتا ہے فقط مال کی بنا پر اترانا یا برتری کا یک گونہ خیال اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے اسلام تو بانگ دھل اعلان کرتا ہے:

لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ كُلُّكُمْ مِنْ آدَمَ وَآدَمَ مِنْ تُرَابٍ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ.

ترجمہ:

کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں کسی سرخ رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر کوئی برتری نہیں تم تمام آدم کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق خاک سے ہوئی ہاں تم میں سے اللہ کے ہاں معزز و محترم وہ ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ سے آراستہ ہے۔

-☆-

اسلام کی طرف سے بانی اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک سوار کو یہ

ہدایات کہ وہ پیدل چلنے والے کو السلام علیکم کہنے میں پہل کرے اس لئے کہ اس کے اندر تکبر کا مادہ تک پیدا نہ ہو اور وہ سراپا عجز بن کر اخوت کی لڑی میں پیوستہ ہو کر تقویٰ کی دولت سے آراستہ رہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صغیر (چھوٹا) کبیر (بڑے) کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے افراد زیادہ افراد کو سلام کریں۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۱)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۱
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۳۵۸۳)	جلد۳	صفحہ۲۶۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۳۳)	جلد۳	صفحہ۱۳۱۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۷۹۴)	جلد۱۰	صفحہ۴۱۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۲۵)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۹۴

قال عبدالصمد شرف الدین: صحیح

ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ: یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۲)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۱
سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۱۹۹)	جلد۴	صفحہ۳۹۰
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۵۱۹۹)	جلد۳	صفحہ۲۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۰)	جلد۴	صفحہ۳۶۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۱۱۴۵)		جلد۳	صفحہ۱۳۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۲۲۶)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۷۲)	جلد۹	صفحہ۵۲۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۰۳)	جلد۳	صفحہ۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۷۲۰)	جلد۹	صفحہ۳۴۱
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔
پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور
تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

-☆-

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچوں کو سلام کہنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں السلام علیکم کہا اور ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کیا کرتے تھے۔

بچوں کو السلام علیکم کہنا تواضع وانکساری کی اعلیٰ مثال ہے جس دین کے لانے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درجہ شفیق ورحیم ہوں کہ بچوں کو بھی اپنی عنایات سے محروم نہ رکھیں تو ایسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ہر ادا پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے بلکہ اگر بس میں ہو تو ان کی ایک ایک خو مبارک پر کائنات قربان کر دی جائے۔

ریاض الصالحین رقم الحدیث (۶۰۴)

وقال النووی: متفق علیہ

صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۲۴۷) جلد۴ صفحہ۱۹۶۶

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۱۶۸) جلد۴ صفحہ۳۷۴

ان بچوں کے نصیبوں کو بھی سلام کرنے کو جی چاہتا ہے جنہیں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم السلام علیکم کا رحمت بھرا جملہ ارشاد فرماتے ہونگے ہمارا ایمان اور وجدان کہتا ہے کہ جن جن بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے السلام علیکم فرمایا وہ زندگی کی ہر منزل سے بامن وسلامتی گزرے ہونگے بلکہ عالم آخرت کی تمام منزلیں سلامتی سے آراستہ ان کی منتظر ہیں۔

آج ہمیں بھی چاہیئے کہ بچوں کو السلام علیکم کہیں۔ ملازمین کو السلام علیکم کہنے میں پہل کریں اور وہ افراد جنہیں دنیا حقارت سے دیکھتی ہے انہیں السلام علیکم کہیں اس سے تواضع وانکساری جیسا وصفِ جمیل پیدا ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کا اجر وثواب بھی ملے گا۔

السلام علیکم کی اشاعت میں
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل

عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَيَغْدُو مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ قَالَ : فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلاَ صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلاَ مِسْكِيْنٍ وَلاَ اَحَدٍ اِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْماً فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهُ مَاتَصْنَعُ بِالسُّوْقِ؟ وَاَنْتَ لاَ تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلاَ تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلاَ تَسُوْمُ بِهَا وَلاَ تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوْقِ وَاَقُوْلُ اجْلِسْ بِنَا نَتَحَدَّثُ فَقَالَ يَااَبَابَطْنٍ ! وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُو مِنْ اَجْلِ السَّلاَمَ فُنَسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَا.

ترجمة الحديث:

حضرت طفیل بن اُبی بن کعب کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے بس ان کے ہمراہ بازار جایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

ریاض الصالحین للنووی/ رقم الحدیث (۸۵۰)

قال النووی: رواہ مالک فی الموطا باسناد صحیح

الموطا امام مالک رقم الحدیث (۶) جلد۲ صفحہ۷۳۳

کا گزر کسی کباڑیے کے پاس ہوتا کسی تاجر کسی مسکین کے پاس سے ہوتا یا کسی کے پاس سے بھی ہوتا تو وہ سب کو السلام علیکم کہتے تھے۔ حضرت طفیل کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اپنے ہمراہ بازار جانے کو کہا تو میں نے عرض کی آپ کے بازار جانے کا کیا فائدہ ہے؟ آپ کسی تاجر کے پاس نہیں ٹھہرتے نہ کسی سامان کے متعلق دریافت کرتے ہیں اور نہ اس کا بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں اس لیئے میں تو یہی کہتا ہوں یہاں ہی تشریف رکھیں ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر نے جواباً (خوش طبعی کرتے ہوئے) فرمایا

اے پیٹ والے! (حضرت طفیل کا پیٹ بڑا تھا) ہم تو صرف السلام علیکم کی اشاعت کیلئے بازار جاتے ہیں سو اس لیئے ہمیں جو بھی ملتا ہے ہم اسے السلام علیکم کہتے ہیں۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلیل القدر صحابی ہیں اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مبارکہ سے اور آپ کی خصوصی نظر کرم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا باطن کس درجہ پاک اور محبت سے لبریز ہو چکا تھا۔ وہ منڈی اور بازار کا رخ کرتے ہیں کس لیئے؟ سودا سلف خریدنے کیلئے کوئی چیز فروخت کرنے کیلئے نہیں کسی چیز کا بھاؤ معلوم کرنے کیلئے نہیں بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ارشاد مبارک پر عمل کرنے کیلئے کہ اَفْشُوا السَّلَامَ

اے میرے امتیو! اسلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

یہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اسی ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہیں تو حق ادا کرنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ بازار جہاں اکثر انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں، دنیا و متاع دنیا میں غرق ہو جاتے ہیں یہ جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ وہاں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کی اشاعت کرتے ہیں اور دنیا میں مگن لوگوں کو ان کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد کرواتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس امت کے کس درجہ خیر خواہ ہیں وہ ہر آدمی کو سلامتی کی دعائیں دیتے ہیں۔ اس میں تفریق نہیں کہ یہ امیر ہے یا غریب بڑا تاجر ہے یا چھابڑی فروش وہ بلا تفریق ہر ایک کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں۔ جس کا مطلب واضح ہے کہ تم سلامت رہو اور حقیقی سلامتی اسے ہی نصیب ہے جس کا ایمان سلامت ہے اور جس کی نسبت غلامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلامت ہے۔

یہ کتنے منکسر المزاج اور متواضع بھی ہیں کہ مساکین و غربا کو سلام کرتے ہیں ان غرباء کو سلام کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کے اندر تکبر کا مادہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ انکساری اور تواضع کی دولت سے مالا مال رہتا ہے اور جو خوش نصیب تکبر سے کوسوں دور اور تواضع و انکساری کا دلدادہ ہے اسے یقین رکھنا چاہیئے کہ اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو اپنی رضا کی سعادت سے لبریز فرمائے۔

السلام علیکم کہنا
محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰی تَحَابُّوا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ "اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۴
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لے آؤ اور اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ

ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد۳	صفحہ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمزی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد۵	صفحہ۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۶)	جلد۱	صفحہ۴۷۱
قال الارنووط:	اسنادہ قوی		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۳۰۰)	جلد۱۲	صفحہ۲۵۸
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۴۶۹)	جلد۹	صفحہ۳۶۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۳)	جلد۹	صفحہ۳۷۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۴۲۸۵)	جلد۱۷	صفحہ۶۵۷
الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۰)		صفحہ۳۴۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۰)		صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۱)	جلد۹	صفحہ۹۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

بتادوں کہ جب تم اسے کروتو تم میں باہمی محبت پروان چڑھے؟

آپس میں السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

-☆-

سنن ابن ماجہ میں یہی حدیث پاک قسم سے شروع ہوئی ہے۔

الفاظ مبارکہ ملاحظہ ہوں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ! لاَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوا وَلا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْیءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ "اَفْشُوْا السَّلاَمَ بَیْنَکُمْ"۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات یکتا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک تم کامل الایمان نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اس پر عمل کروتو آپس میں محبت کرنے لگو؟

آپس میں السلام علیکم کا خوب تبادلہ کرو۔

-☆-

بسا اوقات معمولی سی چیز کا نتیجہ بہت بڑا نکلتا ہے زبان سے نکلا ہوا کوئی کلمہ ظاہراً معمولی ہوتا ہے لیکن اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت دور تک چلا جاتا ہے اسی طرح السلام علیکم کے بارے میں غور کیجئے اس کے اثرات وثمرات کہاں تک جاتے ہیں۔

السلام علیکم کہنے سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے ایک دوسرے سے محبت کا ایسا بیج

دل میں پیوست ہو جاتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ تناور درخت کا روپ دھار لیتا ہے اور یہی محبت کمال ایمان کی نشانی ہے۔ اہل اسلام سے جس قدر انس ہوگا اس قدر ایمان میں قوت وتوانائی ہوگی اور یہی ایمان دخول جنت کا ذریعہ ہے اور جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت درحقیقت اللہ تعالی سے محبت ہے اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے والا کبھی خائب وخاسر نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامیابی وکامرانی سے ہمکنار رہتا ہے۔ یہی وہ اسلام کی روح ہے جس سے اکثر احباب غافل ہیں۔

السلام علیکم کہنے سے
گناہوں کی مغفرت

قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ اِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَۃِ : بَذْلَ السَّلامِ وَحُسْنَ الْکَلامِ.

ترجمۃ الحدیث:

صحابی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے السلام علیکم کہنا اور اچھا کلام کرنا ہے۔

-☆-

قیامت کی ہولناکیوں کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔قیامت کے خیال سے ہی بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہوجاتا ہے۔اس دن کامیاب وہ ہوگا جسے جنت نصیب ہوگی۔

الترغیب والترھیب

قال المنذری روایۃ جیدہ للطبرانی

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۵۰۴) جلد۲ صفحہ۲۵۸

قال الارنووط: اسنادہ جید

یہی وہ جگہ ہے جسکے حصول کیلئے بڑی بڑی قربانی بھی دی جاتی ہے۔تلواروں کے چھاؤں میں اور مصلّٰی پر طویل ساعتیں گزار دی جاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس واطہر پر قربان جائیں کہ جن کی شفقتوں اور محبتوں نے اس منزل کو بھی آسان بنا دیا۔

اس حدیث پاک میں دو ایسے عمل ارشاد فرمائے جنکے کرنے سے انسان پر اللہ تعالیٰ مغفرت کو واجب کر دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ جس کیلئے مغفرت کو واجب کرے وہ بلا شک وشبہ جنتی ہے۔

بَذْلَ السَّلامِ :

ہر مسلم بھائی کو السلام علیکم کہنا۔ ہر کلمہ گو بھائی کو سلام کہنا، سلام کہنے والے کے باطن کے پاک ہونے کی نشانی ہے وہ اپنے دل میں کسی کے خلاف نفرت کے جذبات نہیں رکھتا بلکہ اس کا دل اھل ایمان کی محبت سے لبریز ہوتا ہے وہ کہیں بھی بیٹھا ہو یا کسی سے بھی ہم کلام ہو محبت و پیار کے سوتے اس کی زبان سے پھوٹتے ہیں۔اصل بات یہی ہے کہ اھل ایمان سے محبت رکھنے والا جنت کا سزاوار ہے اور درِ جنت اسی کیلئے کشادہ ہے۔

حُسْنَ الْکَلامِ:

اچھی بات کہنا ایک مسلم کا شیوہ ہے۔اس کی زبانِ قلب وقالب سے ہمیشہ اچھی باتیں نکلتی ہیں وہ کسی کی دل آزاری نہیں کرتا اتہام بازی سے ہمیشہ بری رہتا ہے۔غیبت وچغلی اسے کسی طور پر پسند نہیں بلکہ اس کی زبان اس درجہ پاک ہے کہ اس سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے کلمات نکلتے ہیں اور حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرتا ہے۔

اور جو خوش قسمت ہر لمحہ اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتا رہے اسکے جنتی ہونے میں کیسے شک ہوسکتا ہے۔

السلام علیکم کی اشاعت
دخول جنت کا ذریعہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجِنَانَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرو

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۸۹) جلد۲ صفحہ۲۴۲

قال شعیب الارنووط: حدیث صحیح رجالہ ثقات، الا أن عطاء بن السائب اختلط بآخرة ......الخ

الادب المفرد رقم الحدیث (۹۸۱) صفحہ۳۴۰

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۹۸۱) صفحہ۳۷۷

قال الالبانی: صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۷۱) جلد۲ صفحہ۱۱۵

قال الالبانی: صحیح

ارواء الغلیل رقم الحدیث (۷۷۷) جلد۳ صفحہ۲۳۹

السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو

اور کھانا کھلاؤ

جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں تین چیزوں کا ذکر ہے اور یہ تینوں اہم ہیں

اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ:

عبادت الٰہی سے کسی کو مفر نہیں۔ عبادت الٰہی ہی انسانیت کا زیور ہے جو فرزند آدم اخلاص وللّٰہیت سے اللہ کی عبادت میں مگن رہتا ہے اس کا چہرہ قابل دید ہوا کرتا ہے۔ اللہ کی رضا کے انوار اس کے بُشرے سے ظاہر ہوتے ہیں۔

اَفْشُوا السَّلَامَ:

السلام علیکم کی اشاعت کرنے والا پاک دل ہوا کرتا ہے اس کے باطن میں کسی کے خلاف نفرت کے جذبات نہیں ہوتے وہ حسد وکینہ جیسی بیماریوں سے پاک ہوتا ہے اور تکبر سے کوسوں دور رہتا ہے اور اگر السلام علیکم کی اشاعت سے انسان میں عاجزی کا وصف آ جائے تو یہ بہت بڑی دولت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عجز وانکساری کی نعمت عطا فرمائے۔

اَطْعِمُوا الطَّعَامَ:

کھانا کھلانے والا اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں سے معمور رہتا ہے۔ اس کے دروازے پر بھیڑ رہتی ہے مساکین اپنا پیٹ بھر کر اسے دعائیں دیتے ہیں مہمان اس سے خوش وخرم واپس

پلٹتے ہیں غرباء ومساکین، اعزہ واقرباء کی دعائیں سریع الاجابۃ ہوتی ہیں اور اس انسان کو مزید برکتوں سے معمور کردیتی ہیں۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :اَفْشُوا السَّلاَمَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَکُوْنُوا اِخْوَاناً کَمَا اَمَرَکُمُ اللّٰہُ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو

کھانا کھلاؤ

تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

-☆-

الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد جلد ۱۷ صفحہ ۳۳۰

قال الساعاتی تخریجہ (م وغیرہ)

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۴۵۰) جلد ۶ صفحہ ۱۶

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ!
أَخْبِرْنِیْ بِشَیْئٍ اِذَا عَمِلْتُهُ – اَوْعَمِلْتُ بِهِ – دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ أَفْشِ السَّلاَمَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَام" تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸)		
تعلیق صحیح ابن حبان		جلد۲	صفحہ۲۶۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح رجالہ رجال الشیخین غیر ابی میمونہ وھو ثقہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۱۹)	جلد۸	صفحہ۵۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۷۸)	جلد۸	صفحہ۲۶۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد۵	صفحہ۱۷۹
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجا		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۸۶۵)	جلد۵	صفحہ۷
قال الھیثمی:	رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح		

یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاو صلہ رحمی کرو رات کو قیام کرو یعنی صلاۃ تہجد ادا کرو اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: یَااَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَام" تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

اے لوگو! السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو صلاۃ التھجد ادا کرو، تو اللہ کی جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۴۸۵)
قال الترمذی: — صحیح
الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۳۹۸۷)
قال المنذری — رواہ الترمذی وقال حدیث
تعلیق الترغیب والترھیب — جلد ۳ — صفحہ ۴۱۲
قال المحقق: — حسن

السلام علیکم کی اشاعت سے
جنت میں داخلہ سلامتی کے ساتھ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلاَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْنِی الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِيْمَنِ انْجَفَلَ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْئٍ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ أَفْشُوا السَّلاَمَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَام'' تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ.

جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۹۵)	جلد ۷	صفحہ ۶۸۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۶۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۶۸
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی سے حضور کی طرف بھاگے ان بھاگ کر جانے والوں میں میں بھی تھا۔

جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے سامنے ظاہر ہوا تو میں نے جانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور کسی کذاب کا چہرہ نہیں۔

سب سے پہلا ارشاد مبارک میں نے سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو

سلسلة الاحاديث الصحيحه / رقم الحديث (٥٦٩) جلد۲ صفحہ۱۰۹

شرح السنہ للبغوی	رقم الحديث (۹۲٦)	جلد۴	صفحہ۴۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۵۳۳۱)	جلد۴	صفحہ۳۵۴
المسند الجامع	رقم الحديث (۵۸۹۱)	جلد۸	صفحہ۳۴۳
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۳٦۷۴)	جلد۱۷	صفحہ۱۲۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحديث (۱۴٦۰)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
المستدرک الحاکم	رقم الحديث (۷۲۵٦)	جلد۵	صفحہ۱۷۹
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۵۰۸)	جلد۲	صفحہ۲٦۱
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح		

کھانا کھلاؤ

صلہ رحمی کرو

اس وقت بھی صلاۃ ادا کیا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

تو جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

-☆-

السلام علیکم کی اشاعت سے جنت کے بلّوریں محلات

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفاً یُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَام''.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۲۶۲
قال المحقق:	اسنادہ قوی وابن معانق - واسمہ عبداللہ - ذکرہ المولف فی الثقات ۳۶/۵		
تعلیق ابن حبان		جلد۲	صفحہ۲۶۲
	ووثقہ العجلی صفحہ ۲۸۰ وروی عنہ غیر واحد باقی رجالہ ثقات		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۸۸۳)	جلد۱۱	صفحہ۴۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۴۶۶)	جلد۳	صفحہ۳۰۱
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۴۷۹)	جلد۴	صفحہ۴۹۵
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۹۲۷)	جلد۴	صفحہ۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۱۵)	جلد۶	صفحہ۱۸۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۳)	جلد۲	صفحہ۵۲۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۷۸)	جلد۱	صفحہ۲۶۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں کچھ بالا خانے ایسے بھی ہیں کہ ان کا ظاہر اس کے باطن سے دیکھا جاسکتا ہے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے دیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالی نے انہیں تیار کیا ہے ان خوش نصیب افراد کیلئے جو اس کے بندوں کو کھانا کھلائیں السلام علیکم کی خوب اشاعت کریں اور رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو صلاۃ تہجد ادا کریں۔

-☆-

جنت کتنی حسین ہے اسکے محلات اس کے باغات، باغات کے نیچے جاری شیریں نہریں کتنے عمدہ ہیں لیکن ان میں سے کچھ ایسی اشیاء بھی ہونگی جن کا حسن و جمال اس رنگ ونور میں ڈھلی ہوئی جنت میں بھی نمایاں ہوگا۔ ایسے محلات جو شفاف موتی سے بنے ہونگے اندر بیٹھ کر باہر کا نظارہ ہوگا اور اندر کا حسن، باطن کی دلفریبی چھن چھن کر باہر آ رہی ہوگی۔ یہ بلوریں محل ان افراد کیلئے ہوگا جو اللہ کی مخلوق کو کھانا کھلاتے ہیں۔ السلام علیکم کی خوب اشاعت کرتے ہیں اور تہجد کے عادی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ قَالَ : قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! أَخْبِرْنِیْ بِشَیْئٍ یُوْجِبُ لِیَ الْجَنَّۃَ ؟

قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ وَبَذْلُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوشریح نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے جو میرے لیئے جنت کوواجب کردے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

عمدہ کلام کرنا، السلام علیکم کہنا اور کھانا کھلانا۔

الترغیب والترهیب رقم الحدیث (۳۹۸۵)

وقال المنذری رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وصححہ ۳/۴۱۴

تعلیق الترغیب والترهیب جلد۳ صفحہ۴۱۴

قال المحقق: حسن

الترغیب والترهیب

قال المنذری روایۃ جیدہ للطبرانی

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۵۰۴) جلد۲ صفحہ۲۵۸

قال الارنووط: اسنادہ جید

اہل قبور کو السلام علیکم کہنا

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوا اِلَى الْمَقَابِرِ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۷۶۴)	جلد۱	صفحہ۵۵۲
وقال الخطیب التبریزی/ رواہ مسلم			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۸۱)	جلد۱۶	صفحہ۴۸۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۵)	جلد۲	صفحہ۳۶۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد۲	صفحہ۲۵۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۶۷)	جلد۲	صفحہ۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل		جلد۳	صفحہ۲۳۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲۱۲)	جلد۴	صفحہ۱۳۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۷۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۳۶)	جلد۴	صفحہ۹۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۳۹)	جلد۲	صفحہ۷۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہا کریں

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

السلام علیکم اے مومن و مسلم اہل الدیار! انشاء اللہ ہم آپ سے ملنے والے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیئے اور تمہارے لیئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

-☆-

جو اہل اسلام اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے اور منوں مٹی کے نیچے دفن ہو گئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بے یارومددگار نہیں چھوڑا بلکہ زندہ رہنے والے اہل اسلام کو قبرستان جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ قبرستان جانے کا یہ حکم سرسری نہ تھا بلکہ تاکیدی حکم تھا۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلا فَزُوْرُوْهَا.

میں نے تمہیں زیارۃ قبور سے روکا تھا (سابقہ حکم منسوخ ہو گیا ہے) خبردار! اب قبور کی زیارۃ کیا کرو۔

قبرستان ویسے ہی نہیں جانا بلکہ قبور پر جا کر ''السلام علیکم'' کہنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور پر جا کر السلام علیکم کہنے کا حکم دیا ان الفاظ سے زیادہ جس سے اسکی اہمیت اجاگر ہو جاتی ہے وہ حضرت بریدہ کے الفاظ ہیں:

كَانَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوا اِلَى الْمَقَابِرِ : اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِن شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب قبور کی طرف جاؤ تو السلام علیکم کہا کرو۔ کان کے بعد فعلِ مضارع استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ تعلیم دیا کرتے تھے۔

دوسری اہم بات

السلام علیکم اسے کہا جاتا ہے جو جواب دے سکے اور جو جواب نہ دے سکے اسے السلام علیکم کہنے کا کیا فائدہ تو اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوئی کہ جب اہل ایمان قبور پر جا کر السلام علیکم کہتے ہیں تو اہل قبور باذن اللہ و بتوفیقہ اس سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ اگر کوئی صاحبِ دل ہو تو وہ السلام علیکم کے جواب کو سن بھی لیا کرتا ہے۔

سنیئے!

اَلشَّيْخُ الْجَلِيْلُ اَبُوالْحَسَنِ الَتَّمَّارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَأْتِيْ اِلٰى هٰذَا الْمَكَان (اَلْمَشْهَد الْحُسَنِيّ) لِلزِّيَارَةِ، ثُمَّ اِذَا دَخَلَ اِلَى الضَّرِيْحِ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَيَسْمَعُ الْجَوَابَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَالْحَسَنِ فَجَاءَ يَوْماً مِنَ الْاَيَّامِ، فَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْمَعِ الْجَوَابَ بِرَدِّ السَّلَامِ، فَزَارَ، وَرَجَعَ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً اُخْرٰى وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ الْجَوَابَ بِرَدِّ السَّلَامِ، فَقَالَ: يَاسَيِّدِىْ جِئْتُ بِالْاَمْسِ وَسَلَّمْتُ فَمَاسَمِعْتُ جَوَاباً فَقَالَ: يَااَبَاالْحَسَنِ لَكَ الْمَعْذِرَةُ، كُنْتُ اَتَحَدَّثُ مَعَ جَدِّىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَسْمَعْ سَلَامَكَ۔[1]

(۱) نور الابصار۔/۲۰۵

شیخ جلیل ابوالحسن التمار رضی اللہ عنہ مشہد حسینی میں زیارت کیلئے حاضری دیا کرتے تھے

جب آپ تربت مبارکہ پر جاتے تو کہتے

السلام علیکم

وہ مزارِ پرانوار سے جواب سنتے

وعلیک السلام یا ابالحسن!

ایک دن وہ حاضری کیلئے آئے انہوں نے السلام علیکم کہا

تو سلام کا جواب نہ سنا۔ زیارت کی اور واپس چلے گئے۔ پھر دوسرے دن آئے اور السلام علیکم کہا تو اندر سے سلام کا جواب سن لیا۔ انہوں نے عرض کی:

یا سیدی! کل میں حاضر ہوا تھا السلام علیکم کہا تھا اس کا جواب نہیں سنا

تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے مزار پرانوار سے جواب دیا

اے ابوالحسن! معذرت! کل میں اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کررہا تھا میں نے تیرا سلام سنا ہی نہیں۔

یہ وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں جو اپنے اپنے مزارات میں زندہ و جاوید ہیں وہ سلام کا جواب دیتے ہیں اور اھل ایمان ان کے جواب کو کانوں سے سنا کرتے ہیں۔ پھر ان ہستیوں کی بارگاہِ خیرالورائ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری ہوا کرتی ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کا کیف لیا کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اقدس کے فیضان سے اپنے اپنے مزارات کو مزید پرانوار بناتے ہیں۔

آیئے مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِیْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَإِنِّیْ وَاضِع ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ: اِنَّما هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَهُمْ ، فَوَاللّٰهِ! مَادَخَلْتُهُ اِلَّاوَاَنَا مَشْدُوْدَة" عَلَیَّ ثِيَابِیْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

میں اپنے اس گھر میں داخل ہوا کرتی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (یعنی روضہ اقدس) اس حال میں کہ میں پردہ نہ کیا کرتی اور میں کہتی یہ میرے سرتاج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ میرے ابا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کردیا گیا تو اللہ ذوالجلال کی قسم! میں جب بھی اس حجرے میں داخل ہوئی تو پردہ کرکے داخل ہوئی حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۷۷۱) جلد ۱ صفحہ ۵۵۴

قال الالبانی: رجالہ رجال الصحیح کما قال الھیثمی

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۵۵۳۶) جلد ۱۸ صفحہ ۲۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۴۵۸) جلد ۳ صفحہ ۶۰۹

قال الحاکم: حدیث صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۷۰۴) جلد ۸ صفحہ ۵۷

قال الھیثمی: رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح

یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طرز عمل ہے آپ نے پوری امت کو راہ ہدایت بتایا کہ جو قبور میں چلے جاتے ہیں وہ عدم محض نہیں ہو جاتے بلکہ جیسے انکا رتبہ ومقام ہے ویسے ہی وہ زندہ وجاوید ہیں۔

جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدفون رہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بے روک ٹوک اس حجرہ مبارکہ میں داخل ہو جاتیں اور فرماتیں ایک اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور دوسرے میرے ابا جان ہیں دونوں سے پردہ کیسا؟ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساتھ دفن ہو جاتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باپردہ داخل ہوتیں حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

اھل قبور اپنی اپنی شان کے مطابق زندہ ہیں تو جو بھی ان کو السلام علیکم کہے گا تو یہ انشاء اللہ جواب سے نوازیں گے کیونکہ سلام کہنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہوا کرتا ہے۔

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

اِذا قُبِضَتْ نَفْسُ الْعَبْدِ تَلَقَّاهُ اَهْلُ الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ كَمَا يَتَلَقَّوْنَ الْبَشِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَيُقْبِلُوْنَ عَلَيْهِ يَسْأَلُوْنَهُ ، فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَنْظِرُوا أَخَاكُمْ حَتّٰى يَسْتَرِيْحَ ؛ فَاِنَّهُ كَانَ فِيْ كَرْبٍ ، فَيُقْبِلُوْنَ عَلَيْهِ ؛ فَيَسْأَلُوْنَهُ : مَافَعَلَ فُلَانٌ"؟ مَافَعَلَتْ فُلَانَة"؟ هَلْ تَزَوَّجَتْ؟ فَاِذَا سَأَلُوْا عَنِ الرَّجُلِ قَدْمَاتَ قَبْلَهُ قَالَ لَهُمْ : اِنَّهُ قَدْ هَلَكَ فَيَقُوْلُوْنَ : اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، ذُهِبَ بِهِ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ فَبِئْسَتِ الْاُمُّ وَبِئْسَتِ الْمُرَبِّيَةُ. قَالَ : فَيُعْرَضُ عَلَيْهِمْ اَعْمَالُهُمْ فَاِذَا رَأَوْا حَسَناً فَرِحُوا

وَاسْتَبْشِرُوا وَقَالُوا: هٰذَا نِعْمَتُكَ عَلٰى عَبْدِكَ فَأَتِمَّهَا ، فَإِنْ رَأَوْا سُوْءً ا قَالُوا: اَللّٰهُمَّ رَاجِعْ بِعَبْدِكَ.

ترجمة الحديث:

جب بندے کی روح قبض کی جاتی ہے تو عباداللہ میں سے اھل رحمت اس کا استقبال کرتے ہیں جیسے دنیا میں خوشخبری لانے والے کا استقبال کیا جاتا ہے۔ تو وہ عباداللہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ اس سے پوچھیں تو ان میں سے بعض بعض سے کہتے ہیں اپنے بھائی کو کچھ مہلت دے دو یہاں تک کہ استراحت کرے کیونکہ یہ (دنیا میں) کرب میں تھا۔

پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے سوالات کرتے ہیں

فلاں مرد کا کیا حال ہے؟ فلاں عورت کا کیا حال ہے؟ کیا اس نے شادی کر لی؟

جب وہ اس آدمی کے بارے میں اس سے پوچھتے ہیں جو اس سے پہلے مر چکا ہو تو وہ ان کو کہتا ہے اس کا انتقال ہو چکا ہے تو وہ کہتے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون! اسے اس کی اصل الھادیہ (جہنم) لے جایا گیا ہے۔ جہنم کتنی بری اُمّ ہے اور کتنی بری مربیہ ہے۔

فرمایا: ان (اھل قبور) پر ان (دنیا والوں) کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں جب وہ کسی کے اچھے اعمال دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور (اس کے قریبی رشتہ دار کو) مبارک دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۵۸) جلد ۶ صفحہ ۶۰۴

اتحاف السادۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۴

اے اللہ! یہ اعمال صالحہ تیری نعمت ہیں تیرے بندے پر اس پر اپنی نعمت کو مکمل کردے۔

اور جب برے اعمال دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں

اے اللہ! اپنے بندے کو توبہ کی توفیق دے کر اس کی توبہ قبول فرما۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور کیجئے کہ اھل قبور پر زندہ لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اگر عمل اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور مبارکیں دیتے ہیں تو اب بتائے اھل قبور کو السلام علیکم کہنا عمل صالح ہے یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا اس سے بڑھ کر عمل صالح اور کیا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے کہ اھل قبور کو السلام علیکم کہو اور جب انہیں السلام علیکم کیا جاتا ہوگا تو وہ ضرور سنتے ہونگے۔ سنتے ہی نہیں بلکہ خوش ہوتے ہونگے اور ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے ہونگے اور پھر اس بندہ مومن کو سلام کا جواب بھی دیتے ہونگے کیونکہ یہاں سلام کا جواب دینے میں کوئی چیز مانع نہیں۔

علامہ البانی اس حدیث پاک کی وضاحت کے ضمن میں ایک اور حدیث پاک بطور شاھد ذکر کرتے ہیں اسے بھی ملاحظہ کیجئے

اِنَّ اَعۡمَالَکُمۡ تُعۡرَضُ عَلٰی مَوۡتَاکُمۡ فَیَسِرُّوۡنَ وَیُسَاؤُوۡنَ.

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ جلد ۶ صفحہ ۶۰۷

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۲۶۱۹) جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۲

قال حمزہ احمد الزین: الحدیث صحیح

مسند ابی داود الطیالسی رقم الحدیث (۱۷۹۴) صفحہ ۲۴۸۔

ترجمة الحديث:

تمہارے اعمال تمہارے اموات پر پیش کیے جاتے ہیں اگر وہ اعمال اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اعمال اچھے نہ ہوں تو وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دین متین کی صحیح تفہیم کی توفیق عطا فرمائے اور اھل قبور کی زیارت کر کے انہیں السلام علیکم کہنے کی سعادت عطا فرمائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرنا

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً.

بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم (بھی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو خوب سلام عرض کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا

۱۔ درود شریف ۲۔ سلام مبارک

اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کے حکم کو مفعول مطلق، تسلیماً ذکر کر کے مؤکد کر دیا یہ تاکید اس لیئے کہ ہم اہل ایمان درود شریف تو بہت پڑھتے ہیں سلام کو اکثر نظر انداز کر جاتے ہیں۔

یاد رہے درود شریف کے متعدد صیغے ہیں جس صیغے سے بھی درود شریف بھیجا جائے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول و منظور ہے۔ہاں سلام میں اصل صیغہ خطاب ہے۔آج بھی ہم جب ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو صیغہ خطاب ''السلام علیکم'' استعمال کیا جاتا ہے۔اب بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب بھی سلام عرض کیا جائے تو صیغہ خطاب استعمال کیا جائے اور بایں الفاظ نہایت ادب سے سلام کہا جائے

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

اس رمز کو بے جان درخت اور پتھر ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَرَرْنَا بَیْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرٍ وَلَاجَبَلٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ کے بعض نواحی میں گئے ہم پہاڑوں اور درختوں کے درمیان سے گزرے ہم جس بھی درخت اور پہاڑ سے گزرتے وہ کہتا

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

آج ہمیں بھی چاہیئے کہ نہایت محبت وعقیدت سے بارگاہِ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کریں:

"اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

سنن الدارمی رقم الحدیث (۲۲) جلد۱ صفحہ۲۸۷

قال ابو عاصم نبیل العمری: صحیح بالشواھد

دلائل النبوۃ للبیھقی جلد۲ صفحہ۱۵۳

شریعت اسلامیہ میں سلام کہنا سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔اب کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کریں اور وہ جواب نہ دیں۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں نہایت ادب سے اور محبت و پیار سے سلام عرض کر لے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ جواب تو اپنے کانوں سے سن لے اور جس دن یہ کرم ہو گیا تیرے مقدر کا ستارہ اوج ثریا سے بلند ہوگا۔

سنیے! سنیے! عارف باللہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں نے پکارا

یا رسول اللہ!

آواز آئی لبیک (اے میرے غلام میں موجود ہوں)!

اے ایمان والے! ان بزرگوں کی نسبت سے اپنا سینہ معمور کر لے پھر نہایت محبت وعقیدت سے عرض کر دے السلام علیک یا رسول اللہ! تو تو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب سن لے گا۔

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از نور بخش توکلی صفحہ (۳۲۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب خود دیتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلاَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّعَلَیْهِ السَّلاَمَ.

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۱۴۱۰)		صفحہ ۴۵۰
وقال النووی:	رواہ ابوداود باسناد صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۰
قال الالبانی:	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۵۹)	جلد ۹	صفحہ ۵۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۷۰)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۲
قال الھیثمی:	رجالہ ثقات		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۶
قال المحقق:	حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۰۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۶
قال محمد حسن	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

-☆-

وہ امتی کتنے نصیبوں والا ہے جسے بارگاہِ خیر الوارئ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سلام کا جواب آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو سلامتی کی دعا دے دیں یقیناً وہ دونوں جہاں میں سلامت رہے گا۔ دنیا کی آفات سے دنیاوی پریشانیوں سے سلامت رہے گا۔ وقت نزع تکالیف سے یوں سلامت رہے گا کہ اپنا ایمان سلامت لے جائے گا اور پھر میدان حشر میں قیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ و ماموں رکھے گا اور جو قیامت کی ہولنا کیوں سے بچ گیا وہ نجات ابدی پا گیا۔

اے میرے مسلم بھائی! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بڑی محبت و پیار سے اور ایمان و یقین سے اپنے دل کو حاضر کر کے اپنی زبان سے ادا کر دے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ.

تو دیکھ مدینے کے تاجدار سے جواب آئے گا اور جب وہاں سے جواب آ گیا تو دونوں جہاں کے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

صرف اب ہی نہیں بلکہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آئے آپ کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کر دے یہ نذرانہ کل قیامت کو کام آئے گا اور تیری ابدی سعادتوں کا ضامن ہو گا۔

ملائکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آپکے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۴)	جلد۱	صفحہ۲۹۱
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۸۱۶)		صفحہ۱۸۲۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۱۰)	جلد۴	صفحہ۱۷۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۱۳)	جلد۹	صفحہ۱۳۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۷۸)	جلد۳	صفحہ۴۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۹۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفعتِ شان کیلئے کچھ فرشتوں کو سیاح بنا دیا وہ روئے زمین کی سیر وسیاحت کرتے ہیں اور اس کرۂ ارضی کا چکر لگاتے ہیں جہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرتا ہے یہ فرشتے فوراً اس سلام کو دربار مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتے ہیں۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے امتی تیری کس درجہ نیک بختی ہے کہ تو

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۲۰۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۱
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۲۳۹۲)		صفحہ ۵۹۴
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۲	صفحہ ۵۱۷
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۵
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی / رقم الحدیث (۶۶)			صفحہ ۱۶۷
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۶۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۶۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
قال الحاکم:	صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۰

جب بھی بارگاہِ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نہایت ادب واحترام سے کہتا ہے

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ.

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سلام کو خود سنتے ہیں اور اسی آن ملائکہ سیاحین بارگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں پہنچ کر عرض کر دیتے ہیں کہ یارسول اللہ فلاں آدمی آپ پر سلام پیش کررہا ہے۔

جب ایک امتی کے سلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی سنتے ہوں اور فرشتے بھی عرض کرتے ہوں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس شفقت و پیار سے اس سلام کا جواب دیتے ہوں گے اور جب ایک مرتبہ ہی دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سلام کا جواب آ گیا تو تیرے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

صلاۃ (نماز) میں
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس واطہر وہ ذات ہے جسے اللہ کے حبیب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر مقام پر یاد رکھا بلکہ اھل ایمان کیلئے لازم قرار دیا کہ جب وہ اللہ کی بندگی کر رہے ہوں صلاۃ (نماز) ادا کر رہے ہوں تو وہاں بھی اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یاد رکھیں اور انکی بارگاہ میں سلام عرض کریں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام کیلئے صلاۃ میں حالت تشھد کا انتخاب کیا گیا جہاں انسان بیٹھتا ہے تو حالتِ ادب میں بیٹھتا ہے نظریں جھکائے اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے پھر کہتا ہے

اَلسَّلا مُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

یا نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں۔

صاحب الاحیاء حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَحْضِرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلا مُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.[1]

(۱) احیاء العلوم ۱/۱۶۹

قعدہ صلاۃ میں التحیات للہ والصلوات والطیبات پڑھ لینے کے بعد اپنے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کریم ذات کو موجود پا اور کہہ دے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

یا نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں۔

ایک صلاۃ ادا کرنے والا جب اس اہتمام اور محبت وعقیدت سے حالتِ قعدہ میں باادب ہوکر سلام عرض کرے گا تو یقیناً مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرم ہوگا اور جب اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے کرم ہوگا تو پھر ہر قسم کی سعادتیں دامن میں آجائیں گی۔

صاحبِ فتح الباری حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سنیئے آپ فرماتے ہیں: یَحْتَمِلُ اَنْ یُقَالَ عَلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ الْعِرْفَان:

اِنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوا بَابَ الْمَلَکُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ اُذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ فِیْ حَرِیْمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ فَقَرَّتْ اَعْیُنُھُمْ بِالْمُنَاجَاۃِ فَنُبِّھُوْا عَلٰی أَنَّ ذٰلِکَ بِوَاسِطَۃِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَبَرَکَۃِ مُتَابَعَتِہٖ فَالْتَفَتُوْا فَاِذَا الْحَبِیْبُ فِیْ حَرَمِ الْحَبِیْبِ حَاضِر" فَاَقْبَلُوْا عَلَیْہِ قَائِلِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.[1]

اھل عرفان کے طریق پر یوں بھی کہا جاسکتا ہے

بیشک صلاۃ ادا کرنے والوں نے جب التحیات للہ والصلوات والطیبات کہہ کر ملکوت

---

(۱) فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۱۴

کا دروازہ کھلوانے کی درخواست کی تو انہیں حی وقیوم اللہ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مل گئی تو اللہ سے مناجات کر کے ان کی انکھیں ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا تم پر یہ سارا کرم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ اور آپکی اتباع کی برکت سے ہوا ہے جب صلاۃ ادا کرنے والے متوجہ ہوئے تو دیکھا

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ الحبیب کے حرم مقدس میں حاضر ہیں تو صلاۃ ادا کرنے والے یہ کہتے ہوئے بارگاہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں متوجہ ہوئے

اَلسَّلا مُ عَلَیکَ اَیُّھَاالنَّبِیُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

یا نبی آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں۔

-☆-

درج بالا بات اگر کوئی اور کہتا تو شاید نظر انداز کر دی جاتی لیکن اس بات کو نہایت اہتمام سے حافظ الحدیث حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف فتح الباری میں ذکر کرتے ہیں۔ یہ وہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے بارے ناصر الدین الالبانی کا قول ہے:

لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ مِثْلَهٗ بَعْدَهٗ.

حافظ الحدیث ابن حجر جیسا ان کے بعد ماؤوں نے جنا ہی نہیں۔

یہی علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ درس دے رہیں ہیں کہ صلاۃ غافلوں کی طرح نہیں ادا کرتے بلکہ اس اہتمام سے ادا کرتے ہیں کہ جب قعدہ میں باادب بیٹھے ہوں تو یوں سمجھیں کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے ہیں وہاں اللہ کی بارگاہ میں اللہ کے حبیب حاضر ہے پھر ان کی طرف توجہ کر کے کہتے ہیں

اَلسَّلا مُ عَلَیکَ اَیُّھَاالنَّبِیُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

یادرہے جب صلاۃ میں اس انداز سے بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کیا جاتا ہے تو پھر یہ صلاۃ معراج المومنین بنتی ہے۔

ہاں یہ مسئلہ تو تمام اھل اسلام کے قلوب پر نقش ہے کہ عام حالت میں سلام کہنا تو سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

تو جب ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حالتِ صلاۃ میں سلام عرض کیا گیا تو ان کے جواب عنایت فرمانے کا عالم کیا ہوگا۔

اب صحیح البخاری کی ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ!

کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قُلْنَا، اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ،اَلسَّلا مُ عَلَیکَ اَیُّھَاالنَّبِیُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ"

فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمُوْھَا، اَصَابَتْ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالاَرْضِ اَشْھَدُاَنْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد ا	صفحہ ۲۸۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۰۲)	جلد ا	صفحہ ۳۸۲

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صلاۃ ادا کیا کرتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے السلام علیٰ جبریل ومیکائیل السلام علیٰ فلانٍ وفلانٍ۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ السلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرے تو کہے

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

تمام تحیات، صلوات اور طیبات اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۷۵)	جلد۳	صفحہ۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۳۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۶۰)	جلد۴	صفحہ۱۶۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۳۰۴)		صفحہ۳۹
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۸۵۵)	جلد۲	صفحہ۲۱۱
فتح الباری		جلد۲	صفحہ۳۱۱

یا نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو۔

کیونکہ جب تم اس طریقے سے سلام کہو گے تو تمہارے یہ سلام زمین و آسمان میں ہر عبد صالح تک پہنچے گے۔

-☆-

اب توجہ کیجئے زمین و آسمان کے تمام صالحین تک سلام پہنچتے ہیں زمین میں سب سے افضل صالحین حضرات انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام ہیں حضرات انبیاء اکرام کے بعد حضرات صحابہ کرام واھل بیت اطہار ہیں رضی اللہ عنھم پھر تمام بزرگان دین ہیں اور آسمان کے صالحین میں تمام نوری فرشتے ملائکہ کرام آتے ہیں۔تو حالت صلاۃ میں قعدہ میں باادب سر جھکا کر جب بارگاہِ ختمی مرتب صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں سلام عرض کیا جاتا ہے تو انکے طفیل تمام صالحین کو عرض کیا جاتا ہے تو یہ سلام زمین و آسمان کے تمام صالحین تک پہنچتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی سے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔تو جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے تمام انبیاء کرام صلوات اللہ علیھم اجمعین تمام صحابہ کرام واھل بیت رضی اللہ عنھم تمام بزرگان دین رحمۃ اللہ علیھم اور تمام ملائکہ مقربین کی طرف سے سلام کا جواب آتا ہو اس کی عزت وعظمت کا عالم کیا ہو گا۔

اے میرے مسلم بھائی! آج صلاۃ سے محبت کر لے اور صلاۃ میں قعدہ میں نہایت ادب واحترام سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کر لے آپ کے صدقے جملہ انبیاء ومرسلین وصدیقین وشھداء ملائکہ کرام کی طرف سے سلامتی کی دعائیں آئیں گی۔

فہرست